UNIVERSAL LIBRARY

مؤرخانہ کتاب مسمّیٰ

بعنایت رب المشرقین و المغربین و حمایت حضرت سید الکونین حبیبنا غوث الثقلین کتاب موسوم

منبع البحرین فی احوال الحرمین

۹۹ ھ ۱۳۰۳

تصنیف جناب حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد عزیز بخش ادام اللہ فیوضہ فی العالمین

مطبع العلوم دہلی باہتمام محمد علی میں چھپی

مژدہ جلوہ کتاب منا

بعنایت المشرقین المغربین وحمایت حضرت سید الکونین جناب غوث الثقلین کتاب مسمّٰی



من تصانیف حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد ایزد بخش ادام اللہ فیوضہ الی العالمین

مطبع ھادی آباد واقع محلہ
مطبوع میان ھما محمد علی

من تصانیف جناب حاجی الحرمین الشریفین مولوی محمد ایزد بخش منصف

کتاب موسوم

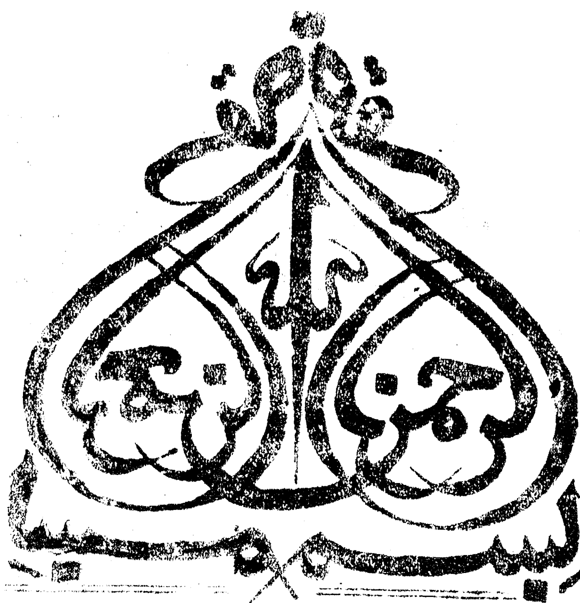
منبع البحرین فی حالات الحرمین

باہتمام میر مطبع وقایع عالم ضلع غازیپور مین چہپی ہے قیمت اسکی معہ نقشہ جات ایکروپیہ ہے جو قریب ۱۶ جز کے ہے ایک جز بطور نمونہ ارسال ہے باقی شائقین کیخدمت مین بذریعہ مطبع بلا محصول پہونچینگے قیمت راقم کے پاس یا مطبع مین بہیجی جاوے

راقم

محمد عظمت اللہ خان ناظر منصفی کورنا ڈیہہ ضلع غازیپور

مطبوعہ ماہ صفر ۱۳۰۸



الحمد لله الذي بنى الكعبة المشرفة ببيته الحرام ۞ والمشعر العظام ۞
وخصص هذا البلد الطيب الآمن والقيام بالمقام ۞ والسلام على
من شرف المدينة المنورة بالهجرة والقيام ۞ وعلى آله و
أصحابه الكرام ۞ الذين ساروا أثره في سبيل الإسلام ۞ وعلى
الشيخ والمرشد الأنام السيد الشيخ

	عبد القادر جيلاني	
رحمة الله	المحيي الدين الإسلام	قدس

يا صاحب الجمال ويا سيد البشر ۞ من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه ۞ بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

بعد اوس کے خدمت مین ارباب شائقین واصحاب لائقین [illegible] کے عرض کرتا ہے
اور یہہ اپنا پیشکش بطور نذر دہرتا ہے **محمد ایزد بخش قادری** کہ باعتبار ولدیت
مولوی قادر بخش نو پوری اور بہی بلحاظ ارادت خاندان خصوصاً والا خاص
جناب غوث پاک کے ہر طرح سے قادری ہے یہہ بہی خدا کی عنایات اور قادری ہے
کہ غرض میری تسطیر ان چند سطور سے [illegible]
بلکہ خاص مطلب یہہ ہے کہ [illegible] علی الخصوص عوام کو فائدہ عام ہوئے [illegible]
نام بالانعام ہوت کیونکہ اکثر لوگ حج کو [illegible] جاتے ہین اور خلاف تجربہ [illegible]
کی باتین اعتراضی زبان پر لاتے ہین کہ دوسرون کے [illegible]
ہوتا ہے شوق سب کا [illegible] ہو جاتا ہے دیکہتے نہین کہ امور واقعی کیا ہین
[illegible] رہ کر اپنے شہرون مین رہتے ہین مگر حالات مفصل [illegible] نہین
[illegible] کیونکہ بعضے مقام [illegible] بعضے مقام و بعضے قیام وہ بہی سامان [illegible]
[illegible] یا خوشی کی حالت مین واقفیت کا حصہ حاصل کر سکتے ہین اگرچہ پیشتر مجہے
[illegible] مین ڈیڑہ سال کا اتفاق [illegible] ہوا اور باہتمام تمام [illegible]
[illegible] کی [illegible] مین بہی لذت تہا خیال تحقیق ودریافت
[illegible] کا بہی مد نظر تہا چنانچہ [illegible] مین [illegible] بطور [illegible]
دوسری گلشن ابراہیم [illegible] حضرت اسمٰعیل علیہ السلام از
ابتدا تا انجام درج [illegible] کے سبب مطلب اصلی سمجہنے مین ہرج تہا
[illegible] اب اس دوسری کتاب موسومہ بہ **منبع البحرین فی حالات الحرمین**
مین تالیف کرتا ہون [illegible] عبارت سلیس [illegible] بطور آمد
[illegible] اور اس کتاب مین بجائے فصل باب کے [illegible] مین

تلک عشرۃ کاملہ ہیں ۔ ہدیہ اول ۔ درباب سفر حج وکیفیت ملک حجاز
وطریقہ آداب ۔ ہدیہ دویم ۔ در فضیلت زیارت مدینہ طیبہ و [illegible] شریف
معہ شجرۂ انساب ۔ ہدیہ سیوم ۔ مشتمل بر حکایات صلحا و ابرار ۔ ہدیہ چہارم ۔
کیفیت سفر بحر بر سبیل الاختصار ۔ ہدیہ پنجم ۔ درحالات سفر جہاز
از کلکتہ و بمبئی تا جدہ و منتہائے سفر بحر ۔ ہدیہ ششم ۔ در بیان از جدہ تا مکہ معظمہ
معہ حالات شہر ۔ ہدیہ ہفتم ۔ در حال بنائے کعبہ از ابتدا تا تعمیر حسب نقشہ حال
ہدیہ ہشتم ۔ درحالات حج و مناسکات بالاختصار ۔ ہدیہ نہم ۔ در تفصیل
مراحل مدینہ منورہ و نقشہ عمارات حرم شریف معہ دیگر زیارات ۔ ہدیہ دہم ۔
درحالات راہ و تعمیرات بیت المقدس و صخرۃ اللہ وغیرہ زیارات و امورات ضروری
مفید حجاج معہ دیگر حالات بطور متفرقات و چند امور بطور ضمیمہ ۔ ہدیہ اول
درباب سفر حج وکیفیت ملک حجاز وطریقہ آداب ۔ جاننا
چاہیے کہ اگرچہ حج کو خدائے تعالیٰ نے حسب آیۂ کریمہ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اوسپر فرض کیا ہے جو زاد و راحلہ اور استطاعت
رکھتے ہیں مگر حضرت سے دو مرتبہ اس سفر حج کا شرف پہنچے کہ پیادہ پا وبھی سفر
و منزلوں کا حال تکلیف حجاج کا سے اس امر کو بغور میں خیال کرتا تھا کہ جنہیں سے کہ
جہیں دمڑی کا بھی مستطیع نہیں ٹھہرتا تھا خدا کی شان ہے عقل حیران ہے
ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ایسے لوگ اور ایسے تکلف ساتھ
چلتے ہیں کہ بس تعجب ہوتا ہے اگر سامان والے امرا گئے تو گویا اونکے لیے تو
ہر جگہ سامان راحت تیار و درست [illegible] شعر ۔ منعم بکوہ و دشت و
بیابان غریب نیست ✻ ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت ✻ پھر بھی خدا کی

چاہیے تو دنیا مین ہر سال آیندہ کے خیال مین عمر گذر جاتی ہے کہ نوبت نہین
آتی زبان خلائق کے خوف سے کہدیتے ہین کہ سال آیندہ انشاء اللہ تعالی ارادہ
ہے اور لوگونکا زیادہ ہے — وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ اسباب کا توقف نا امر درپیش ہے
اوسمین پیش ہے بھلا یہہ تو فرمایئے کہ دنیا مین تا دم والپسین کسی کو فراغ کلی
ہوا ہے جسکی آپکو انتظار ہے اور حال یہہ ہے کہ ادائے قرض کے لیے جو کہ ارکان
[illegible] شوق اسکو کہیے کہ بدون قرض بے سر و سامانی کے حالت مین چلے جاتے
ہین اور کہیہ تکلیف بھی اوٹھاتے ہین اور حسب مضمون آیۃ کریمہ دعاء حضرت
ابراہیم رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ بنایا ہے حرمین کے لوگون کی روزی انہین
حاجیون سے ہوتا ہے چنانچہ دیکھا ہے مدینہ منورہ کی راہ مین کتنے ضعیف
نحیف پیادہ قافلہ کے ساتھ تھی کہ عورات تک چلی جاتی ہین اور مشقت
[illegible] مین ہنسی لاتے ہین [illegible] تک کوئی کسی درجہ کو علی الخصوص اس
مرتبہ عالی کو نہین پہونچتا — وَمَا کُنْتُمْ بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ —
[illegible] ایک [illegible] مین چند حکایات صلحاء کی لکھی ہین جو متعلق اس
سفر کے ہین درج کر دیتے ہین کہ بطور تمہید ہو شائقین کو سود مند ہو کیونکہ
حکایات علی الخصوص صلحاء کی تاثیر زیادہ تر دلون پر ہوتی ہے اسیواسطے خدا
تعالی اپنی آیۃ کریمہ مین جناب رسول مقبول کے طرف خطاب فرماتا ہے وَکُلًّا
نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَکَ وَجَآءَکَ فِیْ
هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور قصص کو بطور نصیحت
سناتا ہے اور حکایات راہ کی بالتفصیل کیا تو [illegible] ہین اگر چھاپا [illegible]

بلکہ دو دل ہوتا ہے لوگ کشتی و ڈولی میں یا پالکی یا ڈول ہوتا ہے کبھی طبیعتوں کا جی
ڈاواں ڈول ہوتا ہے اور آپ نے دیار میں جو لوگ نقل و حرکت کرتے ہیں اوس طور سے
بھی سفر میں اختلاف اوقات و عادات نہیں ہو جاتے اور یہہ تو ایک گونہ سفر دور
دراز ہے حالانکہ شعر بَعِیدٌ عَلَی الکَسْلَانِ اَوْ ذِی مَلَالَةٍ * فَاَمَّا عَلَی المُشْتَاقِ
غَیْرُ بَعِیدٍ مصرعہ در راہ شوق مرحلہ قرب و بعد نیست * اور کسی سفر میں
بدون خرچ کے ہاتھ کھینچے میں راحت نہیں ہوتی بذل و احسان ایسی چیز ہے
کہ ہر جگہ کام آتا ہے الاحسان یقطع اللسان شخص رام ہو جاتا ہے
ہر طرح سے آرام پاتا ہے سلہ مصرعہ [illegible] آوردہ کج الحسنات * مدینہ
منورہ کے سفر کو حجاج نا تجربہ کار [illegible] تصور کرتے ہیں اور اکثر
بدوؤں سے الحذر کہتے ہیں یہہ بھی اون سے کہا بات ہے [illegible] الروایات
ہے یہہ سب جھوٹ ہے کہ راستے میں [illegible] کون [illegible] کیا ہوتا
تھیں اور کون ذبیح حضرت اسمعیل علیہ السلام میں ذبیح [illegible] کس کا سر تن سے
اوتارا گیا کون مدینہ منورہ کی راہ میں مارا گیا اصل یہہ ہے کہ بدوی اون سے
بے پروائی کرتے ہیں تو وہ بھی بے اعتنائی [illegible] ملا گادی
[illegible] پالکی کس سواری میں [illegible] آپ کو راحت ملتی ہے [illegible] العیام
[illegible] اور اوپر سے نہ دیکھے ورنہ یہہ بیچے وہ بیچے اس راہ میں اپنی راحت کے لیے
بھی صرف کرنا واجب داخل ثواب ہوگا گر نہیں [illegible] خیال ہوتا ہے کہ زاد راہ
کم ہو جاوے [illegible] لوگوں سے لیے [illegible] ہے جو کچھ
[illegible] کا لیجا کون [illegible] میں ہے جس کے لیے
آپ اپنے اور [illegible] راہ جدا [illegible] میں استطاعت [illegible]

کچھ تبرکات یا کبھی سے ترکی ٹوپی یا بوٹ لے گئے ایسا ہی تبرکات لینا تھا اور جیسے وہ
خریدنا تھا تو زیادہ لے آتے یا پھر سے منگاتے ہیں ہم نہیں کہتا کہ میری بحث پر
آپ لوگ خیال کریں اور جادۂ اعتدال وتوسط سے قدم باہر نکالیں مگر جو باتیں
پسندیدہ ہوں ان پر نظر دھریں فضولی امر پر نظر ہی کریں خذ ما صفا
دع ما کدر مختصر قصہ کوتاہ اگر خدا خدا کرکے کوئی صاحب ایسے وہاں تشریف بھی
لے گئے تو میں نے بچشم خود وہاں دیکھا ہے اور یہیں حرم شریف میں وہ جو ایسی
ایسی باتوں کا تذکرہ آگیا ہے کہ میں کیا عرض کروں کوئی تو انتظام سلطان میں
اعتراض کرتا ہے کوئی بالکل ملک عرب پر حرف کرتا ہے کوئی شہر کی صفائی پر
نظر دھرتا ہے بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپ حج وزیارت کے لیے آئے ہیں یا جانچ امور
سلطنت کے لیے بطور گرداوری تشریف لائے ہیں جو نظر آپ کی نکتہ چینی و
عیب جوئی پر ہے اور یہ شہر تو حد حرم میں داخل اور حدود سلطنت سے
خارج ہے بھلا آپ قوانین صفائی شہر کا برتاؤ یہاں پر کیا فرماتے ہیں اور یہ تو
زیارت گاہ ہے نہ کوئی بارگاہ اگر انتظام سلطنت ہی دیکھنا ملحوظ خاطر ہے
تو آپ معہ خدم وحشم بجانب قسطنطنیہ عنان عزیمت کی موڑیں حج وزیارت کو
چھوڑیں وہاں جا کر ملاحظہ فرمائیے اگر انتظام نہیں ہے تو صدہا سال سے سلطنت
عثمانیہ کیونکر چلی آتی ہے ورنہ سلطان ہیں بتیس ۳۲ دانت میں زبان ہی غنیمت جانیے کہ نہیں چلی جاتی ہے اصل یہ ہے کہ
سلطان عرب کو لوگوں کو واجب التعظیم جانتے ہیں اور ہر طرح مانتے ہیں اور یہیں خود خطبہ روزانہ میں بھی میں
سنا ہے کہ بمقابلہ دوسرے املاک کے سلطان البرین وخاقان البحرین اور
بلحاظ ملک عرب کے خادم الحرمین الشریفین سلطان نے اس لقب سے
اس نے اپنے کو ملقب کیا ہے بھلا خادم کیا امور سیاست جاری کرنا مقتضا

ادب تصور کریگا اس لیے بالکل تعلق شریف صاحب کے کر دیا ہے سب امر اونہین کے
دہر دیا ہے مدینہ منورہ کی قافلہ جاتے وقت ضمانت سالار قافلہ سے لکہائی جاتی
ہے اور برابر ڈاک سانڈنی سوارون کی درباب خیریت قافلہ آتی ہے اور علاوہ
اس کے اور بہت کچہہ انتظام ہین ہر امر کے قوانین و احکام ہین متعدد و عملہ
شاہی و حکام ہین مگر حجاج ایسی عجلت مین ہوتے ہین اکثر زیارات ضروریہ چہوڑ کر
وطن جانے کو تیار رہتے ہین کہ امورات انتظامی کو کون پوچہتا ہے خدا کے
گہر مین تو بیٹہے ہین مگر گہر ہی گہر سوجہتا ہے اول ہی موسم پہلے ہی جہاز پر کودی
گرمی کے بہانے کوئی عذر بیماری لوگون کے سنانے کے لیے دیکہا ہے کہ حاجی
جی ہائے جی ہائے جی کرتے بہاگے جاتے ہین خیر بہر اسے وطن ہوے اب
لوگون کو خطوط و تار کی انتظار ہے کب وہ دن آوینگے کہ حاجی صاحب
تشریف لاوینگے پہر پہلے معلوم ہوا کہ فلانے وقت تک اب کوئی استقبال
کے لیے پلیٹ فارم چبوترہ ریل پر کہڑے ہین کوئی جنگلہ کی وہ دے
رہی ہین کہ وہ ریل آئی دروازہ انہین بند ہے مگر آداب تسلیم کی بہرمار
ادہر ادہر پکار آو بہگت ہونے لگی خیر حاجی صاحب بصد وقار معہ جبہ
تسبیح خاک شفا یا عقیق البحر ہاتہ مین کلمات افتخاریات باتیں رونق افروز خانہ
بیمنت کاشانہ کے ہوے کوئی قدم چومتا ہے کوئی ادہر ادہر سامان
ضیافت مین گہومتا ہے حاجی صاحب تو بہولے نہین سماتے دعوت کہائی کہائی
پیٹ بہولے جاتے ہین اب جو ذرا اطمینان سے بیٹہے تو لوگ آئے جناب تو تشریف
لائے فرمایئے ہمارے لیے کیا لائے قبلہ کیسا ملک کیسی چال ہے کیا وہان کا حال
ہے اسے میان کیا کہین ملک حار گرمی شدت کی ہے گرم شدت کی ہے

نوری صورت عاشق نہین دال ماش نہین ہریان نہین تمباکو بلا تو نہیں پیچوان نہین
اور بڑا تاسف تو یہہ ہے کہ آم نہین اوسکی درخت کا تو نام نہین لکھتے سنتے آپ تو
حضرت دم گھبرا گیا آرے میان آم تو میوہ عام ہے وہ نہین خاص تو ہی انواع
اقسام کے انگور خرمہاے رطب و تازہ کھجور انار نیم انار جسکی مقدار شفتالو زرد آلو
آلو بخارا شاداب تربز و خربزہ سیراب کشمش اور یہی چیز کہ جسے کشمش بہلا حاجی صاحب
یہہ بپا ندامت سے اوٹھائے شرمائے نہین فرمایے یہہ چیزین عجیب نہین سچ تو
یہہ ہے کہ سیواے وہان کے اور کہین نصیب نہین ان میوہ جات کی شماطر
ہمت بہی آپکو دال ماش و آم پر نظر ہے بس آیہ اَتَستَبدِلُونَ الَّذِی ہُوَ اَدنٰی
بِالَّذِی ہُوَ خَیرٌ کا اثر ہے قوم بنی اسرائیل کو بہی من و سلوی ناگوار ہوا تہا
دال مسور لہسن پیاز وغیرہ پر اصرار ہوا تہا اور گرمی کے لیے کیا کوئی خسخانہ آپ اپنی
ساتہ لیے پہرتے جو آرام بدون سامان دنیا کے چاہتے ہین حج کیجیے مجہہ سے
خسخانہ وہین مکہ معظمہ مین کیا مدینہ منورہ کی راہ مین لیجیے زیادہ کیا لکہین العاقل
تَکفِیہِ الاِشَارَۃُ ؂ شعر اگر بمکہ رود + چون بیاید + حالانکہ
جناب یہہ وہ جا ہے جسکی تعظیم و ادب ہر طرح بجا ہے ؂ شعر حافظا علم و ادب ورز
کہ در حضرت شاہ + ہر کہ را نیست ادب لائق عزت نبود + جبین نیاز زمین پر
رگڑنا چاہیے کسی وقت قدم جادہ ادب سے باہر نہ دہرنا چاہیے زبان سے ایک
حرف سوء ادبی کا نکالنا اپنے کو ضلالت میں ڈالنا ہے ؂ شعر اَدِلُّوا التَّشَفِّی
اَیُّهَا الاَصحَابُ بِطَرفِ الشَّوقِ بِهَا آداب بیت اللہ وہ مقام ہے جسکو
خدا نے اپنے طرف منسوب کیا ہے تمامی عالم مین محبوب کیا ہے حوالی [illegible]
پیغمبرون کے مزار ہین بیت عظیم [illegible] حضرت ہاجرہ و حضرت اسمعیل [illegible]

مدارج حرمین کے بہ لحاظ امورات دینی وہ لکھیے جسے کچھ فہم باطنی ہو اور وہ سمجھے جسے
چشم حقیقت مین ہو مین اون کے عجائبات کیا لکھون چھوٹا منہ بڑی بات کرون
اور تاسف کرتا ہون اپنی بے سمجھی پر شعر تنگی دنیا کہ درو غافہمی ہست +
بذر آوری وان کہ درو معرفتی نیست + خیر امورات ظاہری دنیاوی کو کسیقدر
بیان مجمل عرض کرتا ہون کہ شہر مدینہ منورہ شہر مکہ معظمہ سے اور مقام بیت اللہ
سے مقام قبر شریف افضل ہے سلہ شعر کعبے کے طرف منہ ہے نماز مین
ہمارا + کعبہ کا شب و روز ہے منہ سوے محمد + اور یہ امر عقل بھی قبول کرتی
ہو کہ بیت اللہ کو شرف حضرت ابراہیم سے منسوب ہے طرف اللہ کے ہے کیا ٹھکانا جو
وہین ملک محدود ہے اور مزار شریف مین نور و عطر لطیف آپکا ہمیشہ [illegible]
موجود ہے بطیب رسول اللہ طاب ثمہا + فما المسک والکافور
والصندل الرطب سلہ شعر [illegible] کہ [illegible] +
پہ جائیکہ دم زدن از انجا [illegible]
[illegible] از وہم کی ظاہر [illegible] ہر شخص پاک و طاہر اخلاق [illegible]
[illegible] کو علی نور + شعر [illegible]
در باب صورت آدمیون کی خصلت [illegible]
اہل مدینہ کا یہ قرینہ ہے کہ [illegible]
[illegible] الرحمن علی العرش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تا قیامت یہہ کیسے طرح قناعت نہیں کیجیے کہ آیت شریف اسی واسطے لوگ سلیمان
ہندوستان کے ملک و اقلیم کہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں رد و مدح کرتے ہیں مگر واقعی یہہ بلا
کے اور وہاں سے کیا مناسبت ہے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✤
کہاں یہ آسمان اور کہاں زمین روشن کہاں شب و کجا قیصر چہ باشد قیصر کا حال
یعنی [illegible] مکان شہر کی دکان کہوں روپیے کے سامان خلق خدا کا
انبوہ ملک کا گروہ بڑا شہر ہے ہر جگہ شہر ہے مرفوعۃ ماؤها سلسال ✤
بازار ہر رستہ ہر طرح سے آراستہ مثل شہر جنت کہ مدینہ میں تجلی تیری ہے لیلی ✤
[illegible] شہر ہوا [illegible] دیکھی جیسی ہے ایک شہر سے خوشبو سے عطر ✤
[illegible] تیری شہر ہوا ✤ لیکن یہہ مقامات متبرکہ کی نسبت جو کوئی
شہر کا کلمہ نکالتا ہے اور اصوات اعتراض اور سیر الٹا ہے کیونکہ ناگوار ہو گا
[illegible] گراں یا ہو گیا [illegible] کسی شخص نے [illegible] شہر کی وہی کوشش خدا
[illegible] اختلاف ہوا آخر [illegible] المدینہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] شریف [illegible] لطیف [illegible]
[illegible] احتمال ہوا [illegible]
[illegible] کہ وہ مکان سے بیان سے
[illegible] چاہیے لیکن اس کی
[illegible] الخصوص [illegible]
[illegible] ان کی
[illegible] کا کچھ پاس نہیں
[illegible] نہیں ہوتا ہے

خود خدا نے بلد امین کی قسم کھائی ہے جہ عظمت فرمائی ہے الحق اگر آپ لوگ
حاجیان اصلی کو کیا وہ الفاظ جو بمقابلہ حاجی نقلی و فرضی کے استعمال ہین موجب
ہتک و ملال ہین ورنہ خود مین بھی تو اسی فرقہ حجاج مین داخل ہون آپ لوگونکے
ساتھ اسمین شامل ہون اگر وہ حاجی ہمارے تالفتیم سے باز اوین سب قسم
پاک ہے پھر کیا باک ہے جہ قول ستا رہا ہے تو سب کلمات ناسزا ور سے استغفار
کرتا ہون خدا کے حضور نظر و جہرا ہون جہ کوشش اجی یہ نہ تھا تو اور کیا تھا کہ
کوئی مقدمہ کوئی معاملہ عدالت کا تھا کیا کوئی مضمون جہالت کا تھا اگر آپ
اوس تقریر سے باز آئے مین بھی اپنی اس تحریر سے باز آیا پھر کیا ابتدا خود ہاتھ ملائے
ہین جو کچھ ہین سو آپ ہین جب رسول صل علی النبی ﷺ فرمایئے آپ سے
ہاتھ ملایے معانقہ و مصافحہ سے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ۔ الحمد
للہ و الصلوٰۃ علی رسول اللہ جسکی برکت سے یہ قصہ رفع ہوا خیر اسکو اتفاق
الفاق ہوا اور اتفاق تھا [illegible] نظم ستھری غزل قصیدہ
آپ کے شان مین جو بیہیج بعد اوس کے جو بیہیجے ہین یہ کیا قصیدہ تو
نہ غزل کیسی ستھری سکے لفظ بے محل کیسے آپ ہوش مین ہین یا پینہ بگوش
خواب خرگوش مین ستھرے ہی ہے اس قسم کے مناظرہ کیسے اسوقت ناخوا
ارباب طریقت و شریعت کے ہو رہے ہین ہمارے چند کلمات جو پیشتر آپ کی
شان مین نکالے اسکی رنجش آپ نکالتے ہین ایسی باتین کہکر مجکو اس محاورہ
مین بولتے ہین ورنہ یہہ چہیڑ چہاڑ جانے دیجیئے وقت کی نہ لیجئے آپ ستہری
جو آپ کے شان و اوصاف مین ہو وہ بھی محرمات شرع مین داخل ہے کون اوسکا
قائل ہے وہ کون عالم کون فاضل ہے غزل قصیدہ جا ستھرے ضرب المثل

ہندی کی سبب ناجائز ہوگئی ہین ایسی باتین ہین مانند انما الاعمال بالنیات
جانتا ہون ؎ شعر ترجمہ یار از اصطلاح ہند مدح ۰ سند یار ا اصطلاح سند مدح
حضرت یہہ سب اشغال ذوق کے لیے ہین جو بدون طریقت کے دشوار ہوتا ہی
عبادت کا لطف اسکا نہین ہوتا ہے اور جب تک نمک طریقت عبادت مین داخل ہو
ذائقہ عبادت کا حقہ حاصل نہ ہوویگا کالملح فی الطعام ہے یہی میری مجہ
ہی سے اکلام ہے مگر صرف نمک کی برابر ورنہ ؎ مصرعہ ہرچہ درکان نمک رفت
نمک شد ۰ اور ایسے ہی لوگون کی شان مین حدیث شریف علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپ نے فرمایا ہے جو کہ علوم ظاہر و باطن دونون
کے جامع ہین عالم باعمل ہین صاحب فضل ہین حضرت علما کو تو جا بجا پس بھی
ناید ہے العلم حجاب الاکبر بھی وارد ہے ؎ مصرعہ علمی کہ رہ بحق ننماید
جہالت است ۰ چنانچہ خود جناب غوث پاک فرماتے ہین زبان اعجاز بیان پر لاکے
ہین ؎ شعر علمی ز اوراق کتب [illegible] بشستیم [illegible] خود [illegible]
[illegible] وصلش [illegible] سوخت ۰ یہہ کیا آپ خود مجذوب الاب رہے ہین ؎
مصرعہ کس نشنود و انشنود من گفتگوی میکنم ۰ مین نے پہلے ہی آپ کو ٹوکا
[illegible] پر روکا تہا کہ اسوقت مین بحث نہ بڑہایے کل حزب بما لدیہم فرحون
؎ للناس فیما یعشقون مذاہب ۰ ارے میان شریعت
وطریقہ مستقیم ہے کہ اوسے تجاوز سقیم ہے شریعت وطریقت دونون ایک ہی
چیز مین یہی مقولہ ارباب دانش و تمیز مین شارع نے جو بات رکہا ہے
سمجہ کے رکہا ہے جو اس جاہلت ذوق و شوق کے لیے کچہہ مخفی نکالتے
ہین اپنے کو نفس پرستا د جانتے ہین علما اونکی نسبت کو یہ اعتراض ہمون

کہان وہ لوگ کہ ابتدا مین کچھہ سُن گُن ہونے لگی تب اب کیا ہے حال تھا ان کی عقل
مین سہو ہو نہ وظیفہ نہ درود آخر مین بات بڑھتے بڑھتے بڑھ جاتی ہے انگشت نمائی کے
نوبت آجاتی ہے عوام کو تو شبہہ ہو جاتا ہے ہو گیا کہ اہل سماع مین داخل ہونے کا
ٹھکانا ہو گیا محبت و دلائل حاصل ہوے کہ فلانے بزرگ کو سماع سے شوق ہے
کمال ذوق ہے اور اپنی نسبت و سمجھہ اور راز کا فہم و درجہ خیال نہین کرتے
سلہ بندہ کمترین کو نامی چند + اس مین کیا حرج ہے کچھ فیضان صحبت
سی تاثیر ہے بہتر ہو جاویگی سلہ دوہرہ ہاتھی کی سنگت مین گرو بلکہ ہو جا +
جیسے لوہ جہاز کے پانی پر اوترائے + مگر حضرت عقیدت کامل درست بار ہے
درکار ہے کجروی سے کوئی بات حاصل نہین ہوتی نیا بچہ جواب ترکی بہ ترکی
اوسی زبان ہندی مین سنیے -
سلہ دوہرہ قرین شاہ ہو کے کیتھی ہی تاثیر جاے اپنی سیمہ جو چھاوی
پیادہ ہوت وزیر + بس کیا ضرور ہے کہ ایسا اقرار کیا جاوے [illegible] بات
خلایق ہے آئندہ آپ کی نزدیک جو امر مناسب ہو [illegible] اعتراض
[illegible] حالات جو مین لکھتے [illegible]
دوستان خیال [illegible] مجھہ سے لکھوانا چاہتے ہین گمان [illegible]
جاتے ہین اور یہہ علم تحت قلم ہی آپ کے پیچھے پڑا جاتا ہے [illegible] عدم التفاتی کا
خیال کرتا ہے اور نہ کار رہے ضروری کا لحاظ بہت اچھا مجھہ سے قسم لیجیے جو
اب کچھہ نقل و معقولات کرون یا کہون کہ قصیدہ کے سننے یا سنانے کو
آپ [illegible] کہ مجلس مین پڑھی ایک سنا [illegible] گھر کی [illegible]
اپنا کام لیجیے کہ لاحول ولا قوۃ - آپ [illegible]

قصیدہ بایں خاطر کشیدہ نہ ایک سے زیادہ نہ سنانا گا گر وہ بھی مختصر متعلق بہ کیفیت سفر بحر و بر زیادہ جو آپ کو منظور ہے تو چھپہ آلماری دھری ہے ساری کتابوں سے بھری ہے کنجی لیجیے دیکھیے بھالیے پھر دھر دیجیے آپ نے سنے کیے قصیدہ قصیدہ کرتے ہیں آپ لد مرے گا —

قصیدہ

ہے بیٹھے اللہ رے یا لطف [illegible] — آج کل ہے گلشن امید پر رنگ بہار

موجزن ہے شوق خاطر ہے لیے پار [illegible] — پاؤں کیسے سر کو ہے [illegible] شوق گذار

بحر ہی موجیں ہیں مرکب ہی سفر در پیش ہے — خاطر نالاں در مقصود سے ہمکنار

[illegible] ہیں خاطر ایک شہ کو [illegible] — جسکے باعث ہی ہوا عالم ہے آشکار

بادشاہ [illegible] آدم زادگان — ذات [illegible] کردگار

[illegible] روح الامین مخزن خلق عظیم — [illegible] خدمت [illegible] مقبول حشر کردگار

[illegible] — سرور عالم [illegible]

رونق [illegible] — آئینہ [illegible] شافع روز شمار

[illegible] — وجاہ شان و شوکت [illegible]

[illegible] سابق [illegible] عظیم — منبع جود و سخا و عکس نور کردگار

[illegible] — ایک دم مانند سیماب [illegible] قرار

[illegible] — سرمہ آنکھوں کا [illegible]

[illegible] — کاش [illegible] گذار

آستان پاک کا ہے یہ ہیں کو اشتیاق — [illegible]

ہو گیا شوق [illegible] خاک پاک کا — [illegible] قرار

ہو زباں کا یہ وظیفہ روز و شب شام و سحر — یا الٰہی جلد دکھلا دے مدینہ کا دیار
ہاتھ میں لے مادہ پاؤں سے بھی آگے چلنے کو — پہونچا دی یارب دو عالم کا سردار
پاؤں کیا خوش ہیں یہاں پر بھی سینے تک قدم — بادِ بانی بادِ بہاری آجکل گویا سوار
یا رسول اللہ یہ التجا محتاج کی — دستگیری کیجیے سبکی طفیل حبیب

ما شاء اللہ سبحان اللہ کیا خوب لفظ باد و بانی باد کیا موزون حسب
باد بانی کے یہ پڑی ہے بیشک قبلہ تسلیم ہے قدر ہے جیسے باد و نہ بنا ہے
استغفر اللہ میں جو عرض کرتا ہوں مطلب یہ ہے کہ اس کتاب کی ایسی
مجھے نہیں ہے طبیعت خوش نہیں ہے کہ بیان نہیں کر سکتا صرف اسی ہی طرح کے
سبب کتاب مراۃ العروس جو ہے علم ہے اور سر انعام ہے خیر اسوقت تو میں
جاتا ہوں ایک ایسا ہی پایا ہوں وہ چار سطر میں پھر آئیگا ابتدا و شریف کا
جو حال سنونگا پھر حال ہوگا کہ کسطرح چاہیے پھر جو چاہیے آپ نے فرمایا
بے تکلف ہے کہ خدا آپ کے ویسی ہی یاد و بیان شائستہ کیجیے
خیالات کو رشتہ کی سے جاہیے تو حق اللہ آپ دعا ہے کہ بیان زیارت
... ... ہو معاف فرمایئے میں
... ... مطلب
حصہ دوم در فضیلت زیارت ... شریف
... ...
... ...
... ... جسکا نام
... ...

الا ان فی [illegible] الله نبین :: شعر اگر گردن معطر بدن بمشک گلاب
بساون لاکہ طرح [illegible] مشک گلاب :: ہزار بار ہو گردن وقت سخن بمشک
گلاب :: ہزار بار بشویم دہن بمشک گلاب :: ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است
کفاہن المداح عبد القادر :: سلطان کل الاولیاء
المعظم :: قدس اسرارہ والنوارہ اکمل الاولیا ہین جسطرح جناب
رسالت مآب افضل الانبیا ہین سہ شعر ہر کہ او در رتبہ اش محبوب سبحانی بود
حاکم و در ہر دو عالم حکم ربانی بود :: کرامات آپکی حیطہ تحریر سے وہ ہین
تصدیقنامہ مین لکہے گئے ہین آپ خود فرماتے ہین زبان معجز بیان پر لاتے
ہین شعر کسا خلقة [illegible] علی حتی ہیجان الکمال ::
[illegible] زیارت بغداد شریف جہان [illegible] کشتہ ہو جب کمال ہی چنانچہ
[illegible] کا شوق [illegible] حال ہے شعر تا کہ حج بود [illegible] ولی در کوئے یار
[illegible] زمان حاجی کی عاشق [illegible] طواف کعبہ کن حاجی [illegible]
[illegible] اول ہی شعر سے
[illegible] کا رمان تہا مگر سہ شعر مین کیا کرون
نصیب نے [illegible] یاوری نہ کی :: اے خضر وہان تلک بہلا کیون رہبر
سہ شعر یاد رفتان آہ و فریاد [illegible] شہر بغداد :: [illegible]
[illegible] انتظار و انتظار مین گذری [illegible] آگئی [illegible]
[illegible] [illegible] انتظار :: [illegible]
[illegible] نے قصد کر دیا [illegible] بغداد شریف
[illegible] تہا مگر وہان [illegible] سے مجبور تہا کہ وہ [illegible] آدمی

از قسم اثاث و ذکور اور ہر ایک کو حج کرنا ضرور ہے سب نے صلاح دی کہ پہلے حج زیارت کیجیے پھر بغداد شریف کا قصد کیجیے چنانچہ حسب الحکم آپکے میں وہاں گیا آخر ہمکو شوق ہوا کہ دیکھو ہمکو کبھی مصلحت وقت یہی جانا کہ ایک حج اور کرلو بعد کو بغداد شریف جانا مگر خدا کی ایسی عنایت ہوئی کہ گھر بیٹھے مراد دلی ملی یعنی وہین مکہ معظمہ میں مجمع کمالات منبع سعادات گزین شریعت سجادہ نشین طریقت نبیرہ خاص آپکی اولاد حضرت سید سلمان علیہ الرحمان کے بڑے غضنفر مردان شیر کے ساتھ معہ فوج سلطانی بنا بر حج تشریف لائے تھے ملازمت ہوئی سبحی الٰہی کی عنایت ہوئی کیونکہ خود آپ یعنی جناب غوث پاک نے مژدہ سنایا ہے زبان فیض ترجمان سے یون ارشاد فرمایا ہے طوبیٰ لمن رآنی او رای من رآنی او رای من رای من رآنی ✽ پس آنحضرت کی ملازمت میں آپکی زیارت ہوئی الحمد للہ نشانہ ابیات

طوبیٰ لطلاب الجناب الاکرم ✽ اعنی جناب قطب غوث اعظم
هو الذی من کان نادی باسمه ✽ نجوا ولو کان ببحر المظلم
صلی الالٰه علی النبی المصطفیٰ ✽ والال والاصحاب کل المسلم

چنانچہ میں نے تجدید بیعت کرکے شجرہ انساب مثل مثال خاص مہر شیر جناب بڑے پیر صاحب سے حاصل کیا والدہ ماجدہ و حویلی کو بھی طریقت مین داخل کیا وہ شجرہ انساب انشاء اللہ درج کتاب ہوگا ناظرین کو ثواب ہوگا شعر یا ایہا الطالب النعیم خذوا اسلکہا اسمہ القدیم ✽ بعد اوسکے آپنے قصد بیت المقدس کا فرمایا مجھے ایک مرتبہ اور ہندوستان جانیکا حکم فرمایا پس الامر فوق الادب قصد ادھر کا کیا قصیدہ

تری شوق زیارت میں جو میری چشم تر ہے	ہر اک قطرہ کا ہے فوارہ ہر اک قطرہ سمندر ہے
زیارت اوسکی ورکی مجھکو کعبہ سے خوشتر ہے	طواف کو وجہ کعبہ اوسکا مجھکو حج اکبر ہے
سراپا سیرت و صورت میں وہ مثل پیمبر ہے	شجاعت شوکت و حشمت میں جو ساقی کوثر ہے
زمین بغداد کی ہو مطلع الانوار عرفان کی	کہ ہر ذرہ وہاں کا روشنی میں مہر منور ہے

مری درگاہ تک پہونچون تمنا ہے یہی میری
یہی مقصد یہی امید میری تجھسے سرور ہے

بچھاؤن فرش آنکھونکا کرون جاروب مژگان سے
رسائی درگہ شہ تک اگر میری مقدر ہے

صبا پھر خدا کر دے خبر اوس رشک عیسی کو
کہ تیرے عاشق دیدار کا اب حال ابتر ہے

ذرا سن الغیاث اے غوث الاعظم پھر حق اب تو
لب جان بخش دکھلا دو کہ میری جان لب پر ہے

کرون ختم سخن اسپر لکھتے لکھتے حال دل
ہوا شق سینہ کلک دو سر سے سوز دفتر ہے

انشاء اللہ تعالے بعد حصول زیارت پھر ایک کتاب دوسری خاص وہین کے حالات مین تحریر کرونگا - اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰی مَقَاصِدِنَا - شعر

یا رب بطفیل [illegible]
سلطان جہان و قطب عالم

مجھکو ز راہ فضل [illegible]
بزم شہ دین مین کر دے داخل

قصیدہ عربی

یا سیدی شیخی و قصد الصادر
کنز العلوم و بحر علم نادر

مرضی مولاہ الکریم القادر
یا سید السادات عبد القادر

کہف اللہیف امان قلب حائر
ماوی الضعیف ضمان قصد النادر

کن لی ملاذا یوم فخر الفاخر
لشدائد الدنیا و یوم آخر

صلی الالہ علی النبی الطاہر
والال ذکرہم ذخیرۃ ذاخر

والصحب والاتباع اہل مفاخر
وعلیکم یا شیخ عبد القادر

یا مجمع الخیرات عبد القادر
یا سید الرتبات عبد القادر

شجرۂ انساب

جناب غوث پاک

لا اله الا الله
شیٔ لله عبد القادر

محمد

لا اله الا الله
شیٔ لله عبد القادر

مہر حضرت غوث پاک

مہر حضرت غوث پاک

هذه شجرة

اصلها اصيل وفرعها نبيل

وحاملها حبل جليل اسأل الله

تعالى ان يرزقه الاستقامة بحرمة سيدنا

محمد صلى الله عليه وسلم المهبط عليه الوحي

والتنزيل الفقها والفقد نهاو انا خادم الفقراء

السيد سلمان القادري خادم سجادة السيد الشيخ

عبد القادر جيلاني قدس سره ببغداد

المحمية عفى عنه

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

السيد سلمان القادري

مہر جناب سجادہ نشین مدظلہ

الحمد لله فاتح اقفال القلوب بذكره وكاشف
استار الغيوب بيده ورافع اعلام الزيادة بشكره احمده
على ان جعلنا من اهل توحيده واشكره طالب لفضله
ومزيده واصلي واسلم على سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
افضل انبيائه وعبيده وعلى اله واصحابه الحائزين لطول الفضل
ومديده **اما بعد**
فيقول العبد الفقير المقر بالعجز والتقصير الراجي عفو ربه الولي
السيد سلمان القادري ابن السيد علي القادري ابن السيد سلمان
ابن السيد مصطفى ابن السيد زين الدين ابن السيد محمد محمد درويش
ابن السيد صلاح الدين ابن السيد نور الدين ابن السيد ولي الدين
ابن السيد زين الدين ابن السيد شرف الدين ابن السيد شمس الدين
ابن السيد محمد ابن المنالي ابن السيد عبد العزيز
ابن السيد السادات قطب الوجود الدرة البيضاء مالك
ازمة المتصوفين رئيس المحبوبين الامام الجوهر الفرد سلطان
الاحوال قطب الاقطاب الغوث الاعظم الجامع بين
المشوقين السيد الشيخ (عبد القادر جيلاني
قدس سره) ابن ابي صالح موسى جنكي دوست ابن السيد
عبد الله الجيلي ابن السيد يحيى الزاهد ابن السيد محمد
ابن السيد داود ابن السيد موسى ابن السيد عبد الله
ابن السيد موسى صوفت ابن السيد عبد الله المحض

ابن السيد حسن المثنى ابن السيد امام حسن ابن الامام
امير المؤمنين على ابن ابى طالب رضى الله ابن عبد المطلب
ابن هاشم ابن عبد مناف ابن قصى ابن كلاب ابن مرة
ابن كعب ابن لؤى ابن غالب ابن فهر ابن مالك ابن النضر ابن
كنانة ابن خزيمة ابن مدركة ابن الياس ابن مضر ابن نزار ابن
معد ابن عدنان ابن أد ابن أدد ابن الهميسع ابن سلامان
ابن نابت ابن قيدار ابن اسمعيل ابن ابراهيم ابن آزر ابن
تارخ ابن ناحور ابن ساروغ ابن ارغو ابن فالغ ابن شالخ
ابن قينان ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح ابن لمك ابن ادريس
ابن مهلائيل ابن قينان ابن انوش ابن شيث ابن آدم ابو البشر
عليه السلام وآدم من التراب والتراب عن الارض والارض
عن الزبد والزبد من الموج والموج عن الماء والماء عن الدرة
والدرة عن الفكرة والفكرة عن الارادة والارادة
عن علم الله) (لما ابتدأت الحل السالك التفصيل على الاخص والا

فى الاخــــــرة

محمد [illegible] بخش
بن قادر بخش

لما قدمنا الى مكة المشرفة المعظمة زادها الله تعالى شرفا
وتعظيما جاء الينا والتمس منا تلقين كلمة التوحيد فلقناه
كما لقنها بالسند عن ابى وشيخى السيد الشيخ على القادرى

وابن عمہ السید الشیخ عبد القادری عن ابیہ
وشیخہ السید الشیخ اسمعیل عن ابیہ وشیخہ السید
الشیخ عبد الوہاب عن ابیہ وشیخہ السید الشیخ نور الدین
عن ابیہ وشیخہ السید الشیخ محمد درویش عن ابیہ
وشیخہ السید الشیخ حسام الدین عن شیخہ وابن عمہ السید
شیخ ابی بکر عن ابیہ وشیخہ السید شیخ یحیی عن ابیہ
وشیخہ السید الشیخ نور الدین عن ابیہ وشیخہ السید الشیخ
ولی الدین عن ابیہ وشیخہ السید الشیخ زین الدین عن ابیہ
وشیخہ السید الشیخ شرف الدین عن ابیہ وشیخہ السید
الشیخ شمس الدین عن ابیہ وشیخہ السید الشیخ محی الدین
عن ابیہ وشیخہ قطب العارفین ومرشد السالکین السید الشیخ
الشیخ عبد القادر جیلانی
قدس سرہ

عن شیخہ ابی سعید المبارک المخزومی عن شیخہ ابی الحسن الہنکاری
عن شیخہ ابی الفرح طرطوسی عن شیخہ عبد الواحد التمیمی عن
شیخہ ابی بکر الشبلی عن شیخہ ابی القاسم جنید البغدادی
عن شیخہ سری السقطی عن شیخہ معروف الکرخی عن شیخہ قبلہ
الباطن ابی الحسن علی ابن موسی رضا قال حدثنی ابی الموسی الکاظم
عن ابیہ جعفر الصادق عن ابیہ محمد بن الباقر عن ابیہ
زین العابدین عن ابیہ السید شباب اہل الجنۃ وقرۃ عین

اهل السنة الامام الحسن عن ابیه الامام امیر المومنین علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ قال حدثنی حبیبی قرۃ عینی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال حدثنی جبریل علیہ السلام قال سمعت رب العزۃ جل جلالہ
یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن قالہا دخل حصنی ومن دخل حصنی
امن من عذابی وباسناد المتقدم الی الشیخ المعروف الکرخی
عن شیخہ داود الطائی عن شیخہ حبیب العجمی عن شیخہ
حسن البصری عن شیخہ الامام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل
علیہ السلام عن رب العزۃ جل جلالہ وبعد ان لقناہ کلمۃ
التوحید اجزناہ بتلاوتہا عقب کل فریضۃ مایۃ وخمسۃ و
ستین مرۃ وفی سائر الاوقات علی حسب ما تیسر لہ فمن نکث فانما
ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما و
صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم
فی مکۃ المکرمۃ المشرفۃ ۱۲۹۶ھ الحجہ

شجرہ طیبہ

اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	الٰہی بحرمت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

شعر

بہت خدا سے شرف مین ہے تربت رسول کی — کچھ کم نہین ہے جسسے زیارت رسول کے

چنانچہ اپنے ارشاد فرمایا ہے۔ المدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون حجاج وزائرین کے سبب سے طیاری قافلہ مین دیر۔ تو دل کی عجب سیر۔ لب پر یہ شعر

ہوائے شوق ہے اوڑجاۓ یارب — مدینہ کو تن لاغر ہمارا
خدا وہ دن دکھاوے اب تو یا لطف — نبی کا آستان ہو سر ہمارا

غرض بعد انتظار بسیار قافلہ طیار ہوا مگر ایک امر تردد کا البتہ پیش ہوا کہ سخت پس وپیش ہوا۔ کہ والدہ کو چلتے وقت عارضہ اسہال ہوا اس حال سے تردد کمال ہوا مینے عرض کی کہ آپ ضعیف علالت سے نحیف ہین اس بار آپ یہین مکہ معظمہ مین قیام فرماوین۔ جب سے آرام فرماوین۔ جب صحت پائیگا۔ مدینہ منورہ جائیگا۔ فرمایا یہ کیا بات ہے۔ جانا واجبات ہے۔

شعر

ممکن نہین کہ ہون مین نبی کی راہ مین — ہو سامنا اجل کا تو شہر پناہ خدا
ہر چند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے — مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

یہی پر زبان جاری خدا نے دیا ہی کیا جیسا کہ آگے عرض کرونگا خیر چلی روح مدینہ منورہ مین جسم قافلہ کے ساتھ۔ و شوق سے یہ بات۔

شعر

اے شوق قافلہ مدینہ کو ہوئی جب روان — بانگ جرس ہے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے
اللہ رے شوق پہونچے مدینہ مین دن رہے — منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوے

خیر منزل منزل جسکا حال مفصل اوس کے مقام پر عرض کرونگا۔ قریب

شہر مدینہ منورہ کے پہونچے اللہ اکبر

شعر

اس دشت سے پیدا ہے تمنائے مدینہ
اس رنگ سے نکلے ہے صدائے مدینہ
مژگاں سے کریں راہ کی جاروب کشی ہم
سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ
اس کی تمنا ہے جو بیتابی دل کو
جیتا ہے سوئی گنبد خضرائے مدینہ

جل جلالہٗ یہ وہ مقام مقدس ہے جسکی شان میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی وفیہا مبعثی حقیق علی امتی حفظ جیرانی۔ آپ نے وہاں کے ساکنین کو اپنا ہمسایہ و ہمسایہ فرمایا ہے اور انکے پاس و لحاظ کے لیے ارشاد فرمایا ہے بیشک لحاظ و ادب ضرور ہے۔ جسکا شہر مذکور ہے۔ اور سمجھے تو یہی ہے کون مکان ہے جسکا نام سید البلدان ہے۔

شعر

جنان جنت ارم فردوس گلشن روضہ رضوان
جنہیں سب کہتے ہیں یہ ریشک وہ کوچۂ احمد ہے
گلاب و مشک اور عود و عنبر کی حقیقت کیا
معطر دونوں عالم جس سے ہو خوشبوئے احمد ہے

اور جب تک رہنا ہووے موقع کے ساتھ قیام کیا جاوے ادب و لحاظ کے ساتھ سب کام کیا جاوے۔ تو آپ خود مسافر نوازی فرماتے ہیں۔ مہمان اپنا تصور کرکے سرفرازی فرماتے ہیں حالانکہ یہ منہ کسکا ہے۔

شعر

اے رسول اللہ نمی گویم کہ مہمان توام
ما فقیر طعمہ خوار از ریزۂ خوان توام

غیر باب مجیدی عقبہ محمدی پر قریب حرم مکان لیکر قیام کیا ہر نماز میں شریف میں ہونیکا انتظام کیا عند الفرصت اور جا بجا زیارات کے لئے جاتے تھے پھر حرم شریف میں

شعر

سب خدا سے شرف مین ہے تربت رسول کی	کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسول کے

چنانچہ اپنے ارشاد فرمایا ہے - المدینۃ خیرلهم مکۃ حجاج وزائرین کے سبب سے طیاری قافلہ مین دیر - تو دل کی عجب سیر - لب پر یہ شعر

ہوائے شوق ہے اوڑجاے یارب	مدینہ کو تن لاغر ہمارا
خدا وہ دن دکہاد ے آستان ہے لطف	نبی کا آستان ہو سر ہمارا

تمہ بعد انتظار بسیار قافلہ طیار ہوا مگر ایک امر تردد کا لیتہ پیش ہوا کہ سخت پیس و پیش ہوا - کہ والدہ کو چلتے وقت عارضہ اسہال ہوا اس حال سے تردد کمال ہوا مینے عرض کی کہ آپ ضعیف علالت سے نحیف ہین اس بار آپ یہین مکہ معظمہ مین قیام فرماوین - جب سے آرام فرماوین - جب صحت پائیگا - مدینہ منورہ جائیگا - فرمایا یہ کیا بات ہے - جانا واجبات ہے -

شعر

ممکن نہین کہ مین مدینہ کی راہ مین	ہر چند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے
ہو سامنا اجل کا تو شہر پناہ خدا	مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

جو یہ زبان جاری خدا نے ویسا ہی کیا جیسا کہ آگے عرض کرونگا غیر چلی روح مدینہ منورہ مین جسم قافلہ کے ساتھ - و شوق سے یہ بات -

شعر

اے شوق قافلہ مدینہ کو ہوئی جب روان	بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے
اللہ رے شوق پہونچے مدینہ مین دن رہے	منزل پہ ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوے

خیر منزل بمنزل جسکا حال مفصل اوس کے مقام پر عرض کرونگا - قریب

شہر مدینہ منورہ کے پہونچے اللہ اکبر

شعر

اس دشت سے پیدا ہے تمنائے مدینہ	اس رنگ سے نکلے ہے صدائے مدینہ
فرشتے کرین راہ کی جاروب کشی ہم	سو کوس سے کرتے ہین نظارے مدینہ
اوسکی تمنا ہے جو بینائی فلک کو	جھکتا ہے سوی گنبد خضرائے مدینہ

جل جلالہ یہ وہ مقام مقدس ہے جسکی شان مین آپنے ارشاد فرمایا ہے۔ حدیث
اَلْمَدِیْنَةُ مُهَاجِرِیْ وَفِیْهَا مَضْجَعِیْ وَفِیْهَا مَبْعَثِیْ حَقِیْقٌ عَلٰی اُمَّتِیْ حِفْظُ جِیْرَانِیْ۔ آپ نے وہان کے ساکنین کو اپنا جیران وہمسایہ فرمایا ہے اور اونکے پاس ولحاظ کے لیے ارشاد فرمایا ہے بیشک لحاظ وادب ضرور ہے۔ جسکا یہ مذکور ہے۔ اور سمجھے تو یہی یہ کون مکان ہے جسکا نام سید البلدان ہے۔

شعر

جنان جنت ارم فردوس گلشن روضۂ رضوان	جنھین سب کہتے ہین بیشک وہ کوچی محمد ہے
گلاب ومشک اذفر عود وعنبر کی حقیقت کیا	معطر دونون عالم جس سے ہو خوشبوی احمد ہے

اور جب تک رہنا ہووے موقع کے ساتھہ قیام کیا جاوے اداب ولحاظ کے ساتھہ سب کام کیا جاوے۔ تو آپ خود مسافر نوازی فرماتے ہین۔ مہمان اپنا تصور کرکے سرفرازی فرماتے ہین حالانکہ یہ منہہ کسکا ہے۔

شعر

اے رسول اللہ نگویم کہ مہمان توام	ما فقیر طعمہ خوار از ریزۂ خوان توام

خیر باب مجیدی عتبہ محمدی پر قریب حرم مکان لیکر قیام کیا ہر نماز مسجد شریف مین ہونیکا انتظام کیا عند الفرصت اور جابجا زیارات کے لئے جاتے تھے پھر حرم شریف مین

آجاتے تھے بس دو چار روز گذرے تھے کہ طبیعت والدہ کی بظاہر گو زیادہ تر ناساز
ہوئی۔ مگر فی الواقع مسرت کے ساتھہ دمساز ہوئی۔ یعنی بعد از انفراغ سلام
وزیارت روضہ خیر الانام شب جمعہ کو ہنگام صبح صادق انتقال فرمایا
اس دار فانی سے عالم جاودانی کو ارتحال فرمایا تھا دیکھتا تھا۔



اور کیا ہوا ہے دم کو دم استقرار ہے	آنکھیں بھری ہوئی ہیں دم سونگھا شمار کر

حالت نزع طاری مگر لفظ یا رسول اللہ زبان سے جاری بلکہ آخر وقت با تمام
تمام آپکا نام لیا۔ اور آپکے جوار میں مقام کیا۔ اگرچہ محبت مادری جوش میں
آتی تھی اور طبیعت استقلال سے گری جاتی تھی۔ مگر جب میں اس درجہ
کو دیکھتا تھا تو مقام مسرت کا پاتا تھا نہ کہ حسرت و الم کا۔ چنانچہ جو حالات
میں عرض کرتا ہوں ان سے آپ لوگ اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر شکر گذاری
کو فرماوینگے نہ عزاداری کو چنانچہ بعد سپیدہ کی زبان عرب سے آکر تجہیز و تکفین
حسب دستور و آئین اپنے کرکے روضہ مبارک کے سامنے میں جالی کے قریب
جنازہ رکھکر سلام انجناب مرحومہ پڑھا یاد ہے مجھے وہ عبارت جو خلوص
کے ساتھہ نیچے قبر شریف کے سامنے جنازہ رکھکر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ
منت گذاری کرتا ہوں میں آپکی جو آپنے میری والدہ کو اپنے جوار میں آسا
ہونے میں قبول فرمایا۔ ایسے ہی امید رکھتا ہوں کہ میں بھی قبول کیا جاؤں منبر
درمیان منبر و روضہ مبارک کے جسکی شان میں آپنے فرمایا ہے کہ ما بین منبری
وقبری روضۃ من ریاض الجنۃ نماز جنازہ کی ادا ہوئی اب یہیں سے
حسب احادیث ماثورہ جنت شروع ہوئی جنت البقیع ابھی باقی ہے وہاں ایک بہتر

حسب بعد نماز جنت البقیع میں شرفائے مدینہ منورہ مخصوص حاکم شہر
قاضی اپنے دوش پر جنازہ لئے جنت البقیع پہونچے - اگر جنت البقیع
کے درجہ بیان کروں تو جلد صحت ضد اقل مرتبہ چار ورق سے کم ہو
اوس کو آپ دوسری کتابوں میں سے بھی دیکھ سکتے ہیں مختصر یہ ہے
کہ آپ نے فرمایا ہے من مات بالمدینۃ کنت لہ شفیعا
یوم القیامۃ اور لاکھوں حجاج ہر سال زیارت کے لئے جاتے ہیں
اور یہ کلمات عظمت کے زبان پر لاتے ہیں - السلام علیک
یا اھل البقیع یا اھل جنات النعیم غرض ان
مرحوم کی جگہ وہیں اوسی جنت البقیع میں سنتے کہ ساتھ ازواج مطہرات
اور امام حسین علیہ التحیات دو قبہ کے وسط میں اور ایک دوسرے
نعمت عظمی یہ خیال فرمائیے خاص غلاف کعبہ شریف کا ایک پارچہ
سبز جو بڑے اہتمام سے ملا کفن کے اندر رکھدیا گیا غور کرنے کی بات ہے
عجیب خدا کی عنایات ہے والد صاحب جبل پور اور بھائی دہلی
کلکتی دور والدہ صاحبہ در مدینہ منورہ میں با فرحت و سرور ہر گفتہ بیجا
مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا -
مگر دیکھئے اس بوڑھیا کی خوش تقدیری و شرف اسکے اکرام و انعام
جیسے پایا چاہیے وہی سو اون کا نام رہا مگر بھی خدا آغوش مادر سیالم
اپنے پیغمبر کے پہونچا دے - آمین یا رب العالمین —
شہر مدینہ منورہ میں برابر اس کا خیال رہا خدا سے یہ
سوال تھا کہ اگر یہیں قیام ہو تو بڑی بات ہے ابتو جانا ایک مہمات سے ہے

ابیات

مرا چو نقش قدم سیر شد کجاست در کوچہ تو دیر	بخاک راہت نشستم برابہ خوف طوفان چشم
نہ خواہم اکنون کہ تا بہ محشر سرم ز نخاک بجا دگر	اگر بجور میرانی از در دگر نخیزم زبا فگنی سر

قسم بجانت کہ بر ندارم سر ارادت زخاک آن پا

جانے کے غم مین کلیجہ ہاتھون سے تہامنا ہوتا ہے ۔ مصیبت کا سامنا ہوتا ہے ۔ دل جلنے کے نام جلتا ہے ۔ کہتا ہے کہ نہین رہون کا کون جلتا ہے ۔ جھنجلا کے دہلیز چھوڑون نعوذ باللہ جانے نہ مونہہ موڑون ۔

شعر

تعالی اللہ یہ وہ آستان ہے	کہ جبرئیل جسکا اونی پاسبان ہے

سمجہاتا تھا کہ انشاء اللہ تعالے پھر آوینگے ۔ کہتا تھا کہ آپ جانے ہم تو نہ جائینگے ۔ افسوس ایک روز حسرت آنے کی تھی آج مصیبت جانے کی ۔

شعر

وقت رفتن بیا بیا بسر راہ وداع	کہ تحمل کنند آن لحظہ کہ محمل بروند

مگر کیا کرے بقدرات سے آدمی مجبور ہے ۔ اس مین کسی کا کیا قصور ہے خدا خدا کرکے کسی طرح آئے ۔ بس چلنا ہوا کچہہ نہ بنے بنا

شعر

سفر ہوا ابھی ہوئی تھی قسمت کہ پھر بھی	ابھی ابھی ہی تھا عالم کے تو پھر پھری

شعر

یا محمد ہون بے سر و سامان مددے | قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

شعر عربی

لیس لی غیرک یا سید مکی مدنی | سوے افگن نظرے ہومن حیران مددے

اللہ اکبر یہہ معاملہ وہی جانے جسپر گذری ہو اوٹھانا مشکل ہے کتنی ہی طبیعت کڑی ہو مگر نصیب کہان کہ غلامی مین قبول ہون یہہ مدعا حصول ہون وقت تحریر کف افسوس ملتے ہین آنسونکے ساتھ لخت جگر نکلتے ہین ۔

شعر

رہنے کی اجازت نہ ہوئی ہائے کرون کیا | ناچار تھا مجبور تھا آخر کو پھرا مین

تحیر ہے کہ یارب کریم خواب ہے یا بیداری ہے ۔
ایک دن مدینہ منورہ کی زیارت تھی آج یہان کی چاکری وتابعداری تجا باب جبرئیل وباب الرحمان کعبا کو رشادیہ اور اوس کا صحرا و میدان ۔

شعر

مین اور ہائے ہند مین پھرون خراب | ہوئی دور آسمان مجھے پھر کر پھرا دیا

کہا سب نے گدائی کا گھر پھرو خراب	حامی ہو تمسا اور مین مضطر پھرون خراب
وقت مدد ہے الدواے شاہ اسعد و	آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ اسعد و

یا حضرت ایا اب وہ دن کب آئینگے جو ہم مدینہ منورہ جائینگے اے چرخ ستمگار تیرا انقلاب و چرخ ہم اوسی وقت صحیح سمجھین جواب سے کہ یا رب ہم مدینہ منورہ پہنچین مگر ہم کیا کہ تجھسے کہین اور کیا مانگین

شعر

ہمکو کسی ہوس نہیں تیری فلک جستجو کرین	دل ہی نہین رہا جو کچھ آرزو کرین

ہم آپ ہی کی حضور مین عرض کرلین گے آپ سن لینگے

مخمس

تم ہو مجیب الدعا تم ہو حاجت روا	[illegible]	یا شفیع الورا یا حبیب خدا
غیر کی جانے کون آپکا در سا		یا شفیع الورا یا حبیب خدا
یار ہی تو ہو سبے یہ سعادت ملی		پھر وہ روضہ کی مجھکو زیارت ملی
بے شفیع ہی رہنے بھی چھوڑ دیا		یا شفیع الورا یا حبیب خدا
کاش ہوتا میں بھی ہی مسکین سا		چرخ جبلی سے چھڑوائی یا نہ تھا
روسیہ بندہ کو پھر نہیں رکھتا		یا شفیع الورا یا حبیب خدا

ہو دلی میرے حق میں بڑا ہی بھلا | تیرے قدموں سے شاہا جدا ہی ہوئی
موت آئی مدینہ میں بس تھا یہ بھلا | یا شفیع الوریٰ یا حبیب خدا
گنگ سینے سے اے شاہ آیا ہوں | اب حضوری میں اک عرض لایا ہوں
تم نہیں ہو خدا پہ حق سے جدا | یا شفیع الوریٰ یا حبیب خدا
ہند سے پھر یہاں مجھکو بلوائیے | اپنے روضہ کا اے شاہ دکھلائیے
وہاں ہو دفن میرا اور حشر میرا | یا شفیع الوریٰ یا حبیب خدا

جو جاتے ہیں کو مدینہ منورہ سے اگر مکہ معظمہ میں ہی [illegible]
خیال آتا ہے [illegible]
شعر شکیلہ و شمدی [illegible]
[illegible]

قصیدہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إن نلتَ يا ريحَ الصبا يوماً إلى أرضِ الحرم
بلّغ سلامي روضةً فيها النبيُّ المحترم
من وجهُه شمسُ الضحى من خدُّه بدرُ الدجى
من ذاتُه نورُ الهدى من كفُّه بحرُ الهمم

الآن يا مجموعة من منبع فيض المصطفى

صلى على الإله بهم صلاة النبي المحتشم

كن شفيع معتمد آل الأقربا في كلهم

في القبر شفيع يا شفيع يا سارق النوم القائم

يا مصطفى يا مجتبى ارحم على عصياننا

مجبورة اعمالنا طمعا وذنبا والظلم

يا رحمة للعالمين انت شفيع المذنبين

اكرم لنا يوم الحزين فضلا وجودا والكرم

يا رحمة للعالمين ادرك لزين العابدين

محبوس ايدي الظالمين في الموكب والمزدحم

شعر غداوہ وین دکھلادے جو آواسے لطف ∴ جنتی کا استان ہو سہ مہیا بار ∴
سے شعر آرزو دارد کہ دو ہشت تن چارین ∴ خالی از افغان و زاری فارغ
از شیون ہباد ∴ تاج شاہی جو شیخ با قبال کیان عاقبت ∴ افسر محی بخیر ما کسہ
کلفن ہباد ∴ امین یا مجیب السائلین قبول کر اسے ہر اوون سے لیے بحر کرم سے عوام
اور دعاؤن کے سننے والے مانگتے ہیں تجھ سے سب لوگ [illegible] اور تیری کو
اور مانگتا ہوں میں تجھ سے کم و بیش مقدار سے جو کہ دیتا ہے تو مجھکو یہاں تک کہ
ہو و مدینہ منورہ میں کیونکر زیادہ کر الیں سے ہم اوسکو [illegible] کے
پاس بھیجا جاتا ہے [illegible] شیخ
[illegible] سکتا ہیں [illegible]
[illegible] اور حال یہ ہے کہ کہتا ہوں میں [illegible]
[illegible] میں ہر دم اور بتاتا ہوں میں اونکو وسیلہ [illegible]
[illegible] میں سلہ شعر کرا یار [illegible]
[illegible] غوار شہ گردہ [illegible] شعر [illegible]
[illegible] کرم با رب غفور ∴ اور حال [illegible]
[illegible] کیفیت روضہ لطیفہ یہ ہے [illegible]
[illegible] حال [illegible] شریف کا [illegible] دیتا [illegible]
یہ توک کلمہ کے خیال سے [illegible]
کے مدد کرنے والے یا معین ای [illegible]
اسے ذکر ادر دل ہر دم [illegible] دیگر ∴ [illegible]
[illegible] گرد کو مردانہ کر بندی ∴ [illegible]

تاج پیران پیر من سلطان عبدالقادر است ⁂ ماہ منور پیر من سلطان عبدالقادر است
ہم پیر من ہم پیر من سلطان عبدالقادر است ⁂ ہم در زبان تقریر من سلطان عبدالقادر است
مرا اے سید شیرین بیان کن ⁂ ز ذکر خویشتن شیرین دہان کن

اعلموا ایہا المعتقدون کہ آپکے عظمت اور کرامات کے بیان مین کچھہ تحریر کرنا میری طاقت بشری سے دور ہے اوسکو تو کتنی کتاب معمور مرآت الجنان و بہجۃ الاسرار وغیرہ مشہور ہے مختصر ہی لکہون تو بابا کیا ایک خاص کتاب ہوتیہ بہی اسقدر نہین کہ شمار و حساب ہو سکے شعر از آن کشف و کراماتی کہ بود آن شاہ جیلان را ⁂ نہ در تحریر می گنجد نہ در تقریر انسانی ⁂ مختصر یہ ہے کہ جب آپنے زبان فیض ترجمان سے فرمایا قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ تین سو سے زیادہ اولیاء اللہ جو آپکی مجلس شریف مین حاضر حضور تہے علاوہ اون کے جتنے اقطاب و ابدال روے زمین جو نزدیک یا دور تہے سب نے سر تسلیم خم کردیا اپنے گردنون کو زیر قدم کردیا چنانچہ خود حضرت کا کلام برکت التیام ہے

شعر انا الحسنی والمخدع مقامی ⁂ واقدامی علی عنق الرجال ⁂
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی ⁂ ووقتی قبل قلبی قد صفا لی ⁂ شعر
زپائے پاک او فخر یست دوش پاکبازان را ⁂ حیات تازہ بگرفتہ از و دین مسلمانی
امیر دستگیر غوث الاعظم قطب ربانی ⁂ حبیب سید عالم رہے محبوب سبحانی ⁂

خیر اب بگوش دل سنئے کہ اصل وطن و مولد آپ کا شہر گیلان ہے جسکا نام جیل و ہی جیلان ہے واقع ملک عجم و ایران ہے اور حال ولادت بتفصیل کتابہاے معتبرہ مین مسطور ہے اس مین تو مجہکو مختصر حال لکہنا ہے مبارک کا منظور ہے اسقدر آپ کا حال تبرکا تیمنا مذکور ہے کہ حضرت گندم رنگ خوش

آہنگ میان فرق نورانی خدسے ۵ شعر آیت نور خدا رخسار او ** زندہ سازد مردہ یا
گفتار او ** مقبول محبوب سبحانی آئینہ تمثال یزدانی آیات تمام ظل ست این یا
یا لالا صحرا است این ** یا شعاع شمس یا آئینہ دل ہا ست این ** قامتا ست
این یا الف یا سرو یا نخل مراد ** یا گلدستہ باغ جنان آراستہ این ** حقیقت حلق
یا سر چشمہ آب حیات ** یا دہن یا میم یا طوطی شکر خا ست این ** آواز بلند
جلال اشکال صحیح الکلام و شیرین گفتار سر شریف اسرار مخزن اسرار الہی گیسو
عنبرین ہے معطر زیادہ تا ماہی پیشانی ہمت کی نشانی ہے ۵ شعر ابروے خمدار
ہے مثل حرم ** سجدہ گاہ عاشقان جل علی ** چشم کو نرگس سے کیا تشبیہ دونا
** ایسی آنکھ اوسکی کہان سل علی ** ناک حسن کی ناک سب کلا لبشر ہے یا ریش
مبارک قریب سینہ شریف گردن مبارک اوسکی عجب لطیف دست کرامت بعین
دست خدا آیۃ اللہ فوق ایدیہم کی شان ہویدا ہے ۵ نخل قد شریف کہ از
چمن جان بر آمد ** شاخ گل بصورت انسان بر آمدہ ** از فرق تا قدم ہمہ جان
است آن نہال ** گویا ز آب چشمۂ حیوان بر آمدہ ** لباس شریف اکثر طیلسان
پہنا مثل بہا صحاب جلال شاہان اور آپ تو دونون جہان کے شاہ ہین غوث
الثقلین و محبوب الرحمن ہین آپ سے بھی خیال استغنا اور انکا محض وہ نظرون
ذلیل و خوار چنانچہ کتب سیر مین مذکور ہے بتفصیل یہ حکایت مشہور ہے کہ
ایک مرتبہ آپ نے بنظر دلشاہی تاجر اوس پارچہ زرین کو لہ خلیفہ وقت نے لیا
لے لیا اور اوس مین بوجہ کمی چند گلیم سیاہ کا ٹوے لیا دولون آپ کی
مین ایک حساب جبا گلیم دیا ہی تاقم سنیا یا ہون نہ آپ کو حلہ عزت سے
عزت کرم سے اور لباس کو ہے تقویٰ سے متقین چنانچہ خود آپ اس قصیدہ **

وقات مین اور بھی اسان سا آ ست زبان قلم پر لاتی ہین ابیات کی کسائی
تشہ ہین خرق تاج ؛؛ فعلہا اثر تحالق فی آحتشاہ ؛؛ آنا فی حلبستی کی گ
انا ہو فی بحرہا ؛؛ وجمیعہا انملاک فیہ قیام ؛؛ اور صدق مقال کی
سفر لون سے دنیا دون کے ظاہر رہنے مین استی کا خیال تھا اور نہ وہ خاص
مین نظر فیہا احتیاط لبں ایک اراضی موروثی کے پیداوار سے اکل حلال تھا فتوحا
وندور سے لنگر خانہ جاری غربا و مساکین کی مہمان داری سے شعر مطبخ خاصت جہ
جا بیکر وار و فیض تمام ؛؛ نہر و مہ لقمہ ربا بجا بد و نان بجوین ؛؛ کہ اب تک وہ تاثیر
ہے مزار فتاوم پید فا نہ بصورت لنگر ہے وقت عصر تقسیم نان و حلیم ہے ہر روز فقرا کو
تقسیم ہے سے شعر یا قطب یا غوث الاعظم اولیا روشن ضمیر ؛؛ بندہ ام در ماندہ
ام جز تو ندارم دستگیر ؛؛ بر در درگاہ والا سائلم اے آفتاب ؛؛ خاطر نا شاد را کن
شاد یا پیران پیر ؛؛ اور یہ سہ حضرت کا باب آر تج مین بہت اہتمام سے
اور بہ قدیم الایام سے ہے بڑے گیلان جانے والا دست ہین وہ مقام ا سجا
ہے چنانچہ خامہ ارباب سیر نہایت مودب ہو کر اور اب آپ کو شستہ ہو کر خوشی سے
وسانہ ہے اور یون رقم طراز ہے نظم

خوشی سے باغ باغ اب ہے طبیعت
بہار اب گلشن ہستی مین آئی +
شجر سب سبز مین پھولے پھلے ہین
بہار جان فزا آئی جہان مین
تماشاے گلشن کشف و کرامت +

نیا ہے دل شیر انگلزار نت جت
صبا مژدہ خوشی سے آج لائی
قبا سے سبز پہرے سب کھڑے ہین
کرے ہے نغمہ بلبل بوستان مین
گل باغ نجف جود و عنایت +

شباب مصطفیٰ کے باغ کا پھول
گلستان حسن کا تازہ سنبل

نہال گلشن باغ حسینی
دُرِ نایاب عمّان حسینی

شباب پنجتن ہی کا ذن سبز
حبیب حق شہ مردان کا فرزند

ہوا برج حمل سے آج اظہر
کیا اوس نے منور عالم کو الغرض

ہو کیوں جشن اور روزی عام اکرجا
ہوا ظاہر کرامت آج سب پر

یعنی تاریخ اکیسوین رمضان المبارک روز دوشنبہ [illegible] طلوعیت
افزائے گلشن جہان و فرحت بخش قلوب عارفان کی ہوئی ابیات غزل

قد لاح فی لیلۃ مولد سیّدہ
کالبدر بل کالشمس بل ہو ابلج

نادت ملٰئکۃ السماء بکرۃ
والذین ہمو لہم ما مصرح

یا ایہا العیب کل اتاق السماء
لا ہم منہ نور الحیاء تنجح

نظم

تولد ہوئے دستگیر امام
تولد ہوئے ہادی خاص و عام

تولد ہوئے لخت قلب حسین
تولد حسن کے ہوئے نور عین

تولد ہوئے سید اولیا
تولد ہوئے مہر اصفیا

تولد ہوئے غوث عالی مقام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ابیات سلام

السلام اے عاشق معشوق حق
السلام اے طالب و مطلوب حق

السلام اے بادشاہ اولیا	السلام اے افتخار اصفیا
السلام اے قطب الاولین	السلام اے غوث غوث الآخرین
السلام اے نور چشم مرتضیٰ	السلام اے شمع دین مصطفیٰ
السلام اے غنچۂ باغ حسین	السلام اے حسن کے نور عین
السلام اے عاشق حق السلام	السلام اے شائق حق السلام

مخمس در مدح جناب غوث پاک

سرو باغ لافتی ہو یا محی الدین پیر — گلشن دین کے صفا ہو یا محی الدین پیر
سرور کل اولیا ہو یا محی الدین پیر — قطب عالم رہنما ہو یا محی الدین پیر
تم سبھوں کے پیشوا ہو یا محی الدین پیر

بلبل باغ ولایت گلشن کشف و کمال — بوستان مصطفیٰ کے تمہیں ہو نونہال
واقف اسرار محبوب جناب ذوالجلال — نیک صورت نیک سیرت نیک خصلت نیک فال
شمع بزم مصطفیٰ ہو یا محی الدین پیر

تو ہے سرور قطب عالم مصطفیٰ کے واسطے — تم ہمیں جانتے ہیں مشکل کشا کے واسطے
تم رکنا حشر میں خیر النسا کے واسطے — شۂ والا شہید کربلا کے واسطے
سب کی حاجت روا ہو یا محی الدین پیر

غرض اٹھارہ برس تک آپ نے شہر گیلان مین قیام فرما کر بعدہ حسب الارشاد الٰہی بغداد شریف مین رونق افروز ہوئے اور تمامی اولیاء اللہ آپ کی برکات قدوم میمنت لزوم سے مشرف و معزز ہوئے اور مدرسہ نظامیہ تعمیر کردہ نظام الملک کو اپنے نور جمال سے نورانی کیا وہین تحصیل علوم ظاہری و باطنی بحکم ربانی کیا چنانچہ منقول ہے کہ جب مدرسہ مین آپ تشریف لاتے تو فرشتے بطور نقیب آواز افسحوا لولی اللہ سب کو سناتے شعر

ملائک طرق تو اکو یان روند اندر رکاب او ⁕ جلو دار تمایند ش خواص اللتی و جابی

مشائخ راز شانے تو نشانے فیض بخش اہ ⁕ نشان شان تو در شان بوجہ اعظم شانے

اور کتب علمائے تواریخ مین یون بیان بنیاد بغداد ہے کہ اصل مین یہ مقام موسوم بہ باغ داد ہے۔ نوشیروان نے بنابر عدل و داد شہر مداین کے قریب اس باغ کو بنایا کیا تھا۔ محل شاہی سے علحدہ وہان ایک عام دربار کیا تھا بعد جب سے شہر مداین ویران اور یہ باغ بطور شہر آباد ہوا اور کثرت استعمال سے مشہور بہ بغداد ہوا مگر حضرت محبوب سبحانی اوسی ویرانہ مداین مین بخیال تخلیہ عبادت فرماتے تھے۔ حالت تجرد مین محنت و ریاضت فرماتے تھے۔ شعر

بہ شمع از پرتو نور تو روشن ⁕ تا شد روشن شمع رخت و رشب یلدا

چنانچہ ایک بار آپ حج کو بھی مجرد روانہ ہوئے۔ خدا سے قریب اور سب سے بیگانہ ہوئے۔ راہ مین البتہ مقام اقم القرون مین شیخ عدی سے ملاقات ہوئی یکجائی دن رات ہوئی۔ بعد الفراغ حج پھر بغداد شریف مین تشریف لائے۔ اور ہزارہا آدمی آپ کے حلقہ ارادت مین آئے۔ اب تو ماشاء اللہ آپ کے برکات قدوم سے یہ شہر بڑا عالیشان ہے۔ ظاہری باطنی دونون عروج کی نشان ہے۔ ہزارہا مکان و دوکان ہے۔ آبادیان شہر کی

کسی قدر فارسی مگر در اصل عربی زبان ہے۔ یہاں بھی وہی حضرت خادم الحرمین یعنی سلطان روم کا سامان ہے۔ شہر میں بڑے بڑے تجار عساکر سلطانی و محکمہ جات بسیار بالاے ہمہ صاحب سجادہ سبکے سردار۔ نام نامی جنکا شجرہ انساب سے ہویدا و آشکار۔ وکیفیت نسب بہی جناب کی اوسی سے نمونا

شعر

سیادت از امامین است در نسب نامہ ہو حسن از جانب الحسین از جانب عالی

کہ وہ شجرہ بعد تجدید ارادت بہر خاص جناب غوث پاک مجہے حاصل ہے۔ اور تبرکا و نیز بنا بر دریافت و آگاہی معتقدین اس کتاب مین شامل ہے۔ اور اس وقت مین گویا دو بغداد ایک صغیر دوسرا کبیر ہے۔ درمیان مین دریاے دجلہ بعدہ مزار حضرت امام ابی حنیفہ واقع بغداد صغیر ہے۔ اور بغداد کبیر مین آپکا روضہ شریف اور عنصر لطیف ہے۔ رحمتہ پروردگار لطیف ہے۔ اور جسجگہ کہ روضہ مبارک ہے۔ وہان چار وطرف دالان ہے۔ ایک سمت مسجد اور جانب خانقاہ کے طور مکان ہے۔ اور روضہ مبارک درمیان مین سب مشتاقونکے جان ہے سراسر رحمت الہی کا نشان ہے۔ ستارہ قطب روضہ مبارک کے مقابل ہے غوث اور قطب کی یکجائیت یہان حاصل ہے۔ دروازہ کلان بطور پھاٹک چار ہین۔ اور دو مختصر بطور کہڑکی جدید طیار ہین۔ اور ایک نقارہ بڑا دہرا ہے وقت نماز صبح یا کسی منت مراد پوری ہونے کے وقت بجاتے ہین۔ ایک عظمت عظیم دکہاتے ہین۔ میری مراد بھی جو پوری ہو۔ دوریہ دوری ہو اور وہان جاؤن تو اپنے ہاتھ سے نوبت شادمانی بجاؤن۔ دیکھیئے کب یہ نوبت آتی ہے۔ اتنی مدت تو اسی ارمان مین کٹی جاتی ہے۔

شعر

کرتے ہو مشکلات جہان ایک پل مین حل * کیون مستحق مین ہے اتنی تاخیر الغیاث
ہم آپکے کہاتے ہین یا پیر دستگیر * سن لو مرید اپنے کی یا پیر الغیاث
غوث اعظم بمن بے سروسامان مددے * قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے

عشا کے وقت حلقہ ارباب صوفیوں کا ہوتا ہے ۔ ہر ایک حلقہ بکوشش ہو بار عالے سنا ہوتا ہے ۔ اور شب جمعہ کو بڑا اہتمام ہوتا ہے ۔ صد ہا چراغ وغیرہ روشن تمام ہوتا ہے ارباب طریقت کا ازدہام ہوتا ہے ۔

شعر

ہر تاجداران جہان زیر قدم قطب زمان * قطب شان عالی مکان سلطان عبد القادر است
صاحب کرامات و کرم مرشد بکل محترم * ہم در عرب ہم در عجم سلطان عبد القادر است

گنبد سبز ہم قالب مدینہ منورہ مینا کاری ۔ اوپر کلس طلائی جس مین ایسی آبداری کہ لب عقل اوس کی تحریر سے عاری ۔ سراسر نزول رحمت باری ہے ۔ عرض طول مدینہ منورہ کی حرم سے قریب ہے ۔ کیون نہو ایک محبوبؐ تو ایک حبیبؐ ہے ۔

شعر

ہم سرور سالار دین ہم رہبر راہ یقین * ہم صاحب تاج و نگین سلطان عبد القادر است

یہان پر بھی ایک کنوان اندرون احاطہ اور بھی سبیل ہے ۔ اگر سمجھئے تو آب کوثر کی مثل و قبیل ہے ۔ اور اندرون خانقاہ روضہ مبارک کے متعلق دو چہار دیواری ہے ایک باہر کے مدور دوسرے بھیتر کے مربع زرنگاری ہے ۔ اوسمین ایک در ہے جسکے دیکھنے سے دیدۂ حیرت ششدر رہے

ہر روز پنجشنبہ یہ در رحمت باز ہوتا ہے ۔ ہر ایک زیارت سے سرفراز ہوتا ہے
اوس مین قبہ شریف مغرق زر و جواہرات سے ہے ۔ بلکہ قبر حضرت صالح
نبیرہ کی سبب ہوتا اختلاف روایات سے ہے باقی جو روضہ مبارک مین نقش و نگار
ہین وہ خارج از زبان قلم کیفیت نگار ہین اور عظمت و شان کے بیان مین تو زبان
ناطقہ لال ہے ۔ یہ تو کارخانہ محبوب ذوالجلال ہے ۔

قصیدہ

محی الدین بجا ہے نام اوس محبوب سبحان کا ٭ کیا ہے زندہ اوس نے دین رسول جن و انسان کا
جلائے قم باذن اللہ کہکر سیکڑون مردے ٭ کرشمہ ہو عیان یہ سب یہ اوس عیسیٰ دوران کا
پیارے حسینی حسنی الحسنی کا ٭ جگر بند نبی ہے نور دل ہے شاہ مردان کا
وسیلہ غوث کا دنیا و عقبیٰ مین کفایت ہے ٭ نہ مجھکو خوف ہے دنیا کا نہ عقبیٰ کا خوف ہے وہان کا
بخشینگے ہزارون عاصیان امت جدکو ٭ کرینگے پار بیڑہ حشر کے دن اہل عصیان کا
روز روشنی کا سامان نا پیدا ہے جہان چشم تحیر کے خیرہ ہونیکا گمان ہے ۔
ایک ایک جھاڑ ایسے جس کے لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ دام ہین تمامی طلا کے
کام ہین ۔ اس سلطان کی ہیبت اور اون کے صرف کی کیفیت دیکھنے سے ہوش اڑتا
ہین او حسین کا اہتمام ہے ۔ مثل حرمین شریفین کے یہان بھی خواجہ سرا
اور صد ہا خدام ہین ۔

شعر

سلیمان اور وہ سلطان عالم کے مراتب ہین ٭ ہے ہم مرتبہ عالی سگ درگاہ جیلان کا
اور کیون نہ ہو یہ تو دربار محبوب یزدان کا ہے ۔ جو ہم لوگون کے لئے عرش
رفعت اور ہی یادگار ہے ۔ کیونکہ تبرکات خاص اسکے اس شہر
[illegible] اسکے [illegible] ہین جنکا بیان کمالات اونکی زبان قلم کا ہے

صحیح ہین ہلکون کو بھی خدا اوس جلد متبرک سے قریب کیا اور یہہ نعمت ابدی نصیب کی ۔ شعر ۔ [illegible] دستگیر ۔ از ظلم نفس دست مرا گیر دستگیر ۔ پایم بگلم نیست کہ پرواز شرحیا ۔ جز [illegible] ہوا ازین شدہ زنجیر دستگیر ۔ چنانچہ قصبہ داناپور مین سنا ہے کہ حضرت سید ابو المظفر قدس سرہ کے خاندان مین حضرت کا خرقہ لطیفہ نعلین شریف ہے اور اوسکی یون کرامت صحیح تحقیق ہے کہ وقت آمد احمد شاہ درانی نواب زکریا خان کے پاس چھپا دیا گیا تھا اوس نے اون تبرکات کو لے لیا مگر پھر وہ اوسی خاندان مین آگیا چنانچہ یہہ بھی ایک کرامات سے ہے بالکل خرق عادات سے ہے

ابیات

توئی شاہ شہنشاہان ہمہ شاہان گدای تو
زہے غوثی کہ غوثیت مدام او مسلم شد
بفرمان عارف حقی لسری سر اللہ
توئی مطلوب اہل اللہ توئی مقصود ہر آگہ

لدا لیکن جہان پابند امداد تو سلطانی
زہے قطبی کہ قطبیت مراورا ہست ارزانی
بسے پیرانی بہ پیرے پیرانی
توئی ہادی ہر طرہ توئی محبوب سبحانی

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت خواجہ خواجگان عطاے رسول اللہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مدینہ شریف مین روضہ مبارک پر حاضر [illegible] ہندوستان جانے کا [illegible] ارشاد [illegible] ولایت ہندوستان کا عطا ہوا

پھر آپ تشریف لیگئے بغداد شریف مین حضرت غوث پاک سے ملاقات ہوئی
طعام ہائے ظاہری سے علاوہ متاع نعماء باطنی کے بھی دعوت ملاقات ہوئی
اُسی وقت کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ سال
ہمراہ رکاب ہوئے حضرت غوث پاک نے دست مبارک پشت پر پھیرنے سے قطب
الاقطاب ہوئے ... کہ تو دستی ... چون نباید ...
... بغداد ان لوگون کی ہدایت ہم لوگون کے بھی حال پر ...
اور ... سامان ہم کہ ... دولت دیا ...
ارتحال و وصال مین آپکے اختلاف روایت ہے آپکی ... دکھایا ہے کہ ...
شمس الملۃ ابن جوزی ... مراۃ الزمان مین ۶۳۵ھ مین ارتحال
تحریر کیا ہے اور بعض نے ... لکھا ہے اور تاریخ مین بھی بعض
ستہ ہوین اور بعض نے گیارہوین ربیع الثانی ہونے مین تحریر کیا ہے مگر
ستر ہوین قول صحیح ظاہرا قابل قبول ہے کیونکہ اسی تاریخ مین بغداد شریف
مین عرس ہونے کا معمول ہے۔

ابیات

السلام ای ... شمس ...	... مصطفی المحبوب رب العالمین
... واقف علم ...	... شفیع مبین

بعض شہر بغداد مین آپ ... حساب عمر ... سالمین وصال ...

تو مختصر سے سن اور سن ولادت پیدا ہے اور تاریخ رحلت بھی ہویدا ہے سنہ ۵
سفینش کا اول و عاشق الولد + و عالمش دان تو معشوق الہی ۸ مگر صحیح
یہ ہے کہ ۱۲۶ھ میں ارتحال اس عالم سے فرما کر درجہ قرب ایزد متعال میں پہنچے
اگرچہ ایک عالم کو ہزار ہا طرح کی رنج و ملال ہوئے۔ ابیات شمس
الضحی بدر الدجی النور الہدی شاہ امم + بحر سخا تہ صفا کوہ عطا کان کرم +
شاہ شہنشہ ہر دو سرا گردون خیم کیوان حشم + فرمان روا بخش و عماد الحرم
الحکم + صد حیف صد افسوس صد رنج و محن صد درد و غم + زین خاکدان
پر الم شد راہی ملک عدم + اور ربیع الثانی کو ہر مہینہ میں فاتحہ وغیرہ کا اہتمام بارہویں
مشہور ہے اور سیمین ورد اہم مشہور ہے ایک تو فاتحہ جناب میر [illegible] دوسرے
یہ امر کہ موافق آپ کے کلام شریف [illegible] کی جلد مشہور ہو [illegible] آپ کی خدمت میں
صور مثالی حاضر ہوتے تھے و خواص تاثیرات نجوم بھی آپ کی علم باطن میں
ظاہر ہوتی تھی شعر۔ ابیات جناب غوث پاک کی نامی [illegible]
أَدْعُوهُ بِهِ تَمْرًا وَتَشْفِي بِلَا أُبَالِي + وَتَجْبُرُ لِي بِمَا يَأْتِي
وَيَجْرِي + وَتَعْلَمُ مَا قَصُرَ عَنْ جِدَالِي + او قلوب المومنین
عرش اللہ تعالیٰ کا بھی یہی مضمون ہے اس میں بھی سر مکنون ہے کہ
قلب انسان پر تمامی کواکب دیر و جلد تاثیر پیدا ہوتا ہے اور اوسکے
خاصیت سے انقلاب قلب انسان میں پیدا ہوتا ہے اور اسی لفظ سے قلب
کا نام ہے کہ تغیر کیفیت اسکا ایک خاصہ کا م ہے اور تاثیرات کواکب
کی دونوں لئے خیر و شر ہے جو کہ مقتضائے طبیعت بشری اور دہشت ساعت اسکے
سکے عمل کا اثر ہے مگر ارباب طریقت اپنے زور عبادت و ریاضت سے اون

کواکب مناع للخیر کو مغلوب کرتے تین چنانچہ یہی تذکرہ جناب محبوب کرتے تھے نیز کہ بروج مع کواکب متعلقہ آپ کی فرمانبرداری کرتے تھے اس لیے آپ ہر ایک مہینہ میں ایک ایک درم کی شیرینی کے ساتھ اُن کی خاطرداری کرتے تھے ایک کوکب متعلقہ برج سرطان وہ گویا کہ ہیجان ہے اس لیے اوسے اس نعمت سے حرمان ہے مفصل کیفیت تاثیر و خاصیت جدول منسلکہ ذیل میں بیان ہے۔

جدول بروج کواکب

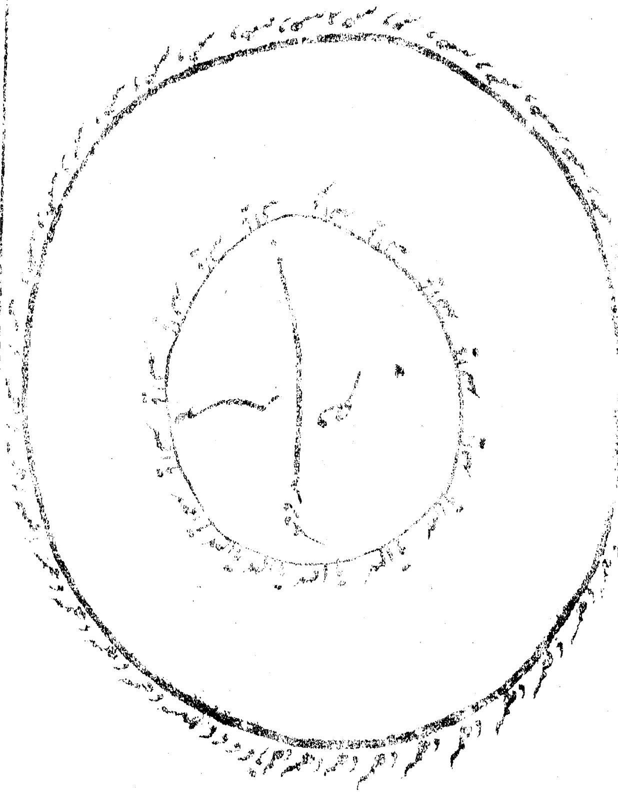
تاثیرات	خاصیت	صورت	نام
توجہ دل بکار خیر	آتشی	گوسپند	حمل
عجز و انکسار و عبادت	خاکی	گاؤ	ثور
گاہے بعبادت گاہے بعصیان	بادی	دو آدمی	جوزا
درو غگوئی و غیبت وغیرہ	آبی	ہیجان نزد از باب طریقت	سرطان
جنگ و جدال و قتال	آتشی	شیر	اسد
بغض و عداوت و جدال	خاکی	روباہ و موشہ	سنبلہ

میزان	اردو شکل ترازو	بادی	مردم آزاری
عقرب	کژدم	آبی	نابینا بودن انتہا کوات حصول نا منفعتی
قوس	کمان	آتشی	بےحیائی و بے شرمی
جدی	بز	خاکی	شہوت پرستی
دلو	شکل کلاہ	بادی	پریشانی و کج بیانی و قرار نگرفتن
حوت	ماہی	آبی	خوف از اسور و بین بر دنیا

نقش بست اندر بست جسکی سند لیکر اوشریر سے لوگ بنا کر لیتے ہیں اور اوس
نقش یا بدوح کا اجازت صاحب سجادہ دیتے ہیں او وقت ایک بزرگ
سے خلیفہ صاحب سجادہ سابق حضرت سید علی قادری رحمۃ اللہ سے
اجازت مجھکو حاصل ہے تشہیر کا وہ نقش اور مخصوص وزن تشریح
اسکا یہیں شامل ہے — نقش بست اندر بست

۴	۱۰	۴	۴
۵	۳	۲	۱۰
۱۲	۵	۱۰	۲
۱۰	۲	۱۳	۴

یہ شکل ہے مہر نبوت کی باعتبار ایک روایت کے اور
ایک روایت میں ہے کہ آپکا اسم مبارک بخط نور لکھا تھا



اور نو وغیرہ تا محاسنے گرامی آپ کے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] سے ملاحظہ فرما کر ایک لوگ [illegible]

کا سلسلہ [illegible] الخ [illegible] دیوان و قصائد و کتب [illegible]

ہیں اور [illegible] چنانچہ [illegible] الفتح الربانی و [illegible]

الرسالۃ [illegible] اور [illegible]

لایا ہوں [illegible] قصیدہ کو بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] حالات [illegible]

[illegible] اس [illegible] بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] قبول کرے —

قصیدہ حضرت غوث الاعظم

ثم منحاني سبعا وقت مزماني ... فتجردت للفرد في كل سام

انا شيخ الاسرار من سر ربي ... الصبي راحتي وسلطان مقامي

من علومي العلوم والله حسبي (شغلي) ... انا شيخ القراء في كل امام

كل قطب وكل غوث فريد ... تحت حكمي بصفو الطيب كلا

قال لي الاوليا جميعا بعزم ... انت قطب على جميع الانام

قلت لهم انما سمعوا نص قولي ... انما القطب خادمي وغلامي

كل قلب اجول بالبيت سبعا ... وانا البيت طائف بخيامي

يا مريدي ان كنت منا تمني ... بالصفا وفي غنمي ومرامي

انا في جلستي امري لعمري جلال ... وجميع الملوك فيه قيام

ريح المجد والشهم [illegible] ... او دعاني [illegible] في مقام

هدیہ سوم متضمن بحکایات صلحا و ابرار

حکایت

فرماتے ہیں حضرت شیخ ابو الخیر اقطع رضی اللہ عنہ
ایک مرتبہ بحالت قیام مدینہ منورہ کے گذر گئی کئی لیل و نہار کہ نہ ملے مجھے غذا یا عشا
یا نہار پس گیا میں جانب خدا نگاہ رسول ابرار اور سلام پڑہا آپ پر مع صحابہ کبار اور
عرض کی کہ آج کی شب اے رسول اللہ میں آپکا ہوں مہمان اور طعمہ خوار۔ اور سو رہا
منبر شریف کے قریب درآنحالیکہ شپرہ رہا تہا اور رو دیا بیشمار کہ یکایک کہا کسی شیخ نے
خواب میں اوٹہہ کہ ہوئے نصیب تیرے بیدار۔ دیکہہ تشریف لائے ہیں حضرت
نبی مختار مع چار یار بجانب یمین و یسار۔

شعر

از دوست بیادگاری یار حق کو بیبیا	تا کم دلداری تو ند دل شہلے تا

پس گیا میں قریب اور بوسہ دیا جبین مبارک پر چند بار۔ چنانچہ عطا کیں آپنے مجہی
نعمتیں بیشمار اور تہی آدہی روٹی اوس میں سے میرے ہاتہہ میں جبکہ میں ہوا بیدار اور
یاد آجاتا ہے اوسکا ذائقہ مجہے ہنگام گفتار ایسے ہوتے ہیں آپ اپنے مہمانوں کے
غمخوار و غمگسار درآنحالیکہ کرتے ہیں وہ لوگ بہی صبر و استقلال اختیار رحمت کرے
اونپر ایزد غفار اور برکت اونکی پہونچاوے ہم لوگونکو بہی اوسی دیار اور اسے یزد بخشش گر
تو اپنی بخشش کو بجاہ نبی مختار اور دکہا نعلیہ کا دیدار و عطا کر قیام فرما شعر حضرت غوث پاک
کبہی

کبہی کردیا رحمت بابیت از عز و جل	دامن مردان بگیر و صبر کن تا روز بار

حکایت فرماتے ہین حضرت علی ابن موفق کہ چلا مین حج کو ایکمرتبہ تسوار ناقہ اور گیا تہا کچہہ دور کہ یکایک ملا ایک شخص پیادہ پا چلتا ہوا ور آشنا لیا تہا وہ بہا مسیر پس اوترپڑا مین بہی اپنے ناقہ سے اور کیا رفاقت اوسکی منظور چنانچہ پڑہ گئی ہم قافلہ سے اور کردیا عنود دلی اور رہنی بنے مجبور۔ پس دیکہلے ہینے کہ آئین جنت سے منہ طشت ہائے زرین چند حور کہ ہوگیا تمام صحرا اونکے نور سے معمور پس وہو یا اونہون نے پاؤن پیادہ پا چلنے والو کے بہ شفقت وفور مگر باقی رہگیا ور آشنا ایکہ نہ اوسکے میرے ساتہہ وہ مراسم و دستور اور کوئی ایک کہ مہیا ہین اسکے پاس محمل و سراپردہ اور رکہتا ہے یہ اپنے مال پر غرور۔

شعر حضرت غوث پاک

ای کہ ناز دہی تو مال در طلب آن جمال	ما بتو بگذاشتیم دیدن دیدار حور

مگر کہا دوسرے نے کہ اختیار کی ہے صحرا نوردی حرمین کی اسنے بہی اور ہین کیا اوس نے قصور اور ہین ہے اپنے خدم و حشم پر مغرور پس ہوئے میرے سے نہین بیان کر سکتا اوسکا لطف و سرور ایسے ہوتے ہین مستقلین کے ساتہہ حدسے نصیب کرے ہم لوگونکو بہی خدا بطفیل نبی ہیر ور۔

شعر حضرت غوث پاک

ہم حاقہ بگوش تست غلمان +	ہم بندہ کمتر ین
ہرکس بجہان گناہگار است +	گشتہ بشفاعت

حکایت فرماتے ہین ابو یعقوب بصری کہ ایکبار کیا مینے حرم محترم مین مجہی نے قسم کی استطاعت در آشنا ایکہ نہ ملے دس دن تک کوئی چیز کہ طاق ہوگئی طاقت اور نہ رہی ہمت طاعت پس قصد کیا مینے کہ ترک کردن عزلت کیونکہ آگیا وقت ہلاکت اور یاد آگئی لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کی آیت۔ پس نکلا مین مگر نہ پایا کوئی چیز بجز ایک شلجم کے

ایک تہا بد ذائقہ نہایت کا او تہا لیا مینے مگر ہوئی اوسکی بد طعمی سے سخت نفرت پس پہینکدیا اوسکو
[illegible] لیا مسجد الحرام مین پہر آکر کعبہ کی جہت - درآنحالیکہ کر رہا تہا مین اپنے نفس کو ملامت
پس آیا ایک تاجر امیر بصد شان و شوکت اور سوال کیا حسب مضمون شعر حضرت علیہ الرحمت

گفتا چہ پیشہ داری گفتم کہ عشقبازے	گفتا کہ حالتت چیست گفتم غم و ملامت

اور رکہدیا ایک صندوقچہ یا تہیلا اشرفیونکا میرے سامنے بلا ساتہ معرفت اور بیان کیا
کہ آگیا تہا جہاز میرا ورطہ گرداب مین وہ [illegible] ن تک اور نہ تہی کوئی نجات کی صورت - پس نذر مانی
تہی مینے اسقدر کہ بعد نجات پیش کرونگا بحضور حضرت علیہ التسلیم والتحیہ - اور عہد کیا تہا
نہ دونگا مین سوائے اوس بزرگ کے جس سے ہوئے پہلے ملاقات - چنانچہ تہے یہ تمہارے
مقدر کی اور ہو تم بڑے خوش قسمت [illegible] ہا مین نے کہ نہین ہے مجہے ان اشرفیون کی ضرورت
درآنحالیکہ آگئی ہے نت [illegible] جان کی نوبت - مگر کہولا مینے باصرار اوسکے تو
[illegible] لذیذ تہے نہایت - پس لیلیا مینے اوس [illegible] قدر زائد
[illegible] نہ تہی کچہہ رکہنے کی میری عادت - ایسے ہوتے ہین متوکلین
[illegible] تے ہین وہ اوسکی راہ مین رحمت دے خدا اونکے اور برکت
[illegible] یہ وسلم کے ہم لوگونکو بہی توفیق خیر و درستگی - نعت [illegible] حضرت

نان دگری بغیر تو [illegible]	او نہ تو [illegible]

[illegible] کتاب مین اشعار حضرت غوث پاک کے بکثرت کہ شامل ہوگیا [illegible]
[illegible] ن فارسی حضرت اور نہین کیا گیا ہے یہ امر بکر [illegible] خیر و برکت
- فرماتے ہین حضرت شیخ بنان کہ چلا مین مکہ معظمہ کو ایک مرتبہ درآنحالیکہ تہا
[illegible] راہ اور نہ [illegible] طرحکا سامان - پس ملے مجہکو راہ مین ایک عورت نوجوان اور بولی
ہے اے بنان کہ لادا ہی (؟) نسبت پر یہ دا زمہ جسم پر نہین ہے توکل کا نشان

وبا باندازہ گلیم باید وسوائے امر خیر و متعلق بآرام کے۔ باقی مین انتظام چاہیئے۔ لحاظ
مآل و انجام چاہیئے۔ **مصرعہ** مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ✿ اور اسکا
خیال تو ہر جگہہ رکھنا چاہیئے حیطۂ اعتدال سے گذرنا نچاہیئے۔ ورنہ آخر مین تکلیف
کی نوبت خفیف ہونے کیصورت نظر آتی ہے۔ رشتہ زمانہ ہوجاتا ہے۔ یگانہ بیگانہ
ہوجاتا ہے۔ جو کہلاتے ہین وہی آنکہہ دکھاتے ہین آخر کار اللهم احفظنا قرض
لینا پڑتا ہے۔ پہر تو ہر کس و ناکس جسے دیکھیئے اکڑتا ہے۔ القرض مقراض المحبة
ناحق بگڑتا ہے مگر حضرت احتیاج و ضرورت سب کراتی ہے۔ کچھہ بن نہین
آتی ہے۔

شعر

اسنچہ شیران راکند روبہ مزاج	احتیاج است احتیاج است احتیاج

چنانچہ مین اسی صورت سے کہ **مصرعہ** زمین زیر سر آسمان زیر پاے
بیٹھا لکھہ رہا تہا کہ یکایک آواز آئی تسلیم دیکھتا ہون تو ذات شریف حاجی صاحب
خود بدولت موجود دل مین آہستہ سے کہا خدا کی پناہ کہان سے یہ دماغ چاٹنے
آئے بظاہر حاجی صاحب آپ کہان تہے این سہ زمین ترقید کدہر سے اتنے کتنی
روز کے بعد تشریف لائے کیف حالکم کیف اصبحتم طیبان مستریحات
سروقد کہڑے ہوکے تفضل یا شیخ خدام یا غلام سے تعال یا ودھات
قہوہ جب بوہی تہوڑی دیر کے بعد فایت رہے تو اونکے ساتہہ مراسم ہمانی
حسب قواعد و محاورہ عرب کے بجالا رہا تہا اور حاجی صاحب وہ اوراق دیکہتے
تہے جو مین لکہہ رہا تہا خیر دیکھہ بھال کے فرمایا کہ بغداد و شریف مدینہ منورہ کا مضمون تو
بہت خوب نہایت مرغوب لکہا ہے مگر اسوقت جو ورق آپ نے تحریر کیا ہے اوسمین

قرض کو نہایت قبیح اور لینے والے کو ہجو ملیح کے ساتھہ تقریر کیا ہے - مگر میری رائے
اوس سے برخلاف ہی گو ہم صاف آپ تو تمام دنیا کا کام بند کرتے ہین وہ امر پسند
کرتے ہین چہوٹی امت کا کیا مذکور ہے وہ لوگ کہ نام اونکا بریاست مشہور ہے اس قرض
سے پاک نہین ہان میان شیخ کہتے ہو مین بہی غور کرتا ہون تو یہ کمبخت قرض نہین معلوم
اربع عناصر مین شامل یا ستہ ضروریہ مین داخل ہے کہ اس تپ مضمن کیا و نگو رنجار
مین ایک عالم کو مبتلا پاتا ہون - پہر کیا آپ کو کسی کے معاملات مین کیا مداخلت کیا اور
امور خانگی مین واقفیت — مصرعہ — هر کس مصلحت خویش نکو میداند +
سوا اسکے خلائق کی کیفیت سے شاہ [illegible] کی [illegible] سکتے [illegible] کیجیے انتظام کیجیے
تو تجمل مین [illegible] کیجیے تو ولا الیہ نا خل مصرعہ هر کس بخیال خویش خبطی دارد +
کیون اونکو لکھے کون روکے کسی طرح چہٹکارا نہین — کچہہ کیجیے
چارا نہین —

شعر

ما اتیکم الله والرسول معا	من لسان الوحی فکیف اتنا

علاوہ اس کے توکل و انتظام کے کل امور مین [illegible] - کلی ہی اجتماع الضدین
محال ہے آپکو کچہہ خیال ہے اور حال یہ ہے کہ جناب رسول مقبول نے بہی اپنی ردائے
مبارک خدا کی راہ مین ایثار کی - آپنے پر تکلیف اختیار کی - ویؤثرون علی
انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ کا ہی مضمون ہے - یہ ایک طریقہ
مسنون ہے آپ تو حاجی صاحب آئے ادہر اودہر کی بات لائے - سنت پر آنکی
نظر ہے اوسکو لئے پہرتے ہین قرض کا کچہہ خیال نہین کرتے ولا تبسطہا
کل البسط قرآن مین وارد ہے - مگر دونون امر کے تطابق کے لئے

حدیث خیر الامور اوسطہا شاہد ہے ویسی ہی طریقہ اختیار کیجیے - اب دوسری بات ضروری لکھنے دیجیے - گہر کی راہ لیجیے - تسلیم تا صاحب اس سفر مین شیرین زبانی ورنرم کلامی اختیار کرنا چاہیے ہر عذوبت لسانہ کثرت اخوانہ پر نظر دہرنا چاہیے ذری ذری بات مین لڑ جہگڑ اس سے بگڑ اوس سے بگڑ خلاف تہذیب ہی - ورنہ آخر کو تکلیف ہی نصیب ہے - پہر تالیف قلب عسیر ہے - اور دشواری کثیر

شعر

دل کہ رنجید از کسی خوش رسند کردن مشکل است	شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکل است

اور یار و خدمتگار از مودہ کار دجان نثار چاہیے ورنہ

شعر

نیست در عالم بہی چون یار بد	یار بد بدتر بود از مار بد

اور چند ایسے امور بنیر حجاج کو عمل ضرور ہے اور بہی - ایک حساب تخمینی بابت صرف سفر حرمین کے لکھدیتا ہون اور اقسام خرچ سے بہی تفصیل آپ کو آگاہ کردیتا ہون مگر یہ فرد حساب بابت اون اخراجات کے ہے جو کہ معین بطور معمول ہین نہ بابت خرید اسباب وغیرہ جو کہ اس سفر مین - فضول ہین - اور یہ خرچ اوس شخص کا ہے جو کہ مسافر درجہ ثالث کا تصور کیا جاوے - بابت مردمان درجہ اول و دوم کے حساب کرایہ ریل کے ہر خرچ مین بڑہا لیا جاوے - ورنہ اقل مرتبہ ہر لفز پر اس حساب کا المضاعف کردیا جاوے - یعنی درجہ ثالث کے دوچند سے درجہ دوم و درجہ دوم کے دوگونہ سے درجہ اول کا خرچ لگا لیا جاوے - اور چونکہ درجہ دوم کے لوگ بہی فی زمانہ سفر مین درجہ ثالث اختیار کرتے ہین - اور دست کشتی پر قدم دہرتے ہین لہذا ادہنین درجہ ثالث کا حساب ارقام ہے جس سے زیادہ تر کام ہے اور یہ تخمینہ کے طور پر ہی

کسی قدر کم وبیش ہوجانا منجملہ اتفاقیات سفر ہے۔ اور یہ بھی دریافت ہوجاوے کہ جس مقام پر کرایہ شتر کا مذکور ہے اوسکا یہ دستور ہے کہ دو آدمی شریک ہوکر ایک اونٹ کرایہ کر لیتے ہین نصفا نصف باخود یا زر کرایہ دیتے ہین اور یہ حساب از ابتدا شہر الہ آباد مرقوم ہے۔ اور آپنے مقامون سے الہ آباد تک کا خرچ و کرایہ معلوم ہے اور معلم و مطوف صاحبان حرمین شریفین کو یا دیگر اشخاص کو حسبۃً للہ جو دیگا اوسکا کیا حساب ہے — جسقدر زیادہ دیگا موجب ثواب ہے یہ حساب اس لئے مرقوم ہے اور خرچ آئندہ اوس سے معلوم ہے کہ حجاج انکو ضروری سمجھکر پہلے سے اوسکا خیال کرین — اور غیر ضروری خرچ مین لحاظ مال اور بھی تامل کرین —

حساب اخراجات تفصیل وار از شہر الہ آباد بابت سفر حج علی سبیل الاختصار

کرایہ ریل از شہر الہ آباد تا شہر بمبئی بابت درجہ ثالث [illegible] — بابت خرچ خوراک و دیگر متفرقات بالا [illegible]

[illegible]

اخراجات ضروری از مقام بمبئی تا جدہ معہ تفصیل اون اشیاء کے جو کہ جہاز پر ضروری ہے اور انکی خریدی بمبئی سے دستور ہے —

بابت کرایہ جہاز درجہ ثالث فی نفر [illegible] — بابت کرایہ مکان بمبئی بحساب ہفتہ [illegible] —

خوراک بابت ۔۔۔ ہفتہ بمقام بمبئی - خرید غلہ ہر قسم بنابر سفر جہاز بابت دو ہفتہ

پیپہ پانی یک - صندوق واسطے رکھنے اشیاء متفرق کے یک - روغن تلخ و زرد

چولھا آہنی - [illegible] - ڈول رسی - بسکٹ و پان وغیرہ معہ مصالحہ

اخراجات از شہر جدہ تا بلدہ فاخرہ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا ـ

کنارہ دریائے جدہ محصول سلطانی - بابت سقا خانہ وغیرہ خرچ مساکین -

فی نفر

کرایہ مکان - خوراک وغیرہ متفرقات - کرایہ شتر تا مکہ معظمہ بابت دو نفر

دو نفر

یک نفر

خرید شغدف جو کہ سفر مدینہ منورہ تک کام آتا ہے بابت دو نفر - خیرات بمقام زیارت حضرت ستنا حوا علیہا السلام - بابت خوراک دو جمال

یک نفر

اخراجات در شہر مکہ معظمہ وازانجا تا بہ عرفات

بابت کرایہ مکان تا مراجعت مدینہ منورہ — خوراک فی نفر بابت یک ماہ

خیرات در حرم شریف و وقت سعی صفا مروہ متفرق — وقت داخل بیت اللہ شریف

بابت اخراجات متفرق و دیگر زیارات — کرایہ شتر تا بہ عرفات بابت دو نفر

یک نفر

خوراک مقام عرفات و منا و دیگر متفرقات — دنبہ قربانی — خیرات مقامات منا و عرفات

مطوف صاحب اول درجہ — نائب مطوف — نفر

اخراجات از شہر مکہ معظمہ تا بلدہ طیبہ مدینہ منورہ ادام اللہ شرفہما

کرایہ شتر بابت جانے اور پھر آنے کے بحساب ایام ۱۲ یوم رفت و ۱۲ یوم

سعہ مقام بابت سواری ۲ نفر —

۲ نفر

کرایہ یک نفر بابت ۲۴ یوم

خوراک جمال یعنی شتربان - انعام بدو شتربان بتدریج - خرید غرمہ یعنی شک و لعلثیر
بھی وغیرہ متفرقات
سے / عہ / عمـ

خرید عمارہ ہر قسم بابت آمدو رفت احتیاطاً - کرایہ مکان بابت یک ہفتہ فی نفر
عہ / ے

خوراک در شہر مدینہ منورہ بابت ۱۰ یوم - نذر معلم صاحب اوّل مرتبہ
عہ / عمـ

نائب معلم صاحب - خواجہ سرا حرم شریف - خیرات متفرق اوّل مرتبہ فی نفر
عمـ / عمـ / عہ

مہتمان روشنی جس سے حجاج روغن زیتون و بتی حرم شریف تبرکاً لیتے ہیں
عمـ

جملہ

خراجات زیارات حوالی شہر مدینہ منورہ زاد اللہ عظمتہا
بزیارت مسجد قبا و غیرہ خیرات متفرق اگر سوار جاوے تو بابت سواری کے ورنہ ادلے
پیادہ پا ہے اور قریب ہے -
/ عہ / ٥

بابت زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ و جبل احد وغیرہ
خیرات متفرق جا بجا - بابت سواری اگر معذوری ہو - خیرات بزیارت جنت البقیع
عہ / ٥ / عہ

زیارات مسجد قبلتین و سفرۃ النبیؐ وغیرہ



خیرات

گوشوارہ کل اخراجات و میزانہاے مصرحہ بالا

ازالہ باد تا بمبی - از بمبی تا جدہ - از جدہ تا مکہ معظمہ - بمکہ معظمہ و عرفات

از مکہ معظمہ تا مدینہ منورہ - زیارات حوالی شہر مدینہ منورہ

جملہ

۱۸۲ ماہ

اور چند امور اور بھی لکھے دیتا ہون اپنے خاص تجربہ سے آگاہ کر دیتا ہون - اور حساب خرچ بھی منسلک کر دیتا ہون - جسمین ناواقف آدمی کو دشواری نہ ہو کسی امر مین عادی نہو - خیر سنئے جسوقت ناخداے معاملہ کرایہ کا کرے تو اوس سے پانی ولکڑی مین خوب مضبوطی کرلے - بلکہ لکھوالے تو بہت بہتر ہے - کسواسطے کہ

اگر کھانا اپنا ہوتا ہے تو بھی لکڑی اور نمک پانی ناخدا کے پاس سے ملتا ہے ۔
ورنہ یہ لوگ جہاز پر بہت بے لطفی سے پیش آتے ہین ۔ پانی وغیرہ دینے مین
علی الخصوص مساکین کو بڑی محبت لاتے ہین ۔ اور بیچارہ غربا بہت کم پانی
پاتے ہین ۔ بلکہ پانی کا پیپہ متمول آدمی وہرے اور وہین کنارہ سے بھرے ۔
اور مسکینونکو دے ۔ حتی الوسع حج کو اکیلا ہی چلے ساتھ اگرچہ بھائی کا ہوگا ۔
تو بھی خدشہ بے اعتنائی کا ہوگا ۔ اور خادم بھی لے تو ایسا لے کہ جسپر بڑا اعتماد
ہو ۔ جناب کوئی کام نہین آتا خواہ نوکر ہو یا خانہ زاد ہو اور نہ اونکا پابند ہو اگرچہ
امیر و دولتمند ہو ۔ کاہلی و تکلف بے موقع علی الخصوص سفر مین موجب تکلیف ہے
یہی تجربہ تحقیق ہے ۔ اور عورتونکے ساتھ مین تمام اہتمام پردہ چاہئے ۔
و زیورات پہننے کی نظر سے بیکار رکھ واشتہ بیکار ۔ اگر عورتونکا ساتھ ہو تو قافلہ مین
اونٹ اونکا ہمراہ اپنے اونٹ کے رہے ۔ مال اسباب بھی ہمراہ ہو ۔ اور ناخدا کی
عادت ہوتی ہے کہ خرید فروخت بازار مین حاجیون سے قرض لیا کرتے ہین ۔
اور بد شواری دیا کرتے ہین ۔ اس سے اجتناب کرے ۔ خواہ مخواہ دیکر خراب کرے
اور جہاز جب لنگر بردار ہوتا ہے ۔ معلم کا انتقال ہوتا ہو ۔ مالک کو چاہئے کہ معلم کی
مزاج دانی کرے ۔ اپنے کام مین آسانی کرے ۔ اور دستور ہے کہ جسطرف کی ہوا
ہوتی ہے اودہر جہاز اوٹھاتا ہے ۔ دوسری طرف اپنا ہٹاتا ہے ۔ وضو اور استنجا
جسطرف جہاز [illegible] کرے اور [illegible] سے ڈرے ۔ اگر دوسری طرف کرے گا تو کہا
جائے گا ۔ بے لطفی سے روکا جائے گا ۔ اور کبھی مستول پر چڑھنے کا قصد نکرے
خلاصیون سے ڈرے وہین پکڑ کر جرمانہ لیتے ہین ۔ بغیر کہائے اوترنے نہین دیتے
ہین ۔ اور پانی میٹھا ضرور رکھے ۔ کھانے سے اوسکو زیادہ جانے کسواسطے کہ

اہل جہاز اگر پانی کثرت سے بہی ہو تو بہی قلت سے دیتے ہین - اور ایک پیمانہ معین
کر لیتے ہین - اور پانی سمندر کا اتنا نمکین ہے کہ وضو بہی نہین ہو سکتا احتیاط کی
آنکہون اور پاؤن کو اکثر ضرر کرتا ہے - اور جسوقت استنجا وغیرہ کو جاوے غافل نرہے
کہ موج کمین مین رہتی ہے مانند شمشیر برآب بہتی ہے اور سفر مین نرمی اختیار کرے
خشونت اور گرمی چہوڑ دے - تہوڑا نفس کو توڑ دے اور مصارف مین خیر رسی اختیار
کرے - کہ بلاد عرب مین بہت طرحکی مصارف ہین کہ اونسے اہل ہند ناواقف ہین
اگر ابتدا سے خیال اعتدال رکہیگا تو خوب بے انجام کو پہونچیگا - ورنہ مفلس اور زیر بار
ہوگا - گہر تک پہونچنا دشوار ہوگا - اکثر لوگ زر کثیر لیکر آئے ہین اور اپنے روپیہ کے زعم
پر خرچ بے موقع کر کہ اسباب وغیرہ خرید لائی - آخر مفلس ہوئے - قرض کی نوبت آئی
بہزار خرابی گہر کو پہونچے بابا جب چلنے کا وقت آوے اور دیکہے کہ روپیہ بہت بچ رہا
ملکے مین خوب خیرات کرے کہ اور مقام کی خیرات سے یہان کی لاکہ درجہ بہتر ہے
اور مقامات بیدہ مین رات کو تنہا جانا مناسب ہے - کیونکہ شب کے چلنے مین
دوسرے ملکون مین بہی خطر ہے - کتنی انتظامی ریاستون مین دیکہا کہ کما ینبغی امن لوگ
نہین - خالی از قطاع الطریق نہین تو کون سپاہی ڈاکہ پڑتے ہین - اگر پکڑے گئے تو خیر
ورنہ بچ جاتے ہین - اور مکان کرایہ کو لے تو صاحب مکان سے تا عشرہ محرم
اقرار کرا لے بلکہ لکہوا لے - کہ واسطے کہ عشرہ محرم کو داخلی ہوتی ہے بعد داخلی کے
رہانا بہتر ہے کہ یہی معمول اکثر ہے - اور اگر لکہوا نہ لیگا تو غرہ سلخ کو وہ نکال دیگا
اور مکان لینا پڑے گا - اور بلاد عرب مین دوسرے ملکونکی عورتونکے ساتہہ نکاح
ہو جانا دشوار نہین مگر یہ کار آزمودہ کار نہین - باقی یہانکی عورت سے نکاح بموافقت
بخیر ہے - کہ زبان غیر ہے - مطابقت طبعی محال ہے آج طیب تو کل بہ لطال ہے

اور وقت سفر و سواری شتر کے اس امر کا خیال رکھے کہ جب بدو لوگ فقط اربع اربع
وقت اوتارنے چڑہانے شغدف کے کہین آویں اوسی وقت چار آدمی مع اپنے رفیقونکے
تہوڑہین اور اونکا ساتھ دین —
اور چونکہ اوس شہرہاے متبرک مین لوگ زیارت و حج کے لئے اکثر بلادہاے مختلف
سے آتے ہین - اور سکہ و روپیہ مختلف قسمونکے لاتے ہین اگر اونکا چلنا بند از جانب
سلطان ہو تو سب حجاج کا نہایت نقصان ہو - اس لئے ریال فرانسیسی اور روپیہ
انگریزی و نیز اشرفی و نوٹ سب کی نسبت اجازت عام ہے - اور خیال و لحاظ اسکا نسبتا
عام ہے ورنہ سلطانی سکہ روپیہ اشرفی وغیرہ کے اوس ملک مین تمام ہے - اور بیشکا
خمسہ و عشرہ و آنہ کا قرش نام ہے - نرخ قرش کے بحساب ریال کبھی اٹھائیس
کبھی تیس ہوتے ہین اور روپیہ یا سوا دو روپیہ کے ریال ہوتے ہین اور سلطانی چوانی
دوانی وغیرہ بھی چاندی کے بازار کی چال مین ہے - اور یہی زیادہ استعمال مین
ہے - باقی سب چیز کمی و زوال مین ہے - اور اگر خاص نیت حج کی ہے تو کوئی
چیز تجارت کی زیادہ ساتھ نہ لے ورنہ دل بہکا رہتا ہے نفع کے خیال مین اسکا
رہتا ہے - تو دونون کام خراب - نہ منافع نہ ثواب ہوتا ہے - حج بھی کامل نہین
ہوتا - اور اوسمین بھی کچھ حاصل نہین ہوتا - تجارت اور چیز ہے حج اور زیارت
اور چیز ہے کیونکہ ناتجربہ کار سوداگر کا خرچ ہندوستان سے تا ملک عرب بہت کچھ
ہو جاتا ہے مگر آدمی آزمودہ کار ہوشیار ہو تو البتہ فائدہ ہوتا ہے - اور جسوقت
حرم محترم مین جاے مطاف مین چھتری اور جوتہ نہ لیجاے کہ بے ادبی ہے علاوہ
اسکے خواجہ سرا بہت آزردہ ہوتے ہین اوٹھا کے باہر پھینک دیتے ہین - اور
خرید و فروخت مین کسی دوکاندار مکہ معظمہ خصوصاً غلامونسے زیادہ تکرار کرنا ضرور نہین

کیونکہ ایسی زیادہ قیمت کہنے کا وہانپر دستور نہین - ورنہ آخر کار خوار ہوتا ہے -
اور قیمت صحیح پر اون لوگونکو زیادہ تر اصرار ناگوار ہوتا ہے - اور قاعدہ ہے کہ اہل عرب
یا حجاج جو نماز کیواسطے حرم مین آتے ہین اپنی اپنی جانماز ساتھ لاتے ہین - اور
وہان بچھاتے ہین لازم ہے کہ کسی کی جانماز پر نہ بیٹھے اہل عرب اس کو برا جانتے
ہین - اور آپ بھی اس قاعدہ کو مانتے ہین اور اکثر لوگ زمزم یعنی صراحی اور کٹورا
لئے ہوئے عین حرم مین آب زمزم پلاتے پھرتے ہین - اور کہتے ہین کہ سبیل کرو
ثواب تحصیل کرو اگر توفیق ہو تو ایک قرش دے کے فی سبیل اللہ پلوادے
اور آپ بھی پی لے ورنہ ایک حبہ عشرہ دیکے آپ ہی پی لے بدون کچھ دئے
ہرگز نہ پئے اور اگر چاہے تو زمزم پر جاکے عشرین یا ثلثین دے کے آپ تو ڈول
کھینچکر پئے تو اور ثواب ہی - کیونکہ سامنے چاہ زمزم کے کعبہ کا باب ہے -
اور مکہ معظمہ مدینہ منورہ وغیرہ بلاد عرب مین ایک بازار نیلام کا ہوتا ہے - وہ
بہت کام کا ہوتا ہے - اوس کو حراج کہتے ہین - ہر قسم کے دوکاندار وہان رہتے
ہین - ہر طرح کی چیزین مہیا و تیار وارزان بسیار - اکثر وہان روزمرہ کی بولچال
مین قاف کا مخرج کاف سننے والے کو معلوم ہوتا ہے اور جیم کا مخرج جیم کا
ہی کاف ترکونکا مخرج کاف کا سا مفہوم ہوتا ہے - مگر نماز مین خواص کے
پڑھنے مین وہی قاف سننے مین آتا ہے - اور بجائے ثائے مثلثہ کے تائے فوقانی
کا استعمال ہے - اسی طرح اور محاورات مین اختلاف کمال ہے مگر چند روز کے
قیام مین سب دریافت ہو جاتا ہے - اب معاودت ایام سفر و قیام بھی ظاہر کیا جاتا ہے
کہ نہایت مرتبہ چار مہینے مین سب سفر طے ہو جاتا ہے پس رخصت رعایتی مین
کام نکل جاتا ہے - سنا کہ فلانے صاحب حج کو تشریف لے گئے وہ دیکھی چند روز مین

یاد ہیں بخیر آگئے پھر فرمائیے اب کیا عزم ہے منگاؤں تمہیں یک کو۔ اوس بہاولپور آیا

ملک کو مزید برآن حالات منازل و مراحل و کیفیت جہاز بھی مجمل سناؤنگا۔

دریردہ کچھ مناسک بھی بتاؤنگا — مگر لیے طواف معلم کے قدم بقدم جانا

سب کام اونکے صلاح سے کرنا چاہیے مثل مشہور ہے حضور کے ضرور کا لحاظ ضرور

ہے وہ مقرب بارگاہ ہیں آداب و قواعد سے آگاہ ہیں واس راہ میں کثرت سیاح

وسامان لبس الامان ناحق کے سرگردانی پریشانی تمام اوسکے چہ باسے

کی حیرانی است کردم خبری دیگر تو دانی اور عبادات کا ساتھ اللہم سہل کل الصعوبات

بہ نسبت مرد کے خرچہ القناعت سمجھ جانے لائق ہے نہ گزاف - پردہ کا انتظام

وہی چاہیے تو بیڑا پار ہے — پس اب اسے قلم کچھ فنا۔ تو اوہر اودہر بہت بھٹک گیا

کا یہ اشترن کی چال چلکر تھک چکا اب اختیار کر سیدھی چال اور کہہ مقامات کے

حال اب حاجی صاحب اسوقت نہیں ہیں جو تجھکو منع کرتے ہوں اگر اب رکا تو درمیان

مین میدون پہنچنے جدہ کے تو جان لینا اسے قلم کہ شکستہ کر دیا جاویگا سر اور

چاک کر دیا جاویگا تیرا جگر — ہان اختیار کیا اسنے راہ کی خوش قدمی [illegible]

کہ وہ چاہے ہے ادب و تعظیم کی — پس روان ہوا خامہ و [illegible] لیکن

اس عزم میں تھا کہ کلکتہ ابھی کس طرح کے طریق کے [illegible]

وہ اور دیکھتا ہوں [illegible] کا ظرف چال [illegible] اور کہتا ہے کہ [illegible]

آپ کلکتہ کی راہ دشوار گذار [illegible] لکھتے [illegible] آپ کچھ حالات [illegible] نہیں

ہے حجاج کی آمد و رفت اوس طرف سے آپ اختیار کیا ہو سبب نہ وہ قریب بھی کی

جو کہ آسانی [illegible] حال ہے [illegible] بابائی کے حالات جو آپ کہنا

شروع کرینگے تو نہ صبر [illegible] نہ لینگے دو چار ورق — کیونکہ آگاہ ہوں میں

آپ کی طبیعت کی جولانی سے اور یہی معاملہ جہاز بادبانی سے جسکا چلنا کل
بعنایت الٰہی ہے ہر وقت نظر بخدا رہتی ہے نہ بر ناخدا اور باد ہوائی ہے کل
معاملہ بادبانی کا نہ کچھ اختیار معلوم نہ سکانے کا جو ہوا بند ہوئی تو بس مضمون آیہ
و ان یشأ یسکن الریح فیظللن رواکد علی ظهره کا صادق آتا ہے - خیال
نہ رہتا ہے کہ دیکھئے اب کسطرح جہاز جاتا ہے - بس تنکے کیطرح تہلتا ہے - اور اگر ہوا
تند چلی جیسا کہ جاتے وقت سیلان تھری میں آتے وقت [illegible] ہین کہ اکثر طلاطم کا
دستور ہے تو اوسکا کیا مذکور ہے بس پھر تو قلزم نظر آتا ہے [illegible] جوش کا شور دریائی [illegible]
گرداب گرداب رنگ چہرون کا بدل جاتا ہے کوئی ادہر کوئی اودہر پہسل جاتا ہے
نا تجربہ کار لقمہ کبوتر کیطرح پلٹ جاتے ہین نٹ کیطرح بیساختہ اولٹ جاتے ہین
جہاز پر آرام مشکل ہے - قاعدہ سے قیام مشکل ہے بے ارادہ ہمیشہ ہے - غالم طبیعت
والونکو غشی ہے [illegible] آتی ہے [illegible] خدا اور رسول ایسے
وقت مین یاد آتا ہے - [illegible] ان پر آتا ہے -

یا الٰہی کشتی است بکشت ہمت تو	اندرین ورطہ غم صد طوفان مدد

اوس ہولناک مین مرکب بادبانی کا حال [illegible] بالاجمال سنئے کہ
قربان نا فرمانی پر قدم دہرتا ہے - [illegible] کرتا ہے - [illegible]
پھول پھول کے [illegible] ہے - [illegible] کا حال [illegible] ہے [illegible]
ہے - جیسے زبان نکالے گویا آفت رسیدہ ہے - [illegible] ہوا کے جاتے [illegible]
عجب طرحکا جوش و خروش - آپ اس غوطہ مین نہ آئے - بادبانی کیطرف ذہن
نہ پڑہائے - کچھہ تہوڑا بہت بس چار پانچ منٹ مین کلکتہ سے عدن تک کا حال

مختصر لکھہ دیجئے عدن سے کہ قران المرکبین ہے جو کچہہ چاہیے گا لکھئے گا یون تو معاملات
اگبوٹ و ریل کا لیٹ پوٹ - پانی کی کسافت لکڑی کی کیسی آفت لکھنا شروع کیجئے تو
ایک باب ہو جاوے ضخیم کتاب ہو جاوے - اس بارہ مین حاجی صاحب کچہہ نہین
بولتے ذرا منہ نہین کہولتے ملک عرب نہو کہ جو کچہہ جی مین آیا بک جہک کر دی خیر
آپ جلنے دیجئے اونکی زبان یا کسیکی گوش و دندان کا خیال مت کیجئے کچہہ حال سفر
کلکتہ کا لکھئے کہ مین عدن چلکر پہرتا ہون - ارے سن تو سہی تو تو آفت کا پرکالہ
ہے کیکا تو منہ تیرا سر کالہ ہے - ذرا تہم کچہہ کیفیت سفر کلکتہ لکھنے دے پہر تو ہے یا ہم
خیر کچہہ بہی لکھیئے تمہید مزید جانے دیجئے -

ہدیۂ نجم در حالات سفر جہاز از کلکتہ و بمبئی تا جدہ مع تماشا سفر

ہان صاحب سنئے کہ اپنے اپنے وطن سے بسواری ریل بمبئی و کلکتہ جانا تو اب
دور نہین اور اوسکا حال بہی لکھنا کچہہ ضرور نہین - مگر ان دونون جگہون مین
پہونچکر جہاز کے کرایہ و اوسکی معاملات مین البتہ تجربہ درکار ہے کیونکہ دلالون کا
گرم بازار ہے یکایک عجلت کے ساتہہ کوئی معاملہ نکرے جابجا مقدار کرایہ و کیفیت
جہاز کی تحقیق کرتے رہے کیونکہ کرایہ کی کمیت حجاج کی قلت و کثرت پر ہے
اوسط مقدار تخمینی مستحسن لکھیے - درجہ اعلے فی کس - درجہ اوسط چہتری وغیرہ
صہ ما

درجہ ادنیٰ تشویش اور بیدوں جن چیزوں کے جہاز پر ہرج ہے وہ بھی آگے مفصل
درج ہیں۔ و شہر بمبئی و کلکتہ کی کیفیت لکھنا غیر ضروری ہے وہ تو آپ کے زیر نظر ہی
تھا کلکتے سے عدن تک کا حال سنئے جو کہ ضروری ہے۔ اب قلم کا قدم بطور بیان بڑھتا جاتا ہے
دیکھئے کیسے چلتا ہے۔ پس ذرا بندر الفی میں دم لیکر دوسرے اوڑان میں زن زن
وہ دیکھئے عدن تک پہونچا ہے خبر سنئے کہ کتنا ساگر راہ سے کلکتے سے جہاز باد و بانی کو
اسکے نصف اتنی روزمانی باندھ کر تا دریا کی شور پہونچا دیتا ہے۔ سو سوا سو روپیہ یومیہ
لیتا ہے نواح کالی و کچھ یا حوالی ملیوار و کوہ سراندیپ جہاں زیارت آدم علیہ السلام ہے
ہوتا ہوا سیلان قریب سے منزل تلاطم کو طے کرکے بندر الفی میں پہونچتا ہے۔ باد بانی
کے چال ایک گھڑی دو گھڑی ہوا پر حساب ہے۔ تو گھڑی ساٹھ میل کی ارز سے
حساب ہے بندر الفی ہند کا نکا ہے ایک قریہ نہیں ہزار فی۔ شاید الف ہی کو کثرت استعمال
کے سبب الفی کہتے ہیں نہ حلوائی نہ نانبائی نہ کنجڑہ نہ قصائی نہ سامان نہ دوکان
بستی بہت ویران کہیں جھاڑی کہیں ناریل کہیں شتر بے مہار کہیں فیل وہ بھی
میل گاڑی کے حال عجیب شکستہ حال۔ مرد کالے بھجنگے سر تا پا ننگے۔ ہاتھ
پاؤں کالا سے لنگلے زیر لنگے بالا + نہ غم دزد نہ غم کالا۔ عورتیں لباس ایک
جھوپا کپڑا آگے پیچھے ڈالے۔ سینہ صاف نامحرم کے حوالے۔ بعضوں کے بدن پر
پوشاک۔ کمر با پیچ شکمے تا مغاک۔ ایک مسجد البتہ لطیف بنی ہے۔ شیشہ آلات
سے سجی ہے۔ جسے رات شب برات کی وہیں بسر کی تو قلم نے بھی دم لیکر سحر کی۔
بعد طلوع کوچ و مسقط جہان کا حلوا اور اطراف مقطرہ میں جو جگہ کا صبر مقطری
مشہور ہے بعدہ کوہ عبد الکوری کے حاشیہ او تراحقاف جزیرہ حضرموت و مکلا کے
جانب سے ہوتا ہوا لیجئے وہاں سے عدن پہونچا یہ شہر خوب لب دریا نہایت مرغوب

انگریزی انتظام عوام سومالی کم کرتی ہین - یہان حضرت ادریس کا مزار ہے - جسکا یہ
گفتار کرامت آثار ہے - یا سماء صبّ اللبن ادریس سکن فی العدن
آسمان سے دودہ برسا اونہون نے پیا اور سب کو بھی ترسایا یہ ملک عرب رطل وصاع
اوزان عرب جاری زبان عربی مین شیرین گفتاری - یہان ایک عجیب تماشا دیکھا
جو کچھہ پیسا وغیرہ جہاز پر سے دریا مین حاجی ڈالدیتے ہین سیاہ حبشی لڑکے تہ زمین تک
پہونچنے نہین دیتے نکال لیتے ہین - خیر عدن سے باب سکندر جو دو پہاڑون
سے بنا ہی اور بادبانی کے لئے نہایت مقام دشوار گذار ہے یہہ جا آب اوس پہاڑ پر
مینارہ روشنی از جانب انگریزان طیار ہو رہتے وقت شب نمودار ہے بعد اوس کے
جبل السوایع جو سات پہاڑ جا بجا ہین وجبل الطیر سے جہان الطیر یا سفید لب آب نظر
آتی ہین گذر کر لوح یلملم مین پہونچے - یہ مقام میقات حجاج ہندوستانی ہے اور یہی
پہلے سے احرام باندہنا ضرور ہے بعد اوس کے سات سمندر دریا ہفت وغیرہ طے کر کے
کر کے قریب جدہ کے پہونچے - یہان سے بید دن ارکانی یعنی پہاڑی عرب کے
جہاز دخانی بہی نہین چل سکتا - اوس پہاڑون سے پانی مین ہین نکل نہین سکتا خدا کی
شان یہ کیا حسن حصین ہے عجیب تو یہ ہے کہ زیر زمین ہے - خیر وہان سے گذر بندر
جدہ مین آکر لنگر ہوا - بعد حصول اجازت ڈاکٹر ولایتی جو سلطانی جو ہر ایک جہاز پر نائب
نگرانی آتے ہین اوترنے کا سامان شروع ہوا اور شہر پناہ کے قریب اب فی حجاج
ایک روپیہ لیا جاتا ہو سنا ہے کہ شفا خانہ خیراتی مین یہ روپیہ دیا جاتا ہے -

ہدیہ ششم دربیان ازجدہ تا مکہ معظمہ حالات

جدہ یہ ایک بڑا شہر سلطانی ہے وہری نگہبانی ہے چارو طرف حصار ہے برجون پر

قومین طیار بہت ترکیان جوار ہر اقلیم کے اسباب دستیاب مسجدین چند بہت دلچسپ
اشیاء تجارتی پر کسیقدر محصول دیا جاتا ہے مگر حجاج کے مصرفی چیز وغیرہ نہین
لیا جاتا ہے ۔ شہر کے باہر حضرت سیدنا حوا علیہا السلام کا مزار ہے کئی سو گز جسکی
مقدار ہے ۔ پاؤن و سر و کمر تین جگہ نمودار ہے مطوف صاحب جو وہان اونکے نائب ہیں
اپنے حاجیون کو لے لیتے ہین ۔ بعد اوس کے اپنے ذریعہ سے مکان وغیرہ ٹہرا
دیتے ہین ۔ سلطان کیطرف سے ہر بلاد کے حجاج مطوفون کو بنا بر رفع نزاع تقسیم
ہین آدمی ذی ہوش یا جو وہان افہام تفہیم ہے ۔ ایسے پہلے سے عشرہ خمسہ قرش ریال وغیرہ
سلطانی سکون کا چال ہے ۔ اور عربی بول چال ہے اور شغدف شبری اونٹ کا
سامان یہین سے ہوتا ہے مول اوس کا بھی بکمال بہت ملتا ہے ۔ مگر مول لے لینا بہتر
ہوتا ہے کیونکہ وہی چیز وہ شہر مین ادھا اگر معتبر طور ہو تو مدینہ منورہ تک کام آتا ہے شبری
اکثر بیحالیت مرتبہ دو روپیہ کو شغدف تین چار ریال کو ملتا ہے شغدف پر سایہ و آسائش
ہے ۔ اسی سبب سے کو اوس کی خواہش ہے و شبری کو وضع چارپائی و شغدف
کو بطور دو میانہ قیاس کرنا چاہیئے ۔ اور اسمین میزان کے برابر پہ بہت خیال
دھرنا چاہیئے کیونکہ ایک شتر پر دو شغدف ادھر اودھر رہتے ہین اسی سبب سے بدو لوگ
میزان سوار سوار کہتے ہین ۔ کرایہ اونٹ مکہ معظمہ تک دو تین ریال کثرت قلت حجاج
راکب و مرکب پر منحصر ہے جدہ سے چلکر مقام بحری مین بعد اوس کے جدے مین پہونچے
اکثر قیام جدے مین ہوتا ہے ۔ یہان سنگ سماق بکثرت ہوتا ہے چنانچہ جدے
جیون ہے مکہ معظمہ کی ہوا آتی جاتی ہے ۔ آتش شوق زیادہ بھڑکتی جاتی ہے ۔ طبیعت
بھڑکتی جاتی تہے ۔ سمجھنے کی بات ہے کہ جو لوگ اپنے دیار و امصار سے گھر بار چھوڑ وطن
سے منہ موڑ کر جس مراد کے لیے جاوینگے اوس کو جب قریب پاوینگے کسقدر شوق

ہوگا۔ ولولۂ ذوق از حد فوق ہوگا۔

شعر

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

اور ابہین کیا ہے یہ تو منزل اول ہے یہ حال اوسوقت معلوم ہوگا اور سمجہ لیجیے ہم
ہوگا جبکہ شہر مدینہ منورہ قریب کا گہرائی ٹہیروہ بہی کوئی دن مین نصیب ہوگا۔
بہرحال شہر مکہ معظمہ مین پہونچے ویساہی احرام باندہے بس ایک تہہ بند ایک چادر
کاندہے سر ننگے گردآلود کہی مرعوب رب ودود ہے حرم شریف مین ہمراہ مطوف
باب السلام سے بصد احترام چلے دوتین دالان کے بعد جون ہے مقابل بیت اللہ
شریف کے پہونچے قدم مین رعشہ آگیا سکتہ سا ہوگیا کہ اللہ جل جلالہ عجیب شان کا
مکان ہے اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا یہین نشان ہے۔ چارون طرف دالان
وسط مین بیت اللہ ہے۔ ہر ایک جانب کے نماز پڑہنے والونکی اوسی طرف نگاہ ہو
بڑے لطف کی وہ جماعت ہوتی ہے جو گرد خانہ کعبہ کے محیط کہڑی ہوتی ہے۔
لاکہون آدمی کا اژدہام ہے۔ گویا کہ دربار عام ہے طواف مین تو ہزارون آدمی خانہ
کعبہ کے گرد پہرتا ہے۔ ایک دوسرے پر گرتا ہے کتب سیر مین مذکور ہے۔ جناب حضرت
پاک رضی اللہ عنہ کا حدیث مشہور ہے۔ کہ بارہ برس تک اس خیال مین رہے کہ تنہا طواف
کرون وقت نہ ملا دفعۃً ایک شب کو پانی برسا اوسیوقت موقع سمجہ آپنے تنہا طواف کیا دیکہا کہ
ایک اژدہا طواف کررہا ہے۔
چنانچہ سفر اول مین یہ امر میرا خود چشم دید ہے کہ سیلاب نے حرم کو مثل تالاب
بصفت خانہ کعبہ کو تہ آب کر دیا تہا۔ اوسوقت بہی لوگ تیر کر طواف کرتے تہے

لب کہرے تھے۔ شہر دو کئی کوس تک کا بہت وسیع مکانات کئی کئی درجوں
کے بڑے رفیع ہیں لکڑی میں لیسے نقش و نگار بناتے ہیں کہ نقاش چین ارژنگ
کو بہی شرماتے ہیں ۔

جبل ابوقبیس مشرق کے کونے پر ہے جو مقام شق قمر ہے اور چند قلعہ سلطان کے
بڑی عظمت و شان کے ہیں فوج شاہی اور توپیں طیار بہت کچھ خبرداری و انتظام
بسیار ہے

مغرب کیجانب جبل قیقعان ہے۔ دوسرا جبل مورد ال ہندوستان ہے۔ وسط شہر
میں مولد حضرت خیر الانام و مولد حضرت علی علیہ السلام ہے متصل شہر
مقام جنت المعلی ہے وہاں پر حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا مزار ہے۔ بعدہ
حضرت آمنہ والدہ رسول اللہ کا مزار ہے اور بہت مزارات کثیر ہیں جنکے نام اونپر بخط طلا
تحریر ہیں ۔

باہر شہر کے غار حرا جہاں سورۂ اقرا نازل ہوئی ہے وہ جبل نور ہے۔ مگر شہر سے
دور ہے وہ متصل شہر کے مزار حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ ہے شاید یہ بزرگ اپنے
والد حضرت ابراہیم ادہم سلطان الاولیاء کی ملاقات کے لئے آئے تھے یہیں رحلت
فرمائی۔ ایسے مقام شریف پر ہی جگہ پائی۔ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کرامات اپنی یہیں دہر تے
ہیں۔ جب حاجت ہوتی اٹھا لیتے ہیں۔ چونکہ حضرت شاہ بو علی قلندر ایکبار
یہاں آئے تھے۔ زمزم کے پانی دیتے میں لوگ حجت لائے۔ آپ نے کشتا اپنا
سر کے نیچے دہر دیا۔ زمزم کے پانی کو بہ کرامات بند کر دیا جب سے بحکم اقطاب و ابدال
ملک معظم شیخ محمود میں کرامات نہ رکھنے کا حکم جاری ہے کیونکہ یہ جائے عجز
و انکساری ہے۔ اور واقعی کیوں نہ عظمت و ادب کیا جائے اور کیونکر مصر اعجاز زمین ہے

نہ کہا جاوے یہ وہ بارگاہ ہے جو منسوب الی اللہ و موسوم بہ بیت اللہ ہے کہ
یکایک حاجی صاحب آئے ہین تو دیکھکر متنفر ہوا کہ کہان بے موقع آئے مگر خود اونہون نے
برخلاف سابق حرمت حرم و بیت الحرام کیا اور یون مجھسے کلام کیا کہ آپ نے اس
جائے معظم مین زیادہ کہنا بیجا ہے مگر یہ تہلیل و تذکیر کی جگہ ہے نہ کہ تشہیر یا کسی چیز کی
تحریر کی سنو کہا یہی یعنے حالات بیت اللہ لکہنا داخل حسنات ہے اسمین فائدہ عام
طواف مین ثواب صرف متعلق بہ اپنی ذات ہے ـــ سچ فرمایا لکہنے مین بھی دیکہون اور
سوچون مگر ایک امر مختصر سا عرض کرتا ہون اوس کے اسرار سے مجھے مطلع فرمائے ـ
بعد اوس کے قلم اوٹہائے وہ یہ کہ ہم آپ اسوقت جسجگہ پر ہین یا اوس کی عظمت و فرید برا
مدینہ منورہ کی رفعت باعتبار امورات باطنی کے جو ہے اوسکا تو جاننے والا بس خدا ہی
امورات ظاہری پر جو مین خیال کرتا ہون تو کسی امر کی تحقیقین بہ نسبت اپنے ملک کے
نہین پاتا کیا وجہ ایسی برخاستگی طبیعت کی ہوتی ہے جو قدم لغزش کہا جاتا ہے جو
جاتا ہے سو چلا آتا ہے ـ ارے میان تمنے تو ایسی بات پوچھی کہ اس پر تو رونا ہی آتا ہے
اور کچھ کہا نہین جاتا ہے ـ جبکہ خود مجھکو اپنا خیال آتا ہے کہ ہر طرح سے عنایت الہی
شامل تھی و ہر چیز حاصل ـ و بفضلہ طبیعت بھی مائل تھی مگر تقدیر و مصلحت ایزدی
اسکا دانا بینا وہی ہے مین سوائے اس امر کے اور کچھ نہین سکتا کہ اس خطہ کو
خداوند تعالے نے غیر ذی زرع اسلئے بنایا کہ یہانپر صرف عبادت مین لوگ مشغول
رہین زراعت وغیرہ سامان دنیاداری کا معمول نکرین اور دیکہین رزاقی کہ میری
کہ مین ایسی جگہہ جہان گہاس تک نہین ہوتی کسطرح چیز روزی پہونچاتا ہون ـــ اور
کہان کہانسے لوگونکے قلوب متوجہ کرکے ہر سال یہان لاتا ہون کہ تم لوگ میرے
گہر کے مجاورین بارام کہاؤ کچھہ تکلیف نہ اوٹہاؤ ـ یہ آپ نے اچہا نکتہ کہا مگر پہر جانکی

وجہہ نہ معلوم ہوئی یہ تو بدیہی ہے تم نہیں دیکھتے کہ اتنے لاکھہ حجاج جو ایام حج مین
رہتے ہین اور اپنے مکانات عرب لوگ حجاج کو دیکر کسقدر تکلیف سہتے ہین -
اور اسی ایام قلیل ہین وہان کے ساکنین کو ہر طرح کی تکلیف صحبت ناجنس سے کسطرح کی
تصدیع ہوتی ہے ویک گونہ کثرت آدمیونکی سبب گرانی ہرقسم کی حیرانی ہوتی ہے -
پس اونہین لوگونکے لحاظ سے یہہ لوگونکے دل اپنے اپنے وطن کو مائل کئے جاتے ہین
سال آیندہ پہر دوسرے آتے ہین سلسلہ یکے بعد دیگرے ہی آید +
یہی سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا - ہمیشہ فضل باری رہے گا - زیادہ لکہنے کا
موقع نہین بیت اللہ کا حال لکہنے دیجے - لکہتے میری تسکین ہوگی - خیر
سنئے

ہدیہ ہفتم در حال بنای کعبہ از ابتدا تا تعمیر نقشہ حال

شعر حضرت غوث پاک رض

اگر مستی تو پا کوبان ہمی بری بیابان را	اگر ہشیار میترسی کہ راہ کعبہ پرخار است

چنانچہ کیفیت راہ و منازل بیشتر عرض کر چکا ہون اب بیت اللہ اور اوس کے
تعمیرات کا حال سنئے تو **سبحان اللہ** عجیب شان و شوکت کا
مکان ہے - جسپر سارے خلق کی جان قربان ہے - گرد اگرد پہرتے ہین - سرکے بل
گرتے ہین دیکہا تو ایک ہجوم بندگان خدا کا تہا - کوئی حجر اسود کا بوسہ لے رہا تہا

کوئی ملتزم سے چمٹا تہا کوئی رکن عراقی کے سامنے سبوح سبوح سبحان کہتا تہا کوئی
میزاب رحمت کے تلے دعا مانگ مانگ کے روتا تہا۔ کوئی رکن شامی کے پاس
عبادت صبح و شام کرتا تہا۔ کوئی رکن یمانی کا استلام کرتا تہا۔ کوئی پہلوانون
کی طرح اکڑ رہا تہا کوئی مقام ابراہیم کیطرف واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ
مصلیٰ پڑہ رہا تہا کوئی اس مقام پر دو رکعت دوگانہ شکرانے کے ادا کر رہا تہا
کوئی اپنے گناہون کو یاد کر کر جان فدا کر رہا تہا کوئی کوئین زمزم کی چاہ میں تک رہا تہا
کوئی پانی پی پی کے کعبہ کیطرف نظر کرتا تہا۔ کوئی صعود صفا
طلبیدہ باب صفا کیطرف چلتا تہا کوئی میلین اخضرین سے دوڑ کر نکلتا تہا
کوئی سات گشت کے پہیر میں تہا کوئی بال کترا رہا تہا۔ کوئی بالکل منڈا رہا تہا۔ کوئی
فارغ البال ہوکے احرام اوتار رہا تہا۔ کوئی مدینے منورہ کے سفر کا دم مار رہا تہا غرض
قدرت خدا ہے۔ اس گھر کی شان ہے۔ خدا کی حجر اسود قلب سیاہ کی سیاہی
کہوتا ہے۔ ملتزم سے ایمان کامل ہوتا ہے۔ در کعبہ باب اجابت
توبہ کا دروازہ کہلاتا ہے۔ رکن عراقی عراق کا سا شوق قلب کا
بادشاہ کر دیتا ہے میزاب سے آب رحمت جوش کرتا ہے۔ رکن شامی
اہل معاصی کا صبح و شام خروش کرتا ہے رکن یمانی جہاں سے
رشتوں کو بیکار کر دیتا ہے اور یہان سے رکن یمانی اور حجر اسود بیڑا کرنیوالا
کا پار کر دیتا ہے مقام ابراہیم فردوس میں مقام کر دیتا ہے۔ اور دو رکعتین
وہان پڑہنا آتش دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ آب زمزم کا استعمال بد کو دہو ڈالتا
اور پیتے وقت کعبہ کو دیکہنا سب بلائین ٹالتا ہے۔ رب البیت
عاصیونکیطرف خطاب فرماتا ہے۔

شعر

خبر فضل بے پایان من این رانداند تو سبب	من عاشق چو دیوانہ شدہ یک قطعہ پیشانہ
رحمت کند بر عاصی کو شد سزاوار غضب	اوصفت را اگر کرم ملامت کند ور بود خشت

صفا دل کو صاف کرتا ہے اور سلیمان کہتے ہیں وہ رشتہ خدا سے گناہ مٹا
کرتا ہے اور صفا سے مروہ تک کی سعی سے کوشش جنت نصیب کرتی ہے خدا
کی رحمت سے قریب کرتی ہے علاوہ ان سب امور کے وہ جو غلاف
سیاہ ہے خانہ کعبہ کی پناہ ہے اوس کی کیا نعمت و عظمت
ہے عجیب سطوت و ہیبت ہے کہ دیکھنے کے ساتھ ہی آدمی پر ایسا رعب ہوتا ہے
کہ ہوش کہو جاتا ہے تمام غلاف پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول
اللہ اور جل جلالہ بنا ہے اور درمیان مین کمر پٹہ ایک بالشت
چاروطرف سونے کے تار سے بنا ہوا ہے جو اسکے درمیان کے بائین طرف
ہے قل صدق اللہ فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا وما كان
من المشركين ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا وهدى
للعالمين فيه آيات بينات مقام ابراهيم ومن دخله كان آمنا صدق
الله مولانا العظيم۔

بیچ مین سونیکا چاند بنا ہے اوسمین بھی کچھ لکھا ہے اور اوس کے بعد سے رکن
یمانی تک یہ لکھا ہے۔ ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه
سبيلا ومن كفر فان الله غني عن العالمين قل يا اهل الكتاب
لم تكفرون بايات الله والله شهيد على ما تعملون صدق الله

مُولانا العظیم اور رکن یمانی سے درمیان تک یہ ہے اِذ بَوَّانا لِابراھیم مَکانَ البَیتِ اَن لا تُشرِک بی شیئاً وطَهِّر بیتیَ لِلطّائفین والقائمین والرُّکَّعِ السُّجُود واَذِّن فی النّاسِ بالحجِّ یاتوک رِجالاً وعلیٰ کُلِّ ضامرٍ یاتین من کُلِّ فجٍّ عمیق ۔ بعد اوس کے جاندار رہتا ہے اور اوس کے بعد سے رکن شامی تک یہ ہے لِیَشهدوا منافعَ لهم ویذکروا اسمَ اللهِ فی ایّامٍ معلوماتٍ علیٰ ما رزقهم من بهیمةِ الانعامِ فکُلوا منها واطعموا البائسَ الفقیرَ ثمّ لیقضوا تَفَثَهم ولیوفوا نذورَهم ولیطَّوَّفوا بالبیتِ العتیق ۵ ۔ اور رکن شامی سے رکن عراقی تک حطیم کیطرف سلاطین عثمانیہ کا نام یعنی جس بادشاہ کے عہد میں غلاف بنتا ہے اوس کا نام دعا کے ساتھ لکھا رہتا ہے ۔ اور رکن عراقی سے مابین تک یہ ہے واِذ جعلنا البیتَ مثابةً للنّاسِ وامناً واتَّخِذوا من مقامِ ابراهیمَ مُصلّیٰ وعَهِدنا الیٰ ابراهیمَ واسمٰعیلَ اَن طَهِّرا بیتیَ للطّائفین والعاکفین والرُّکَّعِ السُّجود وصدق اللهُ مولانا العظیم ۔ اور درمیان سے حجر اسود تک یہ ہے واِذ یرفعُ ابراهیمُ القواعدَ من البیتِ واسمٰعیلُ ربَّنا تقبَّل منّا اِنّک انت السّمیعُ العلیمُ صدق اللهُ مولانا العظیم ۵ ۵

المختصر ہمراہ مطوف کے مینے مناسک عمرہ ادا کئے اور بال سر کے منڈا کے فارغ البال ہوا مگر دل کو کیا لکھون کیا اوس کا حال ہوا جی چاہتا ہے کہ رات و دن اوسی کے در پہ کھڑے رہئے یا دہلیز پہ پڑے رہئے ۔ ظہر عصر مغرب عشا کی نماز اس گنہگار نے وہین ادا کی اللہ اکبر یہ جماعت ہے یا قدرت خدا کی ہزارون کا کیا شمار لاکھون مقتدی اور مصلے اور جا نور خدا ہر وقت جلوہ گر رہتا ہے ۔ رحمت خدا کا اثر رہتا ہے ۔ آدمی کیا یہ تو فرشتون کا عبادت خانہ تھا ۔ جسوقت ملک عدم مین سارا زمانہ تھا اونھون نے خدا کے حکم سے

یاقوت و لعل سے بنایا تھا اوسوقت حضرت آدم علیہ السلام نے وجود ہی نپایا تھا نام اوس کا

بیت المعمور تھا مکان سراپا نور تھا آسمان پر موجود تھا دنیا سے مفقود تھا جب حضرت

آدم علیہ السلام زمین پر آئے۔ جناب الہی مین زبان پر لائے

کہ خداوندا جسطرح مین تسبیح وتہلیل ملائکہ کی آسمان پر سنتا تھا یہان نہین سنتا اور نہ کوئی

طواف گاہ رکھتا ہون پس حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ

جاؤ اور کہو۔

شعر

بینندہ و شنوندہ کسے دیگر نہ	بر سمع و بصر چون من بینندہ و شنوا کو

خیر تمہاری دعا قبول ہوئی و مراد تمہاری حصول۔ حضرت جبرئیل سے ارشاد ہوا ہمراہ حضرت

آدم علیہ السلام کے جاؤ اور نشان کعبہ بتاؤ وہ آئے اور اپنا پر زمین پر

مارا تہ زمین سے متصل ساتوین طبقے کے بنیاد نکالا اوسکے اوپر سے یہ بنیاد ڈالا اور

فرشتون نے بڑے بڑے پتھر کہ ایک ایک پتھر کو تیس تیس آدمی نہ اوٹھا سکین کوہ

لبنا اور طور زیتا اور طور سینا اور جودی۔ اور حرا سے لاکے بھر دیا اور وہ بنیاد زمین

کے برابر کر دیا اوسوقت حق تعالے نے بیت المعمور کو زمین پر اوتارا اور اوس بنیاد پر رکھا۔

اور حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اوسکا طواف کرو اور

اوسمین نماز پڑھو اور مجھے یاد کرو۔

شعر

چون گوئی یا اللہ گوئیم لبیک	این بندہ نوازیہا خبر حضرت مارا کو

اور یہ گھر وقت طوفان نوح علیہ السلام تک موجود تھا وقت طوفان

کے پھر آسمان پر گیا اور مکان کعبہ معظمہ کا مانند ایک تودہ بلند کے

تمام زمین سے ممتاز رہا پھر بہی اوسکا اعزاز رہا پھر شیث علیہ السلام
بن آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا مگر صاحب تفسیر عزیزی نے تحریر
کیا کہ اس روایت کا سیدان اعتماد نہین کہ اوسوقت شہر مکہ معظمہ آباد نہین تہے

حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل
علیہ السلام نے لگ لگایا تو رکن حجر اسود سے رکن عراقی تک
تینتیس گز طول اور رکن عراقی سے رکن شامی تک بائیس گز عرض اور رکن شامی سے
تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی سے رکن حجر اسود تک بیس گز قرار دیا اور بلندی
کعبہ کی آسمان کیطرف نو گز کیا اور چہت نہین بنایا پھر عمالقہ اولاد عملیق
بیٹے لاوذ بیٹے آدم بیٹے سام بیٹے نوح علیہ السلام نے
بنایا جو رہنے والے مکہ معظمہ کے تہے جرہم اولاد قحطان ابن عابر ابن
ارفخشد ابن سام ابن نوح علیہ السلام نے تعمیر کیا پھر قصی بن کلاب نے جو پانچویں
پشت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہے بنایا اور چہت بنائی کہجور کی ڈالیوں اور مقل کی لکڑیوں سے پھر
قریش نے بنایا جب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پچیس برس کے تہے اور بہ نفس نفیس شریک کام کے
تہے لیکن قریش نے چار پانچ چیزون مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام کی بنا سے خلاف کیا ایک تو آسمان کیطرف نو گز بڑہایا
اب اٹھارہ گز بلند ہوا سبب اوسکے جدید ہوا — دوسرے طول مین سات گز کم کیا سواسطے
اتنا مال طیب اونکے پاس نہ تہا کہ سب بنانے کو کفایت کرتا —
تیسرے کعبہ کے اندر لکڑی کے ستون دو صف کہڑے کئے ہر صف مین تین تین

اونچا کیا — جو نیچے بلند کیا باب کعبہ کو دروازہ لگانے کے واسطے —
بنایا چھین اندر کعبے کے متصل رکن شامی کے زینہ بنایا اوپر جانے کے لئے - پہر
آپس مین نزاع ہوئی حجر اسود رکہنے مین - ہر ایک چاہتا تہا کہ اپنے محلہ کیطرف رکہی
آخر اس امر پر قرار پایا کہ جو صبح کو پہلے حرم شریف مین داخل ہوے اوسے یہہ
اختیار حاصل ہوے آخر پہلے حرم شریف مین جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوے اس حصہ مین ہی کامل ہوے — سب نے عرض کی جسطرف آپ کا جی چاہے
نصب کیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نصب کیا جسکیطرف کہ ابتک اوسیطرف ہے اس کا ہم لوگون کو شرف ہے
آپ کی نظر عنایت مین ہم لوگ منہ کے اور وہان کے دونون برابر ہین - آپ کے
رحمۃ للعالمین ہونے کے آثار سراسر ہین -

شعر حضرت غوث پاک

منعطف او بنیک سرا بچہ او دبیر نیک و بد	راست می مانہ بران سیبے کہ سازند ش و نیم

پہر بنایا عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے موافق اوس حدیث
کے جو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے سنی تہی اور حطیم کو داخل کرلیا اور دو دروازہ کیا
ایک شرقی اوسکے مقابل غربی اسواسطے کہ خرابی آگئی تہی دیوارون مین آتش اور
منجانیق سے کہ مارے تہے جبل ابوقبیس پر سے حصین بن نمیر نے کہ بہیجا ہوا یزید
پلید کا تہا و عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کو آیا تہا اور یزید کی موت سنکے
بہاگ گیا اور مضمون حدیث کا یہ ہے کہ ایک روز رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو

کعبہ کے پاس سے گئے اور فرمایا کہ دیکھو قریش تمہاری قوم نے وقت بنا کے کعبہ کے
قواعد **حضرت ابراهیم علیہ السلام** سے خلاف
اختیار کیا اونہون نے عرض کی **یارسول اللہ** آپ بنا کیجیے حسب قاعدہ
سابق فرما دیجیے۔ حضرت نے فرمایا کہ قوم تمہاری ابھی اسلام مین آئی ہے۔ تھوڑے
دن سے ایمان لائی ہے۔ اگر مین کعبہ کو گراؤن اور قواعد ابراہیم پر بناؤن تو طعن
کی راہ سے کہینگے کہ آپ نے یہ ایجاد فرمائی۔ اسقدر زمین **کعبہ** مین ایزاد
فرمائی اگر یہ خیال نہوتا تو البتہ مین اوپر قواعد ابراہیم علیہ السلام کے بناتا اور دروازہ
زمین مین لگاتا اور دو درہ کرتا اس گھر کا ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب
کی طرف

شعر

آن دوست زہے زرہ خود راہ بنما بنمو	در مشرق و در مغرب یک دیدہ بنا کو

پھر بنوایا **حجاج** بن یوسف نے عبدالملک کے حکم سے مگر کسی قدر جانب
شامی رکن کے بنیاد قریش پر ملبند کیا اور زمین کعبہ کو بڑے بڑے پتھرون سے بھر کے
دروازہ مشرقی بلند کیا اور دروازہ غربی بند کیا اور یہ بنا سنہ ۷۴ ہجری مین واقع ہوئے
اوس وقت سے عہد سلطان مراد بن احمد خان تک تجدید بنا کی واقع نہوئی مگر ترمیم
اور اصلاح بنائے حجاج کی البتہ ہوتی رہی اور علامہ **قہستانی** نے شرح
مختصر وقایہ مین لکھا ہے **بیت اللہ** مین دو چھین تلے اوپر ہین طول اوسکا
اٹھارہ گز اور عرض پندرہ گز پھر بنایا **سلطان مراد خان**
نے جب ۱۰۳۹ ہجری مین سیل نے ایکطرف کی دیوار منہدم کی اور باقی کمزور کردی مین
چنانچہ سب دیوارونکا کام بہت استحکام کے ساتھ بنوایا۔ اور سنہ ایکہزار چالیس مین

تیار کرا دیا اور **تواریخ** مین ہے کہ ہارون رشید نے اپنے عہد مین **امام مالک** رحمۃ اللہ سے استفتا کیا تہا کہ اگر فرمائیے تو کعبہ کو بطور **ابن الزبیر** کے موافق خواہش **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کے بناؤن اور قواعد حضرت ابراہیم کے بجا لاؤن **امام رحمۃ اللہ علیہ** نے فرمایا کہ ہر چند یہ حدیث صحیح ہے لیکن خلاف ادب صحیح ہے کہ کعبہ بار بار گرایا جاوے اور بنایا جاوے اس صورت مین بنائے کعبہ بازیچۂ بادشاہان ہوگی ہر ایک کو بنانیکی ارمان ہوگی — ہان اگر سیل وغیرہ سے خلل آجاوے تو جائز ہے کہ سلطان عہد بنائے جب سے یہ حکم ہوا بڑے بڑے بادشاہ اولوالعزم ہوئے کیا مجال تہی جو ہاتہہ لگا سکتے گرا کے بنا سکتے اور تا ولایت **قصی** ابن کلاب گرد کعبہ شریف کے کوئی گہر نہتا اونکی تجویز سے اونکی قوم نے گرد **بیت اللہ شریف** کے گہر بنائے — اور دروازونکا رخ کعبہ کیطرف لائے — اور مطاف کی جگہہ چہوڑ دی کہ وہ محدود رہے اور یہی صورت خلافت **خلیفہ اول** رضی اللہ عنہ تک موجود رہی — جب حضرت **عمر رضی اللہ عنہ** خلیفہ ہوئے سن ۱۷ ہجری مین حویلیان جو گرد مسجد الحرام کی تہین اونکو توڑ کر مسجد مین داخل کیا — یہ نعمت حاصل کیا اور قد آدم دیوار بلند کرکے روشنی کا سامان درست کامل کیا اور جب حضرت **عثمان رضی اللہ عنہ** خلیفہ ہوئے سن ۲۶ ہجری مین بہت گہر مول لیکے مسجد الحرام کو بصد اہتمام بڑہایا اور محراب کو بہی بنایا بعد اوس کے **عبد اللہ** ابن زبیر نے بہت گہر مول لے کے مسجد الحرام مین داخل کئے اور دیوارین مسجد الحرام کی **عبد الملک** بن مروان نے بلند کئے اور چہت بنائی ساج کی

لکڑیوں کی۔ لیکن بنائے ابن زبیر کے بنایا حرم کو ولید
بن عبد الملک نے اور بھیجا شام و حشم کو حاجیا واسطے لانے سنگ ہائے گرانبہا
اور لائے وہ لوگ بہت سے سنگ خام اور بنایا حرم کو بصد اہتمام - پھر بنایا
حرم کو ابوجعفر منصوری نے دوبارہ ایکسو ساٹھ
ہجری میں اور تمام کیا اوس کو ایکسو اٹھہتر ہجری میں اور لایا بہت ستون علاوہ
شام سے کنشتونیہ دور دور مقامات سے اور اوتارا احمد کامیان
وہ پتھر اور وہاں سے لایا گاڑیوں پر پھر زیادہ کیا مسجد الحرام کو معتضد
عباسی نے شمال کیطرف اور کیا دار الندوہ کے حرم میں داخل کر دیا
ارادہ اور نام رکھا اوس کا باب الزیادہ - پھر زیادتی ہوئی کعبہ
شریف کی پشت کیطرف جو مقتدر عباسی میں
اس زیادتی کا باب ابراہیم نام ہے مگر کون ابراہیم
پیغمبر یا کوئی خیاط تنگ سا مقام ہے یہانتک کہ ایک لاکھ بیس ہزار گز
کی مسجد ہوئی یہ صورت سات سو ایک ہجری تک باقی رہی پھر بنایا سلیمان خان
بادشاہ روم نے سنہ ۹۷۹ میں مسجد الحرام کو انہوں نے
از سر نو بنوانا شروع کیا اور بہت سے ستون بدل دیا مگر اوس کے وقت تک
نہوئے وہ انجام اور ہوئی وہ عمارت تمام سلطان مراد خان
اوس کے بیٹے کے وقت میں سے اگرچہ بنوا دیا پختہ کام
اور آجتک وہی رہے اور مرمت ہمیشہ صرف کثیر ہوئی - یہ تو تقویم پارینہ تھا
بیان علمائے دیرینہ تھا اب جو صورت مسجد الحرام کی ہمنے دیکھی اور دریافت کی
وہ یہ ہے مسجد الحرام میں چالیس دروازے یعنی بطور پھاٹک

بیرونی مشہور ہے مگر دراصل بائیں ہیں جنکا نام آگے مذکور ہے پہلا
باب السلام ہے اس دروازہ پر کتاب فروشون کا مقام ہے اور
دوسرا باب النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
مظہر ذات و اوصاف خداے علام

شعر

ذات و صفت و اسم چون خلق نظاہر کرد	ہر کوان ابد بنگر کاتن مظہر اشیا کرد

تیسرا باب عباس رضی اللہ عنہ چوتھا باب
علی کرم اللہ وجہہ یہ دروازے شمال اور مشرق کیطرف
نمایان ہے اور اسکی طرف حجر اسود مشرق کے کونے پر چسپان ہے چارو طرف
اوسکے سونیکا حلقہ ہے بیچ مین بقدر یک بالشت کے کہلا ہے وہی بوسہ گاہ خلق خدا
ہے اور اسیطرف سوق کبیر ہے اور نہایت دلپذیر ہے چوتھا مقام
ابراہیم علیہ السلام ہے اوسکا اسیطرف مقام ہے
یہان ایک تختی پر بخط نستعلیق ارقام ہے واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلی ۔ اور یہ پتھر زمین سے آٹھوان حصہ گز کا اونچا اور چارو طرف سے مربع
تین حصہ گز کا ہے اور بیچ مین دونون قدمونکا نشان بنا ہے ۔ اوسکے گرد پتھر
چاندی کا لگا ہے ۔ اور عمق قدمونکے نشان کا چاندی کے پتھر سے نیچے تک ساڑہے
سات قیراط ہے ۔ گز شرعی چوبیس قیراط کا اور قیراط چھہ جو کا پس تہائی گز سے
آدہا قیراط کم ہوا اسی قدر نقش قدم ہوا ۔ اور جو چارو طرف اس پتھر کے جو مقام ہے
اوسکا مقام ابراہیم علیہ السلام نام ہے لکڑی کا
جو کٹہرا لگا ہے اوسپر صندوق گنبد دار بنا ہے ۔ اوسپر غلاف اطلس سیاہ زربفت کا چڑہا ہے

اوسکے اوپر ایک گنبد چہوٹا سا لکڑی کا چار ستون ہفت دہات پر کہڑا ہے نیچے کے
سیتر سونے اور لاجورد وغیرہ سے منقش بنائے ہین۔ بہت زیب و زینت سے لگا
ہین اور اوسپر سیسے کے تختونکو ملاکر منبج بند کیا ہے بڑی جہد وجد کیا ہے۔ اور
گرداون ستونونکے چار شاکی ہفت جوش کی یعنی تختیان جالی وار ہے اور اوس کے
آگے ایک مکان پتہر کے ستونونپر طیار ہے اوسکا نام ایوانہ خلف ہے یہی شافعی
مصلے از زمانہ سلف ہے اور اصل مقام ابراہیم کے یہ ہے کہ جب حضرت **ابراہیم**
علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات ہوئی۔ ہارون اونکے چچا
سے ملاقات ہوئی۔ اوس نے اپنے بیٹے سارا کے ساتہہ نکاح کردیا تہوڑے
دنکے بعد خلاف نہی کے سبب انہین اور حضرت سارا دونون کو باہر کردیا۔
آخر جیسا ان لوگون نے کہا

شعر

آرمن مسکین ستم یا دیگران یاری کنی	این چہ قسمت بازآئی بیرحم الضافی مدد

مگر اون سے نہ مانا خیر چلے اور حضرت سارا نے اوسکے ساتہہ عہد کیا کہ مین تمہاری
نافرمانی نہ کرونگی بلکہ تم بہی فرمانبرداری کرو۔ ہر امر مین نافرمبرداری کرو۔
ابراہیم علیہ السلام نے بہی عہد کیا اور سکلی سوا
حضرت لوط علیہ السلام کے کوئی ساتہہ نتہا تاراج
مصر مین پہونچے تو وہان ایک بادشاہ ظالم تہا جسکی عورت خوبصورت دیکہتا لو
لیتا۔ اور شوہر کو مار ڈالتا تہا۔ جان اوس کا تن سے نکالتا تہا۔ جب حضرت
ابراہیم نے یہ سنا ڈرے اور حضرت سارا سے کہا کہ اگر پیادہ تمہارے
لینے کو آوین تم مجہکو بہائی بتانا المومن اخوۃ کی نظر سے حیلہ شرعی سنانا۔ آخر

پیادے آئے اور حضرت ابراهیم علیه السلام سے پوچھا
کہ یہ عورت تمہاری کون ہے حضرت نے کہا کہ خواہر دینی پس پیادہ انکو چھوڑ گئے
اور حضرت سارا کو لے گئے ظالم نے چاہا کہ اونکے ساتھہ بے ادبی کرے اونہوں نے
کہا کہ اتنی مہلت دے کہ مین نہا دہو کے نماز پڑہ لون کچھہ عبادت کرون اوس نے
آفتابہ اور طشت منگوایا اور وضو کروایا وہ نماز پڑہنے لگین - اوس نے چاہا نماز ہی مین
ہاتھہ لگاؤن ایک ہاتھہ لگایا شل ہوگیا - دوسرا ہاتھہ بڑہایا وہ بھی مثل اول ہوگیا -
تین بار یہی ماجرا گذرا چوتہی بار لوگون کو بلا کے کہا کہ یہ زن جنیہ ہے نکالو ابھی میرے
سامنے سے نکالو اسطرح ہاجرہ کے ساتھہ بھی کہ قوم قبطیون سے
لایا تہا ماجرا گذرا اونکو بھی انہین کو دیدیا حقیقت مین حضرت ہاجرہ بھی ایک پیغمبر
کی دختر تہین - اگرچہ اوس ظالم کے نزدیک مثل لونڈی کے بظاہر کمتر تہین -
حضرت سارا حضرت ابراهیم علیه السلام
کے پاس آئین اور حضرت ہاجرہ کو ساتھہ لائین - حضرت ابراهیم نماز مین تھے
پوچھا کہ کیا گذری - کہا کہ خیر ہے عجیب سیر ہے - خدا نے ظالم کے ہاتھہ کو کوتاہ
کیا اور ایک بی بی بطور کنیز میرے ہمراہ کیا - حضرت ابراهیم
علیه السلام نے وہان سے بھی روانگی کی عزیمت کی ملک
شام کی لوگون نے بہت اطاعت کی اور بہت ہی فارغ البالی حاصل ہوئی -
غلام مویشی مول لی اور ہر چیز خانہ داری کی کمال ہوئی - تب حضرت لوط
علیه السلام کو سدوم کیطرف بھیجا - اس درمیان مین حضرت
سارا کو اشتیاق فرزند ہوا حضرت ہاجرہ کو ہبہ کردیا کہ اس
امر سے حضرت ابراهیم کو انبساط و خورسند ہوا اور حضرت

حضرت اسمعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ
سے پیدا ہوئے اور حضرت سارا خوشی کے آثار ہویدا ہوئے - ایک روز حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو بوسہ
دیا حضرت سارا نے دیکھ لیا غصہ مین آ کے کہا کہ ابھی ان دونون کو ایسے مقام
پر چھوڑ آؤ کہ سواے پہاڑ کے سایہ اور پانی نہو - آب ودانے کی نشانی نہو - اور خدا کا بھی
حکم ہوا کہ جو سارا کہین کرو مجبور دونون کو لے کے چلے اور جہان کعبہ ہے
پہنچے حکم ہوا خدا کا کہ ان دونون کو اسی زمین پہ چھوڑ جاؤ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام
اور اونکی ماں کو ایک درخت کے نیچے جہان آب زمزم ہے چھوڑا اور خود مونہہ موڑا اوسوقت مین
کعبہ محض غیر آباد تھا نہ آدم نہ آدم زاد تھا - زنبیل کھجور کی اور کچھہ روٹیان تنور کی و ایک
مشک پانی دے کے پھرے جانے کے وقت حضرت ہاجرہ نے اتنا پوچھا
کہ تم مجھکو اپنی راہ سے چھوڑے جاتے ہو یا حکم خدا سے مونہہ موڑے جاتے ہو حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے کہا حکم خدا سے اوسوقت حضرت
ہاجرہ نے کہا کہ بس مجھکو کسی چیز کی خواہش نہین کسی امر مین کاوش نہین
بعد خدا مجھکو ضائع و حیران کرے گا نہین بلکہ وہ سب طرح کا سامان کرے گا پس جب تک
کھجورین وغیرہ باقی رہین حضرت ہاجرہ کھایا کین اور حضرت اسمعیل
علیہ السلام کو دودھ پلایا کین جب سب چیزین تمام ہوئین اور تشنگی
دونون پر غالب ہوئی مجبوری پانی کی طالب ہوئی - کوہ ہاے صفا و مروہ کے درمیان
جو میلین اخضرین اور کسی قدر میدان ہے - وہ دونون جتنی دور سے کہ حضرت اسمعیل
نظر آتے تھے دوڑتین ورنہ آہستہ چلتین - چونکہ خدا کو فی الواقع خاطرداری حضرت ہاجرہ

اور حضرت اسمعیل منظور تہی کیونکہ اونہین کے صلب سے خلقت نبی ﷺ منظور تہی اس سبب سے جو کام یہ لوگ کرتے ارکان دین مین ہو جاتے جسطرح صفا مروہ مین سعی کرنا میلین اخضرین مین دوڑنا قربانی کرنا منا مین شیطانکو پتہر مارنا۔ خیر اسطرح سات بار صفا مروہ تک گئین کہ بطن الوادی مین دوڑین اور اوپر آہستہ چلین جب تو ین بار مروہ تک گئین ایک آواز آئی کہ اندیشہ مت کر۔

شعر

چون ترا سلطان گرفت اندر پناہ	تا کہ حسن وناد با ما کم سے کنے
غم مخور از ہیچ ملک از انقلاب	گاہ گاہے سے کنم بر تو عتاب

یہ آواز سنکر بیٹے کے پاس آئین۔ دیکہتی کیا ہین کہ ایک فرشتہ اوس زمین پر جہان آب زمزم ہے پہر یا ایڑی مار رہا ہے اور پانی زمین سے جاری ہے۔ یہ قدرت باری ہے حضرت ہاجرہ نے آس پاس اوس کے مٹی سے حکت بنا یا اور فرمایا زمزم یعنی ٹہہر ورنہ ہو جاتا ایک دریا پہر خود پانی پیئے بیٹے کو پلایا اور آپ پیا اور مشک کو بہی اوس سے بہر لیا کہ مبادا پانی خشک ہو جاوے پہر تکلیف کی نوبت آئی یعنی جب حضرت اسمعیل علیہ السلام بڑے ہوئے جرہم نے معہ اپنی قوم کے بحکم حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے وہان بود و باش اختیار کی واپنے بیٹے کا نکاح حضرت اسمعیل علیہ السلام کے کر دیے بہت اوقات کے آپ شکار کے گوشت و آب زمزم سے اوقات بسر کرنے لگے۔ یونہی شام سحر کرنے لگے اس درمیان مین حضرت ہاجرہ نے انتقال کیا اس عالم سے ارتحال کیا

اور وہان حضرت سارا سے حضرت اسحٰق پیدا
ہوے حضرت ابراھیم علیہ السلام
حضرت سارا کی اجازت سے اس شرط سے کہ گہوڑی سے
نہ اوترین حضرت اسمعیل کے ملاقات کو آے معلوم ہوا کہ وہ لڑکا جوان ہے شادی
بہی کرلی ہے۔ خانہ داری کا سامان ہے لیکن اوس کی ما مرگئی ہے دنیا سے گذر گیٔی
ہے حضرت ابراھیم علیہ السلام مکان پر گیے
اوسوقت حضرت اسمعیل علیہ السلام شکار کو گیٔے تہے
اونکی بی بی کو دستک دے۔ وبعد پرسش خیر و عافیت حضرت اسمعیل علیہ السلام
کی کیفیت معیشت دریافت کی بی بی نے کہا بہت تکلیف سے بسر ہوتی ہے
حضرت کے فقر فاقہ سے بس گذر ہوتی ہے حضرت ابراھیم
علیہ السلام نے کہا جب تمہارا شوہر آوے ہمارا سلام کہنا بعد
اوسکے یہ کلام کہنا کہ چوکہٹ تمہاری خراب ہے بدل ڈالو۔ اپنے مکان سے نکالو
حضرت اسمعیل علیہ السلام جب شام کو آے اور اونکے بی بی نے
یہ احوال سناے۔ سنتے بی بی کو طلاق دے گہر سے نکال دیا اور دوسری عورت
اوداسی قوم سے نکاح مین لیا پہر بعد مدت کے حضرت ابراھیم
علیہ السلام آۓ اور حضرت اسمعیل
علیہ السلام اوس مرتبہ بہی شکار سے تشریف نہ لاے۔ دروازے
پر آکے آواز دی وہ بی بی نکل آئین اور عرض کی آیٔے اور بیٹہیے اور فرمایٔے
کہ مین آپکا سر اور داڑہی دہوون۔ گرد غبار صاف کرون۔ آپنے فرمایا کہ
مجہکو حکم گہوڑے سے اوترنے کا نہین۔ یہان نشا ٹہرنے کا نہین۔ وہ بی بی

ایک بڑا پتھر اوٹھا لائے - اور قریب رکاب کے آئی اوس پتھر پر چڑہ آئیں اور حضرت
نے بھی اپنا قدم مبارک اوسپر رکھا بی بی نے خوب سر کو دھویا اُسی اثنا مین حضرت
ابراھیم علیہ السلام احوال پرسی کرنے لگے بی بی نے
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بہت سی توصیف
کی اور معیشت کیجانب سے خدا کی تعریف کی - اور کہا کہ

شعر

خدا سے گویا ای بندہ من آن سلطان بالطفم	کہ بر درگاہ من ہر کہ می آئی ترا یار است

حضرت ابراھیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور رخصت
کے وقت کہہ گئے کہ جب تمہارا شوہر آئے ہمارا سلام کہنا اور یہ پیام کہنا کہ تمہاری
یہ چوکھٹ بہت اچھی ہے اس کو بہت اچھی طرح رکھنا - جب اسمعیل علیہ السلام آئے
اونھون نے سب قصہ بیان کیا حضرت اسمعیل علیہ السلام
زبان پر لائے کہ وہ میرے باپ تھے اور تمہاری سفارش کر گئے ہین اور
پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت
اسمعیل علیہ السلام کی ملاقات کو آئے اور ملاقات
ہوئی یکجا سے دن رات ہوئی - اور جب الحکم خدا باپ بیٹے کعبہ بنانے لگے یہہ
حکم خدا بجا لانے لگے - چنانچہ اس بارہ مین اپنی دوسری کتاب گلشن ابراھیم مین
مفصل تحریر کر چکا ہون - تمامی قصہ حضرت ابراھیم و اسمعیل نظم کر چکا ہون -
اس مین اختصار ضرور ہے - کیونکہ اسوقت صرف حالات حرم شریف لکھنا منظور
ہے - خیر جب قد آدم دیوارین آئین - حضرت ابراھیم

علیہ السلام نی حضرت اسمعیل علیہ السلام سے کہا کہ ایک پتھر لاؤ کہ مین اوس پر چڑہ کے دیوار بناؤن زینہ کی جگہہ کام مین لاؤن حضرت اسمعیل علیہ السلام پتھر کی تلاش مین کوہ قبیس پر گئے وہان حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آؤ مین تمکو ان دونون پتھرونکو بتاؤن کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے آئے تہے اور حضرت ادریس علیہ السلام نی طوفان نوح کے خوف سے پہاڑ مین رکھوائے تہے ایک کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چڑہنے کو لیجاؤ ایک کنج کعبہ مین لگاؤ چنانچہ ایک کا زینہ بنایا دوسرا کنج کعبہ مین لگایا وہ بقدر ضرورت بلند ہو جاتا تہا پہر اوتر آتا تہا اور اوس پر نقش انگشت مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام نمودار ہے اب تک مقام ابراہیم پر آشکار ہے — بت آذر اس پتھر کو سامنے ذلیل و خوار ہے —

شعر حضرت غوث پاک

من ہمچو آذر از بروج مے تراشم روز و شب	وا از انا ردون ہمچون خلیل اللہ گویم این عجب

یعنے باب کعبہ ہے اسطرف دہلیز کے کنارے وہ گز زمین اندر مطاف ہو وہ ایک بالشت نیچی ہے وہ اوسی مین گارہ وغیرہ کا رکہا جانا بلا اختلاف ہے چاہ زمزم بہی اسی جانب اوس پر ایک مکان گنبددار ہے و سنگت اونچی سنگ مرمر کی لوہے سا کٹہرا تیار ہے — اور چاہ گریان ایک گرہی بادشاہ زنبار وم کی اور ایک بادشاہ شام کی [illegible]

چوتھا قیمت سے یعنی پانی ملا قیمت فی سبیل اللہ ہے وہ ممنون گریان عبد اللہ
رئیس المؤذن کو جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین
ہین صاحب ہین اصل زمزمی وہی ہین اور موذنی اپنے عہدہ قدیم پہ سرفراز ہین بہت ترکو
معلوف وہ آدمی بھی بہت معزز و ممتاز ہین وہ گری کی جو بہشتیون کو معاف ہے اوس سے
پانی بھر بھر کے حاجیون کو پلاتے ہین کچھ بطور نذر پاتے ہین اور لوگ اونھین سے
مول لیکے سبیل رکھتے ہین کہ آخرت مین اپنے لئے آب کوثر و شراب طہور کے پانی
کی سبیل کرتے ہین —

شعر حضرت غوث پاک

در شفق حسرت تو حق میدہد جام طہور	لیکے بادہ دار و رنگ بو نہ جام دار کیف لب

اور شمال کے کونے پر مسجد الحرام کے وہ ہے اونھ
شریف اور زینہ کعبہ کعبہ کے دروازے پہ لگانے اور داخل ہونے
کے دن اوس پر سے لوگ اندر جاتے ہین جب آیکر بیٹھے ہین دخلہ کان آمنا امن
پاتے ہین اسیطرف زمزم کے قبل ہین رکھا ہے اور منبر
شریف کیطرف دو تین گز آگے بڑہ کے ایک دروازہ بنا ہے وہ بھی ہم نام
ہے باب السلام ہے اور باب بنی شیبہ بھی نام ہے — اور اسیطرف دو تین
حوایج کے متعلق تمام ہے کہ جس سے تین مسقف کوٹھریان سلطانی لبس بیٹھا ہوتی
ہین وہ ایک ہی چال ایسی چلتی ہین سب ساتھ بجتی ہین عرب کے قاعدہ ساعت ابھی
گھڑی بارہ اس ... کا ہے — یعنی یہان صبح سے شام تک بارہ علیحدہ شمار کئے جاتے
ہین اور رات کے بارہ علیحدہ گنے جاتے ہین اہل ہند جسوقت حلقہ شریف پر
آتے ہین — اسی چال پہ گھڑی کو لگاتے ہین — اور جو چھوٹا ہے کہتے ہین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق پر

سوار ہوئے تھے - معراج کے جانیکے لئے تیار ہوئے تھے بالفعل وہان کتب خانہ

بادشاہ ہے اور وقف لوجہ اللہ ہے - جو کتاب چاہئے جا کر دیکھہ آوے - لیکن باہر

نہ لاوے - سبحان اللہ وبحمدہ زہے قسمت اوس شخص کی جو ایسے متبرکات کی زیارت

کرے - اور ایسے مقام معظم مین عبادت کرے اور **باب عباس**

رضی اللہ عنہ کے برابر باہر کیطرف **میل سبز** نصب ہے اور اوسکے

دوسری طرف دوسرا **میل نصب ہے** - اور پانچوان دروازہ

باب المیت اور چھٹا **باب البغلہ** اور ساتوان **باب الصفا**

اور آٹھوان باب الجیاد اور نوان **باب الشریف** - اور دسوان

باب حاکم الحدید اور گیارھوان **باب ام ہانی**

یہ ساتون دروازے مشرق اور جنوب کے درمیان مین واقع ہین - اور مشرق کے

کونے اور باب المیت کے درمیان مین **میلین اخضرین** دوسری

جانب ہے یعنی میل سبز چار ہے سعی **صفا مروہ** کے وقت دوڑنے کا

وہی نشان و آثار ہے - اور باب الصفا کے مقابل راہ کے اوسطرف کسیقدر

جبل صفا کا نشان ہے - کیونکہ ابتو تمام مکان و دوکان ہے اور صفا سے مروہ

تک پانسو بیس قدم کا طول ہے - اسی مین سعی کرنے کا معمول ہے اور باب

الحاکم الحدید کے مقابل **لنگر خانہ سلطانی** ہے اور تمام مساکین

کے لئے شوربا روٹی اور پانی ہے -

شعر حضرت غوث پاک

کے حساب آن گدا کردست شاہ	گو خورد از مطبخ سلطان نان و آب

اور اسیطرف **مصلی حنبلی ہے** اس مصلے کے پائین مین سب لات
ٹوٹا پڑا ہے - اسوقت سب کی لاتین پڑی ہین اگرچہ وقت جہالت کا بڑا ہے -

شعر حضرت غوث پاک

گوش تو گر شد ای خواجہ و گرنہ سجدہ ای	سے کذب سجدا لی خداوند اقرار

بارہوان **باب الوداع** اور تیرہوان **باب ابراھیم** بیتل کے حرف بنائے ہین اس دروازہ پر لکہائے ہین **قال اللہ تعالی ولیوفوا نذورھم** - ابراہیم ایک خیاط تہا وہان رہا کرتا تہا اوسی کے نام پر یہ دروازہ مشہور آباد ہے نہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مراد ہے اور چودہوان **باب الداودیہ** اور پندرہوان **باب عمرہ** اس دروازہ پر لکہا ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ - یہ چار دروازے جنوب اور مغرب کے کونے پر ہین اسیطرف **سوق صغیر** ہے اور **مصلی مالکی** بہی اسی طرف حرم مین تعمیر ہے سولہوان **باب العتیق** سترہوان **مدرسہ زمانیہ** ہے یہ بہی نہایت بے نظیر ہے - اور اٹہارہوان **باب الباسطیہ** اور انیسوان باب **قطبی** بیسوان **باب الزیادہ** اکیسوان **باب المحکمہ** بائیسوان **باب مدرسہ سلیمانی** یہ ساتون دروازے مغرب اور شمال کے درمیان ہے اور اسی طرف **مصلی حنفی** یہ دو درجہ کا مکان ہے - اور حطیم اور

میزاب رحمت ہے یعنی پرنالہ بیت اللہ شریف کا جو عجائبات آب رحمت ہے۔ اس حساب سے بائیس دروازے ہوئے ہیں۔ اور اگر ایک ایک طاق گنا جاوے تو چالیس دروازے ہوئے ہیں۔ جسکے شوق میں لوگ اپنا وطن اور عیش عشرت چھوڑ کر باریاب ہوتے ہیں۔

شعر

عیش تن وجان دل از رنگ ذرے گشت	عشرت خوان کردن از رنگ ذرے دیگر

اور درمیان میں باب الصفا اور باب العلیا ہے وہ ایک دروازہ اونچا بلند شوق بنا ہے اندر حرم شریف کے کہیں چوہرا دالان ہے اور کہیں تہرا دالان ہے۔ سب دالانوں میں چار سو چالیس در ہیں۔ اور چھت گنبدی ہے اور نیچے دالانوں حجرے بنے ہیں۔ اون میں سب لوگ رہتے ہیں۔ تین سو سات ستون سنگ مرمر کے بہت موٹے اور بڑے اور سیر محرابوں کے گرتے اور ایک سو تئیس ستون دوسرے پتھر کے بہت خوشنما و ہر جگہ قطع جو دیکھے نہایت زیبا عجیب عظمت اور لطف کا مکان ہے تمامی لوازمہ شیشہ آلات و کاریگر سلاطین سے سب ستون پانسو چوبیس ہوئے اور جنوباً و شمالاً عرض حساب قدم دو سو چالیس قدم ہے **شرقاً اور غرباً** طول تین سو قدم کا جسکا کل قطعہ ہزار **پانسو قدم** جملہ مع دائرہ مطاف اور خانہ کعبہ ہوا جسکے اندر دائرہ مطاف کا ایکسو قدم کا دورہ متصل بیت اللہ کے اور اکتیس قدم کا عرض ہے اور تمام دالانوں میں مع دائرہ مطاف کے تین ہزار قندیلیں ہمیشہ رات کو روشن ہوتی ہے۔ اور ایام صیام میں تو ہزاروں زیادہ جلتی ہیں۔ اور جلسہ میدان پیدا ہوتا ہے

ہزاروں قندیل گلاس رکھتے ہیں۔ سلطان کیطرف سے صد ہا خواجہ سرا وغیرہ
مقرر ہیں۔ صبح کو صفائی شام کو روشنی تمام کرتے ہیں۔ باقی اور طرح کا
انتظام کرتے ہیں۔ مطاف کے دائرہ میں سنگ مرمر کا حطیم میں سنگ مو
وسنگ مقصود کا باقی حرم شریف میں سنگ خارا کا فرش طیار ہے۔ ایک شوکت
عظیم ہوا ہے۔ اور درمیان میں کچھ زمین باقی ہے وہاں کبوتر دانہ کہاتے ہیں ہزارہا
کبوتر آتے ہیں وہ اکثر زیادہ عبادت حجر و بیتین ہیں کہ وہ لوگ انکی طرف التفات کرکے دوڑ شوق کہتے ہیں

شعر حضرت غوث پاک

ہر شخص بادو عظمت خود مست بابا	اے گوشہ نشین مست دیوانہ تو ہی بابا

کوسے زیادہ وہاں اس شہر میں یا نہیں رہتے ہیں حرم کے باہر رہتے ہیں۔ یہی اہل مکہ
کہتے ہیں اور منارے سات ہیں ایک منارہ باب المحکمہ
کے برابر اور دوسرا باب السلام اور باب النبی کے برابر اور تیسرا
منارہ باب الزیادہ پر طیار ہے اور چار منارے۔ چاروں کونوں پر
ہوا ہے اور شیخ المؤذن وہ جو زمزم پر کھڑا ہوکے
اذان کہتا ہے۔ جیوں ہی شیخ کے موہنہ سے اللہ اکبر نکلتا ہے۔ پس ساتوں
موذنوں نے اذان شروع کردی وہ اونکی تحمید کرتا پھر درود پڑھتا وہ اونکی
خوش آوازیاں۔ اور وہ اونکی دم سازیاں سارا شہر گونج اٹھتا ہے۔ ہر ایک
اللہ اکبر کہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے ایسی اذان کہتے ہیں کہ فرشتے حیران رہتے ہیں بعد
اذان کے ان کا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کہنا دل کو محو جمال محمد کے

صلے اللہ علیہ وسلم کر دیتا ہے **مدینہ طیبہ** کے
اشتیاق سے دل کو بھر دیتا ہے۔ یہاں حرم گلزار ابراہیم میں بھی مدینہ منورہ
کا خیال آجاتا ہی۔ شعر حضرت غوثؓ پاک زبان پہ آجاتا ہے۔

ابیات

چون روم در گلستان کز خوش آسایم دمے	بانگ بلبل نالہ ہائے زار یادم میدہد
جان شیرین سوزدم چون شعر قمری بشنوم	زانکہ شیرین آن گفتار یادم میدہد

اور پہلی رات کا حال تو کیا لکھوں **حضرت عبد اللہ فقیہ** امام **شافعی کا** آنا آواز بھی خدا نے اچھی دی ہے اون کا پڑھنا پڑھانا اور ایک انبوہ کثیر کا انکے پیچھے نرمی سے آمین کہنا۔ ایک عالم کو محو کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت یہ جماعت فرشتوں کی ہے۔ سراپا نوری نور ہے۔ نور الٰہی کا ظہور ہے اسوقت کی نماز کا قرینہ ہے اور ہی کچھ نرالا ہے۔ تو بہت کچھ شاہی طور سے آدمی کو حیرت ہوجاتی ہے کہ یا رب بیت العتیق ہم دنیا میں ہیں یا جیتے جی بہشت میں داخل ہوگئے۔ اسوقت کی کیفیت بالتفصیل بیان کیجاتی ہے کہ جسدم وقت تہجد کا قریب آیا پہلے منادی اوٹھا —

شعر حضرت غوثؓ پاک

در دکان ہر مرد منادی کرد شب گردی	کہ شد ماہ الشب خواجہ عسر با ذر دہم بار است
بشارت داد آن سلطان ہر شب تہیدستان	کہ گنج رحمت رحمان نثار ہر گنہگار است

اور اوس نے تمام کوچہ و بازار میں اس آیت پر ہدایت سے ندا دیا:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى
جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ
فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - پس لوگ اپنے اپنے گہرون مین بیدار ہوتے بعد رفع
حاجت وضو کرکے طیار ہوے - اب حرم شریف کے دروازے کہل گئے اور کہڑکیان
تو رات بہر کہلی رہتی ہین - لیکن کسی کو حرم شریف مین رات کو رہنے نہین دیتے
ورنہ مساکین بہت خرابیان کرین - خس و خاشاک کیا بول وبراز سے بہرین بعد
اس کے ایک شخص خانہ کعبہ کے زینہ پر کہ زمزم شریف کے پاس رکہا ہے
اوپہا اور شروع کیا **یا حی یا قیوم** تین بار کہکے یہ کہا یا ارحم الراحمین
ارحمنا یہ بہی تین بار کہکے کہا برحمتک یا اللہ ساتہہ ہی ساتہہ موذنون نے
خوش الحانی کے ساتہہ ادا کیا خیال کرنا چاہیے کہ رات کے وقت اونچی
آواز بلند یہ کہنا کتنی دور آواز جاتی ہوگی - اس سننے کے ساتہہ ہی لوگ تہجد گذار
حرم شریف مین داخل ہوے اور تہجد مین شاغل ہوے پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا
تین بار کہکے بجاہ نبیک یا اللہ ایک بار کہا پہر یون ہی تین تین بار کہکے
بجاہ سیدنا ابو بکر ن الصدیق - اور بجاہ سیدنا عمر بن الخطاب
رضی اللہ اور بجاہ سیدنا عثمان ابن عفان - اور بجاہ سیدنا علی ابن ابی طالب

رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعن کل الصحابۃ اجمعین تکملہ فارغ ہوا پھر منارے
والوں نے شروع کیا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ فالق الحب
والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذالکم اللہ فانی تؤفکون
فالق الاصباح وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالک تقدیر
العزیز العلیم وهو الذی جعل لکم النجوم لتهتدوا بها فی ظلمات البر
والبحر قد فصلنا الآیات لقوم یعلمون وهو الذی انشاکم من
نفس واحدة فمستقر ومستودع قد فصلنا الآیات لقوم یفقهون
وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم
یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا۔ پس اذان شرعی شروع
ہوئی اودھر مؤذنوں نے اذان تمام کی۔ اودھر مکبر نے تکبیر
کہی پہلے شافعی بعد اوس کے مالکی۔ بعد اوس کے حنبلی بعد
اوس کے حنفی۔ باقی اور چار وقت میں حنفی پھر شافعی پھر مالکی
حنبلی نہیں ہوتے۔ مغرب کے وقت مالکی نہیں ہوتے۔ جو مقتدی
جس جس کا پہونچ جاتا ہے نماز میں اقتدا کرتا ہے اور سوائے حرم کے
جبل کعبہ جسکا پتھر صرف حرم میں آتا ہے جبل عمر رضی اللہ عنہ وجبل ہند سے
اور اناب مقام اور سوق صغیر میں اذان۔ اور بہی دوسرے مساجد میں نماز
ہوتی ہے وہ لوگ جو محلات میں حرم میں نہ پہونچ سکے پڑھ لیتے ہیں۔ فرض
ادا کر دیتے ہیں۔ مگر سنت نہیں ہوتی جب تک نہ کہے

متوجها الی جهة هذه الکعبة الشریفة

ہدیہ ہشتم در حالات حج و منا و عرفات بالانفصال

اب شعیب کی یاوری سے حج کے ایام قریب آئے واردین کی کثرت اور آمد سے
شہر کی وسعت - سوائے قافلہ ہائے شامی و مصری و فوج شاہی کے سب
اپنے شہر کے مکانات و مسافر خانوں و رباطوں میں کہ کئی سو ہیں اور لنگر خانہ
سلطانی میں سماتے ہیں - آٹھ نو لاکھ آدمی ایک شہر میں آتے ہیں - اس
برکت کو دیکھو کہ تمام چیزیں بہی دستیاب ہے - غلہ و میوہ تو بجا ہے -
یہ لطف قابل دید ہے - گویا ابہی عید ہے - بروز جمعہ وہ خطبہ جس میں مناسک حج
تعلیم و بیان ہیں پڑھا جاتا ہے - اوس کا اہتمام و سامان بیان نہیں کیا جاتا ہے
ہر ایک کی پوشاک صاف پاک پارچہ ہائے رنگارنگ کی نام ہی اون کے عجیب
ڈھنگ سے **پیتان** کیسا زعفرانی **قمیص** کیسا نازلے
قبا دھانی **سایہ** آسمانی **جبہ** آبی کیسا گلابی کیسا
بادلہ پر زری کیسی کی صدری لاجوردی رم کیا ہے کہ گلزار ابراہیم خلیل اللہ
ہے - لیس اللہ ہی اللہ ہے خیر خطیب حلہ شاہی مراتب علم و ماہی مراتب کے
ساتھ منبر پر چڑھے لوگ خطبہ سنتے ہوئے

جب بعد حمد و نعت و مناسک حج کی یہ
عبارت پڑھا اللّٰھم اعز الاسلام والمسلمین بنصب

عورتون کے داخلے کا دستور ہے - اون ایام مین خاص خانہ کعبہ کا دروازہ کہولا جاتا ہے اور ہر شخص حسب آیہ من دخلہ کان اٰمناً داخل ہونا چاہتا ہے -

شعر حضرت غوث پاک

ہر کس کہ در حق زد و از ہمت ما تافت	زآن رو نتوان رفتن ہر گز بدر دیگر

یہ داخلی بدون خرچ کے عام ہے مگر خاص مین اطمینان قلبی و آرام ہے اون ایام داخلے عام کی یہ تاریخ ونام ہے - ۱۰- محرم الحرام - ۱۲- ربیع الاول روز مولود خیر الانام - ۲۷- رجب المرجب و اول جمعہ - ۱۴- شعبان المعظم ۲۷- رمضان المبارک و جمعہ اولے - ۱۵- شوال - ۱۵- ذوالقعد -

خیر بعد خطبہ جمعہ متعلقہ ارکان حج کے لوگ سامان حج مین مشغول ہوتے ہین ساتوین ذی الحجہ تک قافلہ موسومہ طیارہ ورکب جو سامنے شعبان یہ مدینہ منورہ سے چلتا ہے آجاتا ہے - اسی عجلت کے سبب سے طیارہ لینے اوڑنے والا کہا جاتا ہے -

وقافلہ شامی وقافلہ مصری وخزینہ مخصوصہ وکیسہ ہمایون بہی پہونچ جاتا ہے اونکے معنی لفظی واصطلاحی دونون آپ لوگون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے جو کہ ڈیڑہ سال کے قیام مین یہ سب امور تحقیق وہر طرح تدقیق کیا ہے ظاہر کیا جاتا ہے **کیسہ ہمایون** مراد ہے اون کیسہ ہائے زر وجواہرات سے جو سلطان روم کے حضور سے واسطے خیرات عتبات عالیات کے بہیجے جاتے ہین **خزینہ مخصوصہ** اوسے کہتے ہین جس سے تنخواہ اہالیان حرمین شریفین کے دیجاتی ہے - اور دوسری قسم کو خرچ صرہ

آتی ہے - جسروزان دونو چیزون کو لیکر اراکین شاہی قسطنطنیہ شہر کے باہر نکلتے ہین
سلطان روم خود مع غلاف نفیس اونکے ساتھہ بلحاظ زوارین حرمین کے چلتے ہین اور اوس
مقام عالی تک جہان پر جبہ شریف تبرکا رکہا ہے تشریف لاتے ہین - اور زیارت
اوس کی فرماکے پہر واپس بارگاہ سلطانی مین جاتے ہین -

شعر حضرت غوث پاک

پیراہن یوسف اگر پیچ شد فاش غم	مژدہ بوے دل ازان بند قبا بادہم

شامی قافلہ جو شام سے معہ بادشاہ و فوج کثیر کے آتا ہے اوس کے ساتھہ
محمل حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تبرکا رہتا ہے - اوس شتر اور محمل زرنگار
و اوسکی طیاری کہانتک بیان کرون - زر جواہر مین غرق از پا تا فرق - اسقدر زیورات
سے لدا ہے کہ معلوم ہوتا ہے سونے ہی سے بنا ہے -

محمل مصری اسمین لشکر مصر سے آتا ہے اس محمل طلائی مین غلاف بیرونی
خانہ کعبہ کا ہوتا ہے - جو ہر سال بدلا جاتا ہے - و غلاف اندرونی و قبر شریف کا وقت
تبدیل سلاطین تبدیل ہوتا ہے - و تخت روان دو او نتون پر مغرق سواری بیگمات
شاہی کے لیے ساتھہ قافلہ کے رہتا ہے - قافلون کے پہریرون پر یکجانب

نصر من اللہ و فتح قریب دوسری جانب **لا الہ الا اللہ** سجب عجیب و غریب - نہیں سے ہم غلبہ نے مع افواج کثیر

منا و عرفات کا جانا بتدریج شروع کر دیا - پہر بہی مکہ معظمہ
سے تا بہ عرفات اونٹ جوق جوق کسی پر سواریان کسی پر صندوق نظر آتے ہین
قطار کا تار نہین ٹوٹتا ہے - راستہ نہین چہوٹتا ہے - بڑا لطف تو یہ ہے کہ ...

آدمی از فقیر تا بادشاہ نہ سر پہ تاج نہ کلاہ سب ننگے سر بدن پر چادر یا لباس ہر ایک کی ہے
لبیک عجز انکساری پیدا۔ خدا کی عظمت ہویدا۔

شعر حضرت غوث پاک

جامہ جان چاک شد در وادی عشق و جنون	ہر طرف صد خار غم بگرفتہ در دامان ما

اسی صورت سے **منا** میں ہونے **منا** وہ مقام ہے جس کی نسبت حضرت خیر الانام نے فرمایا ہے المنا مسنا کم ثم مصروق اور اسی مقام میں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم ابو البشر سے فرمایا تھا **تمن** یعنی آرزو کر فرمایا کہ اتمن الجنۃ یہی وجہ تسمیہ ہے اب تو ہر شہر جانب جبل شہر صدہا مکان ہزارہا طرح کی دوکان مگر بس چار دن کی چاندنی بعد حج کے ویران صدہا ریال کرایہ کے مکان۔ بس تین چار دن کے لئے ادھی ملک کے لوگوں کی ہمت دیکھئے کہ لیتے ہیں یہاں کے لوگ کیسا اتنا دیتے ہیں۔ یہاں ایک مسجد **خیف** میں دو رکعت طول درمیان صحن کے قبہ مقام شہید رسول مقبول ہے اور مقام نزول سورہ **مرسلات** دوسری جانب **منحر** حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوۃ ہو۔ بعد اس کے **مزدلفہ** مگر راستہ ہونے کو مقام نہیں کرتے پہرے وقت دو چار گھڑی کنکریاں لینے کو قیام کرتے ہیں بعد عرفات سے بھی حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کو ملاقات کا مقام ہے اس لئے عرفات نام ہے اور اس جگہ قیام قیامت میں بھی کلام ہے۔ جہاں ہوسکے خدا ہی کام ہے۔

شعر حضرت غوث پاک

گنبد دیگر خلقے فسردہ بست جمال		در قیام حضرت آقا شیخ صدر بست

مسجد نمرہ میں حجاج ظہر و عصر جمع کرکے پڑھتے ہیں تب جبل رحمت پر حج کا خطبہ سننے کو پہنچتے ہیں - اس خطبہ حج کے لئے تمام خلائق کی روا روی کا ایسا ہجوم کی روا روی کہو کیونکر بیان ہو سکتی ہے - خلق خدا ہے یا دریا کی موج ہے - آگے آگے افسران ترکی کی فوج ہے - لاکھوں جھنڈے تیرے کوسوں تک گھڑے ہیں - خیام شاہی پر تمام کلس ہائے طلا ہے - اہل شاہی کی خوشنما سلیٹے لاکھوں خیمے سفید سرخ ہر رنگ کے عجیب سجاوٹ عجیب ڈھنگ کے غروب آفتاب تک خطیب قاضی اونٹ پر سوار ہو کر پڑھتے ہیں - بعد اوس کے تمامی حجاج و افواج تو پھر پھرتی ہوئی مزدلفہ کو پہنچتے ہیں - وہاں سے کنکری لیکر پھر منا آتے ہیں - نماز مغرب و عشا جمع کرکے پڑھتے ہیں - یہاں پر حجاج کو بڑی احتیاط اونٹ و شقدف کے علی الخصوص زنانہ سواریوں کی چاہئے - بدؤں کا کہلانا ملانا ایسے مواقع میں آرام دیتا ہے - یا مدینہ منورہ کی راہ میں کام آتا ہے - چنانچہ یہ امر ضرور ہے کہ زنانی سواریاں مردوں کے درمیان رہیں - ہر ایک اونکے نگہبان رہیں - اور بدؤں کے ساتھ ایسی تالیف قلبی کیجئے کہ وہ سے لیکر کہ جب چاہے چلے جب چاہے قیام کرے - جہاں چاہے ٹھہرے آرام لیوے - چنانچہ یاد آ گیا اسوقت مجھکو مدینہ منورہ کی راہ کا حال اور شیخ سالم سالار قافلہ و شیخ الجمال کا کہ ایک مرتبہ نماز ظہر کے لئے میں اوترا تا الفراغ نماز وہ اپنی سواری لئے کھڑا رہا بعد نماز باصرار اوسی ناقہ پر مجھے سوار کیا - خود پیادہ پا اختیار کیا - اور یہ شخص بڑا اپنی قوم کا سردار ہزاروں جمالوں کا سالار اور سید یہ تابعدار ہے - مگر حضرت یہ خرچ و کثیر خاطرداری -

آنکہ با مردم مدارا مے کنیم از بہر تست	ورنہ کے پروا بود از قول بدگویان مرا

بعد انفراغ خطبہ کے مزدلفہ مین آکر کنکریان چن کر **منا** مین داخل ہوے صبح کو شیطانون کو کنکریان مار کر فراغت حاصل ہوئی - تب قربانی کی نوبت آئی - بس خدا کی قدرت نظر آئی کہ آٹھہ نو لاکھہ آدمی نی کس اگر ایک ایک بہی قربانی کرین تو کس قدر دنبہ ہوتے ہین نہ کہ بعض سو سو پچاس ذبح کرتے ہین - مین بچشم تحیر دیکھتا ہون کہ دنبہ کم نہین ہوتے ہین - بعد ذبح پہر زندہ ہوتے ہین یا کیا اسرار ہے جو کہ گلہ کا گلہ اتبک کہڑا منتظر ہے - **بعد سعی حما**م بعض سواری حمار تیز رفتار جا کر مکہ معظمہ مین تاریخ ۱۰ ذی الحجہ کو نماز عید الضحی مین بہی شامل ہو جاتے ہین - پہر آکر منا مین داخل ہو جاتے ہین - کیونکہ ابہی دو روز اور کنکریان مارنا ضرور ہے یہی دستور ہے - اور کنکریان شیطان پر مارنے سے یہ مراد ہے کہ جسوقت حضرت اسمعیل کو حضرت ابراہیم ذبح کو لئے جاتے تہے انہین مقام پر شیطان نے حضرت اسمعیل کو وسوسہ دیا تہا پتہر مارا وہی طریقہ اتبک جاری ہے - ہر سال شیطان کی خواری ہے - بارہوین تاریخ کو پہر کنکریان وہان ڈال کے مار کر مکہ معظمہ کو جاتے ہین - وہان جا کر پانچوان فرض حج کا یعنی طواف الزیارۃ بجالاتے ہین - اور فرائض خمسہ حج کے یہ ہین -

اول احرام باندہنا - کہ یہ شرط ہے **دوسرا** وقوف عرفات **تیسرا** - ترتیب **چوتھا** ہر ارکان و مناسک کو اپنے وقت پر ادا کرنا - **پانچوان** طواف الزیارۃ کرنا اب طواف **الزیارۃ** کے بعد حج ختم ہوا شکر کا مقام ہے خدا کا اکرام و الطاف ہے - اور کچھ لوگ حج بدل بہی اپنے عزیز اقارب اموات کا بطور ثواب کے کرا دیا کرتے ہین - مین بہی بخشش ...

خرچ حج دیا کرتے ہین اور ہندوستان سے حج بدل مین تو سیکڑون روپیہ کا صرف ہے - تہوڑے مین تو ادا کرنے پر حرف ہے - بہتر ہے کہ وہین کسی عرب کے لوگون سے حج بدل کراوے اور اونکی خدمت بہ دل بجا لاوے کیونکہ ظاہرا اکثر وہانکے ساکنین و مہاجرین کا معاملہ کل توکل پر ہے نہ مال داری و تمول پر ہے چنانچہ خدا متوکلین کیجانب خطاب کرکے فرماتا ہے

شعر حضرت غوث پاک

من کیل تو ام از من بطلب ہر چہ سزاست	تو زمن ہیزم و شیر نمک و دیگ بخواہ

اور کیسا توکل انکا ہر وقت کیسہ مین روپیہ پیسا اور اوسی حال مین سب مرفہ حال خوش خور خوش پوشاک خوشحال زنانہ و مردانہ مکان مین ہر طرحکی لوازمہ و سامان گدی تکیہ و بہرے شیشے پورے بہرے قہوہ و چاے و نقلب سب طیار مہمانداری مین جان نثار عجیب دل اور عجیب ہمت ہے - بس خدا ہی کی رحمت ہے -

اگرچہ ضمناً اس کتاب مین مناسک و ارکان حج کے جا بجا تحریر ہین مگر اس مقام پر بنظر آسانی کے ایک جگہہ معہ مسائل ضروری و دعا کے تسطیر ہین - پہلے جان لینا چاہئے اور اوسے حج مین بطور فرض مان لینا چاہئے - وہ یہ ہین -

اول - احرام - دویم وقوف عرفات - سوئم طواف الزیارہ - چہارم ترتیب باین امورات ہای و وقوف مزدلفہ - سعی ما بین صفا مروہ - رمی جمار - طواف الصدر یہ کل واجبات ہین اور امور مسنون یا مستحبات سے ہین - پس احرام کہ سب ارکان سے مقدم ہے اور اوس کے عدم ادا مین دم ہے - اوسکا یہ طریقہ ہے کہ جب ہندوستانیون کا جہاز قریب یا محاذی یلملم کے آوے - اوسوقت حجامت وغیرہ بناوے اور نہاوے بعد اوس کے ایک چادر بے سلا باندہے و ایک اوڑہے - اور دو رکعت نماز پڑہے

اور عمرہ یا حج یا تمتع و قران جو کچھ منظور ہو اوس کی یون نیت کرے اللھم انی
ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی ۔ بعدہ پڑہے یہ دعا ۔ اللھم انی اسألک
رضاک والجنۃ واعوذ بک من غضبک والنار ۔ اللھم احرم لک شعری
وبشری ودمی من النساء والطیب وکل شیء حرمتہ علی المحرم ابتغی بذالک
وجھک الکریم ۔ اللھم اعنی علی اداء العمرۃ او علی اداء فرض الحج وتقبلھا
منی واجعلنی من وفدک الذین رضیت عنھم وارضیتھم وقبلت
اللھم قد احرم لک شعری وبشری ولحمی ودمی وعظامی بعد اوس کے
کہے عورت باواز پست و مرد باواز بلند لبیک اللھم لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک اله الخلق
لبیک اور یہ صدای لبیک ہر وقت جاری رہے اور جناب الہی مین عجز و انکسار
رہے اور بعد احرام کے ممنوع ہے مردون کو سلے ہوئے کپڑون کا استعمال
مگر اوڑہ لینا بضرورت جائز ہے در آنحالیکہ کہلے رہین سر اور بال مگر درست ہے
باندہ لینا ہمیانی یا ہتیار مثل تلوار و ڈہال جائز ہے عورتون کو موزہ و دستانہ
وغیرہ دوختہ لباس ایسے طور پر کہ نہ آوے وہ کپڑا منہہ کے پاس بلکہ رہے اس کا
لحاظ و پاس اسی لئے بنائی جاتی ہے ملک عرب مین ایک چیز برگ کہجور کی اوڑہنی
سے اوسمین جالی کہ نظر آتی ہین زیر برقعے سب چیزین دور کی اور نہین درست ہے
پارچہ معصفر زعفرانی یا خوشبو سونگہنی یا لگانے ۔ یا حجامت بنانے ۔ یا جنگ
جدال و بلا ضرورت قیل و قال و نیز شکار صحرائی یا غسل صرف نظر صفائی اور نہین
چاہئے مارنا جون کا یا بلا ضرورت نکالنا خون کا اور جائز ہے مارنا ماریا کژدم وغیرہ کا

جو پہونچاتے ہین ایذا اور یہہ امر ضروری ہے ۔ قتل الموذی قبل الایذا اور نہین درست ہے محرم کو بوسہ یا جماع یہی ہے قول صحیح اور اسی پر ہے اجماع اور بجالاوے جملہ ارکان احرام و حج کے حیض و نفاس والی عورت مگر یہ کہ نہ کرے طواف الزیارہ وغیرہ بدون غسل و طہارت اور جبکہ ترک ہوجاوے کوئی فرض یا واجبات تو لازم آتی ہے بطور کفارہ کے یہ بات کہ قربانی کرے ایک گوسفند بہ نیت اداے دم یا صدقہ دے تین صاع گندم چہہ مسکینونکو ورنہ اسکے بدلے اگر نہ ہو سکے تو نصف صاع یعنی دو سیر سے کم یا بحالت مجبوری روزہ رکہے تین دن بتدریج یا باہم و بحالت ترک مسنون یا استحباب کے یہی مناسب ہے دے دینا کسیقدر صدقہ و خیرات بنظر اس کے کہ نہ باقی رہے ارکان حج مین کسیطرحکے نقصانات اور لحاظ رکہے محرم اس امر کا کہ جب داخل ہو حد حرم مین پڑہے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور جب کرے خدا یہ امر نصیب اور پہونچے مکہ معظمہ کے قریب تو متوجہ ہوئے بجانب خداے ذوالمنن اور لاوے زبان شوق پر یہ سخن ۔

شعر حضرت غوث پاک

تا نہادم بر سر کویت قدم بے اختیار	تو تیاے دیدہ سازم خاک پاے خویشتن

بعدہ پڑہے یہ دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم اور پڑھے یہ دعا جبکہ پڑے بیت اللہ پر نگاہ اللھم زد بیتک
تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومھابۃ۔ اور جب داخل ہووے حرم میں
باب بنی شیبہ و باب السلام سے پڑھے یہ دعا بڑے اعزاز واحترام سے اعوذ باللہ
العظیم وبوجھک الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ
والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب
رحمتک اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام
حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت
یا ذا الجلال والاکرام بعد اوس کے شروع کرے طواف حجر اسود سے اللہ اکبر
کہہ کر اور پھیرے سات پھیرے گرد بیت اللہ کے مکرر اور کریں مرد لوگ رمل واضطباع
و پڑھیں یہ دعا خانہ کعبہ کے سامنے مودب ہو کر اللھم ایمانا بک وتصدیقا
بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا بسنۃ نبیک سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور دروازہ بیت اللہ پر پڑھے یہ دعا۔ اللھم ھذا البیت بیتک وھذا
حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام العائذ بک من النار۔ اور نزدیک
رکن عراقی کے یہ دعا۔ اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر
والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل
والمال والولد اور میزاب رحمت کے نزدیک یہ دعا اللھم اظلنی تحت
عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی بکاس سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظماء بعدھا ابدا اور نزدیک
رکن شامی کے یہ دعا اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا
مغفورا وتجارۃ لن تبور واخرجنی من الظلمات الی النور یا عزیز

یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم
اور نزدیک رکن یمانی کے یہ دعا اللھم انی اعوذبک من الکفر ومن
عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات واعوذبک من الخزی فی الحیوۃ
الدنیا والاخرۃ اور درمیان رکن یمانی وحجر اسود کے یہ دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اللھم قنعنی بما رزقنی وبارک لی فیہ
واخلف علی کل حال غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ یہ دعائیں جو ذکر کی گئیں طواف میں
پڑھی جاتی ہیں اور یہ دعائیں اور مقامات کی ہیں جو اب لکھی جاتی ہیں یعنی ملتزم کے
پاس یہ دعا اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی
من کل سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اتیتنی۔ اور بعد فراغت
طواف آوے دہلیز کعبہ کے پاس اور تھامے غلاف اور پڑھے یہ دعا
بخلوص نیت وبادل صاف یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃ
انعمت بھا علی الھی وقفت ببابک والتزمت لعتبتک ارجو
رحمتک واخشی عقابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار
کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسالۃ غیرک
اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا
من النار یا کریم یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع
العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑھے نزدیک مقام
ابراہیم کے یہ آیت بقصد تعظیم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
اور بعد طواف کے ادا کرے دو رکعت نماز اور پڑھے یہ دعا بعجز و نیاز

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ
فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ
لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بعد اوس کے جاوے چاہ زمزم
پر اور پیوے پانی بیت اللہ کیجانب منہ کرکے اور پڑہے یہ دعا وہین کہڑا
ہوکر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ
كُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ
وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ بعد اوس کے جاوے
سجانب کوہ صفا اور پڑہے یہ دعا یا صدوق و صفا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ
بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ بعد اوس کے سعی
کرے صفا سے مروہ تک سات بار اور دوڑین مرد لوگ درمیان میلین سبزین
کے اور پڑہین یہ دعا اور استغفار رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ بعد اوس کے ساتوین ذی الحجہ کو خطبہ
مشعر ارکان حج سنکے آٹہوین کو احرام باندہے ہوئے مقام منا کو جاوے

اور عرفہ کے دن بخشوع تمام یہ دعا بزبان پڑھا وے لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہُ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کلّ شیٍٔ قدیر اَللّٰھمّ اجعل فی قلبی نورًا وفی سمعی نورًا وفی بصری نورًا اللّٰھمّ اشرح لی صدری ویسّر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وشتات الامر وفتنۃ القبر اللّٰھمّ انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل والشر ما یلج فی النھار والشر ما تھب بہ الریاح اللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر واللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر واللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر واللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحمد لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد اللّٰھمّ اھدنی بالھدیٰ ونقّنی بالتقویٰ واغفر لی فی الاخرۃ والاولیٰ۔

اور عرفہ کی رات میں پڑھے یہ کلمات ہزار بار سُبحان الّذی فی السّماء عرشہ سُبحان الّذی فی الارض موطنہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سُبحان الذی فی الجنّۃ رحمتہ سبحان الّذی فی القبر قضاءہ سُبحان الذی فی الھواء روحہ سُبحان الذی رفع السّماء سبحان الذی وضع الارض سُبحان الذی لا ملجاء ولا منجاء منہ الا الیہ۔ اور نویں تاریخ عرفات میں ٹھہر کر سوائے وادی بطن عرنہ کے کہ جہاں چاہے قیام۔ اور بعد زوال آفتاب پڑھے یہ دعا اور نیز درود و سلام اللّٰھمّ لک الحمد کالذی تقول وخیرًا مما نقول۔ اللّٰھمّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک ربّ تراثی اللّٰھمّ انا اعوذ بک من عذاب القبر

ووسوسه الصدر وشتات الامر اللهم انى اسئلك من خير ما تجى به
الريح اللهم اهدنا بالهدى وزينا بالتقوى واغفر لنا فى الاخرة
والاولى اللهم اسالك رزقا طيبا مباركا ۔ بعد اوس کے جبل رحمت
جا کر خطبہ حج کا سننے بہ دل ورنہ ہو لبیک کہنے سے کسیوقت غافل بعد ختم خطبہ
کے آوے مزدلفہ مین ہمراہ امام اور سواے وادی محسر کے اور جگہہ کرے
مقام اور نماز مغرب وعشا اکیساتہہ پڑہ کر یہین پر کرے کنکری چوسنی کا اہتمام
بعد دسوین تاریخ منا مین جا کر مارے سات کنکری جمرۃ العقبہ
پر ہر بار اللہ اکبر کہہ کر بعد اوس کے قربانی ۔ مگر
قبل از ذبح پڑہے یہہ آیات قرآنی ۔ انی وجہت وجہی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی
ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت
وانا اول المسلمین اوس کے بعد قبلہ کیطرف رخ کرکے ذبح کرے بسم اللہ اللہ اکبر
کہہ کر اور بعد ذبح کے پڑہے یہ دعا اللهم تقبل منی کما تقبلت من
خلیلک ابراهیم وحبیبک سیدنا محمد علیه الصلوة والسلام
بعد اوس کے منڈاوے بال کیونکہ ہوگیا امورات احرام سے فارغ البال
اور ہو گئی اوس پر سب چیز حلال جو کہ تہی بہنگام احرام کے حرام مگر
مجامعت کہ وہ نہین درست ہے بدون طواف الزیارت اور وہ طواف چاہیے
اوسی روز مکہ معظمہ مین جا کر کرے یا منا مین ٹہر گیا ہو تین روز جمرات پر کنکریان مار کر پہر
اور مکہ معظمہ آکر کرے طواف اور سعی درود وصلوۃ اور ادا کرے شکریہ نعمت کہ عطا کی خدا نے یہ درجہ اور کرے دعا بدرگاہ قاضی الحاجات
تمنا بر قبول حج و حصول زیارت مدینہ منورہ کی مناجات اور مانگے جو کچہہ کہ چاہتا ہو مراد و حاجات کہ بر لاویگا خدا بطفیل اپنے حبیب کے علیہ الصلوة والتسلیمات
ھذا بیان در تفصیل مراحل مدینہ منورہ و نقشہ عمارات حرم شریف معہ دیگر زیارات

حال منازل مدینہ منورہ و کیفیت مسجد حرم شریف و روضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شعر عربی

عند ما شدّ المحامل ونادى للرحيل
حلتهم في الله مع سائل قلت قف لي يا دليل
تا تحمل لي رسائل حشوها الشوق الجزيل
نحو ما تلك المنازل بالعشية والبكور

خبر تیاری قافلہ ہونے لگی کوئی قبل حج کوئی بعد حج جاتے ہیں کوئی مشرف بزیارت ہو کے آتے ہیں ۔ کوئی اشتیاق میں یہ شعر زبان پہ لاتے ہیں ۔

شعر

کب تک رہوں میں حمایت کو آئے ∴ روضہ پہ جلد بعنایت بلائے

منبر یہاں کی قابل دید ہے گویا ایک بڑی شے ہے جس میں خطبہ معراج شریف کا پڑھا جاتا ہے ۔ اور اوس وقت روضہ مبارک کے سامنے اس شعر کا حسب موقع عرض کرنا عجیب کیفیت دکھاتا ہے بیساختہ زبان پہ آتا ہے ۔

شعر

عہد شد عہد سے برحمت خداوند اہما ∴ ورنہ ہی اورکہ جو یہ بندگان نامراد

کرایہ جمل میں چالیس ریال قلت و کثرت حجاج پر ہے ۔ شغدف کرایہ کرنا بہتر ہے
مشک وغیرہ لوازمہ آبداری ۔ بتی لالٹین ہر طرح کی تیاری کر لینا ضرور ہے ۔
کیونکہ خشکی کا سفر ولیکن باہر دور ہے لیکن شوق کے سامنے قریب ہے جیسی نصیب ہے
اور ایک خیمہ بھی بصورت ہمراہی نسوان درکار ہے ۔ کرایہ با قیمت جسطرح لیجے
تیار ہے ۔ ہر منازل کے نام ذیل میں تسطیر کرتا ہوں اور کچھ کیفیت بھی مختصر تحریر
کرتا ہوں ۔

وھو ھذا

منزل اول مکہ معظمہ سے چلکر باہر شہر کے نکلکر بعض مقام شہدا میں
سو جاتے ہیں ۔ بعض مسجد تنعیم میں جہاں سے عمرہ لاتے ہیں ۔ بعد اس کے
مقام سرف میں مزار حضرت ستنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا منجملہ ازواج مطہرات
جناب کیا ہے ۔ مسجد و چار دیوار سے اہتمام سے تیار ہے ۔ نزول امداد الٰہی فاطمہ
منزل اول فی الواقع اسی کو تصور کرنا چاہیے ۔ مکہ معظمہ سے چلکر
یہیں اترنا چاہیے ۔ کہ منازل آئندہ کا حال ہوں ۔ سب چیزیں وہاں حاصل ہوں ۔
یہاں نہر شیریں جاری ۔ ہر جا ایسی کہ ہر ایک قدرت باری ۔ ضرورت کی سب چیزیں
ملتی ہیں ۔ انار و خربوزے رطب کو دیکھکر طبیعتیں کھلتی ہیں ۔

شعر

رحمت باغیست پشت سنہ طراف او	از جبال آتشی گویا سپہر انتہا ہمہ پر دھنگ

درمیان اس وادی کے ہمراہ پہاڑ کے دامن کو دیکھا جائے تو آب باران ملتا ہے
تھوڑی زمین کھودنے سے نکلتا ہے ۔

شعر

صحرا و باغ این ہمہ سر سبزی و بہار	اشجار و برگ و سبزہ و گل مجمد است

بدوؤن کی جب خاطرداری رہتی ہے جو وہ جاکر پانی لا دیتے ہین اور لکڑی وغیرہ
بھی مہیا کر دیتے ہین - اور اونکی خاطرداری بس یہی ہے کہ جسوقت آپ کہائے -
اون کو بھی کچھہ کہلائے - قلیل کثیر پر مدار نہین - جو کچھہ دیجئے انکا آہنین - مگر
خود خیال کرنا چاہیئے - بدوؤن کی قلت کثرت پر نظر دہرنا چاہیے - جتنے وہ باخود با
ہم ہون - اونکے لئے سمن یعنی روغن زرد اور سب چیزین بہم ہون اگر گھی کم ہے تو
سم ہے کچھہ نہین تو پھر بلا مہندی بطال کل یوم دال ہے - ہندیون کی جز سے پرواہ کے

منزل ثانی بیر عسفان
یہان بھی سب طرح کی سامان پاؤ لی
چیزین کوئی یہان رہتا ہے کوئی قافلہ خلیص مقام کرتا ہے -

منزل ثالث بیر قدیمہ
یہان آب شیرین و زراعت کے
چیزین بکثرت تجارت صرف قلت نہین کشت ہائے گندم و شعیر و درختہائے
خرما کثیر - مگر مشتاقین زیارت کے سامنے حقیر -

شعر

سرو رحمت دل اسیر وصل تو کردہ قبول را	در وجود عالم غیر از این ما را نباشد ہیچ کشت

منزل رابع بیر ابیار
ایک شہر مختصر قلعہ فتح شاہی تیار ہوتا ہین جسمین حضرت سید
رفیق بہم رسانیدہ حوالہ سلطانی جاری ہر طرح کی خبرداری -

منزل خامس بیر مستورہ
اس چاہ کی ہر ایک کو چاہ کرنا
چاہیئے اس کے پانی کو کحل البصر تصور کرنا چاہیئے - یہی وہ کنوان عظمت الاثر ہے
جس مین جناب رسالت مآب نے آب وضو ڈالا ہے صلی اللہ علیہ
وسلم الوف التحیہ اگر چشمہ آبحیات کہون تو بجا ہے - اور ما رسا سبیل سے
تشبیہ دون تو زیبا ہے -



پھر کبھی برف آب کو ہرگز نہ لاتے یاد دل	وہ خنک پانی کہ ہو پینے سے جسکے شاد دل

منزل سادس رابغ یہان بھی ماء ملح مل جاتا ہے۔ جدہ سے جو لوگ بغلہ پر آتے ہین۔ یہان اونکا بھی قافلہ ملجاتا ہے اور جو لوگ سفر اوادی کیطرف سے آتے ہین تو وہ روغن بلسان اصلی لاتے ہین اور یہین سے مکہ معظمہ بھی لیجاتے ہین۔

منزل سابع بیر شیخ حسن یہان سب چیزین موجود حسب طلب بکرپاہ قلیب حسب دستور ملک عرب خدا نے ہر جگہ قدرتی حصار بنایا ہے اکثر مقامون مین جبال کو صد راہ پایا ہے۔ سلطان نے مابین حرمین کے ریل جاری کرنا چاہا تھا مگر بسبب جبال حائل ہونیکے کبھی وہ حسب سابق اونکی سے نہ بنایا۔

منزل ثامن بیر عباس یہان بھی قلعہ سلطانی ہے آثار شاید اس کنوئے کو حضرت عباس عم رسول اللہ نے تیار کیا ہے۔ جابجا معدنیات اور سنگہاے رنگین سرخ زرد و سبز سفید تر مین ابار مثل عقیق چمکدار ہر قطع دشت گویا کہ بہشت ہے معلوم ہوتا ہے یہی بونکی یہین سرشت ہے۔ خدا انہین مقامونکی رہ نوردی دے ورنہ۔



دامن بدن خاشاک راہ یار ہو جتنے کا شکے	تنگ ہے سر پر تن اپنا بوجھ بردار ہو رہے سے کیا ہے

منزل تاسع بیر الشریف یہ اصل منزل دس ہین راہ مین اختلافات مقامات یا قیام کیوجہ سے تعداد ایام بڑہ جاتے ہین دو تین روز جابجا راحت کے لئے ٹھہر جاتے ہین۔ یہان سے محبوب خانہ نورانی پر شتابیان کمال سرعت جاتا

شوق ٹھہرنے نہیں دیتا آگے پڑھا جاتا ہے اشعار قصیدہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پڑھا جاتا ہے

شعر عربی

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

مشتاقین جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا عجیب رنگ ہے سب کے عجیب ڈھنگ ایکدم ٹھہرنا دشوار بدون کی دیری ناگوار

شعر

وعدہ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

کوئی کہتا ہے آج اونٹ والے نہ چلینگے کیا نہیں رہینگے - روز تو اس وقت چلتے تھے - بلکہ اس سے بھی پہلے نکلتے تھے - افسوس ہے قافلہ سالار نہیں - حیف کچھ اختیار نہیں کوئی کہتا ہے ہم تو بیٹھے ہین - کوئی کہتا ہم بھی اونٹ پر چڑھتے ہین -

شعر

خرم آن وقتے و خرم روزگارے	کہ یابے بہرہ از وصل یارے

غرض جب تک باختیار خود ہی ہوتی تھی - مین نے اوسوقت سوا ہی درود و سلام و قصائد حسب حال و وقت و مقام و دوسرا کچھ پڑھا یا اور کسی امر مین اوقات ضایع کرنا مناسب نہ جانا اور یہ قصیدہ عربی پڑھنا شروع کردیا -

قصیدہ

بلغ اللہ صلوتی وسلامی ابدا	للنبی عربی مدنی حاتم
شمس فضل وضیاء وسناء اسنی	نور سعد وبہاء وسماء الکرم
بدر لطف ونماء وسحاب ہطل	طود حلم ووقار وفحول الامم

کیف تحصی صلوات لامام الحرمین | عجمی بدوی حضمی بکم
رب ابلغ صلوات وسلاما مددا | نحو سکان بقیع وبقاع الحرم
ثم اصحاب حبیب احد ثم بکر | ثم اتباع کرام لسید الامم
اعتمادی ورجائی بشفیع الامم | حین یبلی کفنی فوق عظام الرمم

حجاب منازل کے آج دسوین منزل ہے مناخہ مین گیارہوین ہوگی جہان قافلہ سابق اور یہ قافلہ مل جاوے گا۔

شعر

واعظم ما یکون الشوق یوما | اذا دنت الخیام من الخیام

شعر

مدینہ کی تمنا مین شب و روز | دل رنجور بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری مین ہر دم | تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے

خیر خدا خدا کر کے قافلہ چلا الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ آج دن مدینہ شریف مین نازل ہونا ہے شہنشاہ کونین کے دربار مین داخل ہوتے ہین —

شعر

خوشا روز سعادت مرحبا یوم الوصال | باغ حسن گل می کند امروز بعد از چند سال

زہے تقدیر جنکو یہ دولت نصیب ہوئی مدینہ منورہ قریب ہے بس اب او علم جلے ادب ہے - اور اے زائرین پشت مرکب پر مناسب کب ہے — شعر

سر کو قدم بنائیے چلنے کے واسطے | خاک اس جگہ کی عطر ہے ملنے کیواسطے

شعر

واذا المطی بنا بلغن محمدا | فظهورهن على الرجال حرام

چنانچہ وقت اول نظر پڑنے ذی الوالقیس کے آپ کے جمال جہان آرا پر قبل از
اناخت بعیر اپنے کو زمین پر گرا دیا - آپ نے منع فرمایا خیر آپ نے آتے قریب شہر کے
دور سے مکانات شہر نظر آئے اور سب مکانات سپید ہیں نقاشی قبہ مبارک کا
گنبد سبز میناکاری کیسی شوکت وشان سے نمایان جس پر گنبد نیلا آسمان ہزار جان کے
قربان نظر آیا اللہ اکبر — **شعر عربی**

انتهى فقد حسن الصفا و المطلب		هذا قباب هذا يثرب
یا ذوی الفقیر ولیستغفر المذنب	شعر	فادخل بحجرة احمد ساقیا
یا گلستان ارم یا جنت الماوی این		کوئے تو کعبہ ست یا فردوس یا خلد برین

جیوں ہی در شہر پناہ پر نظر پڑی باب مجیدی سے نکل کر ڈیرے کو چلے - بسم اللہ
کہ نقش پناہ یہ ہے — انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین بعدہ مناخہ میں کہ ایک محلہ درمیان دونوں شہر پناہ
کے ہے پہونچے تھوڑی دیر قیام کیا بعد غسل وغیرہ کا اہتمام کیا تہا پہر سب کے
ساتھ ہو دوسری شہر پناہ میں زیارت سید الکونین امام الحرمین کے لئے چلے —

شعر

جہان کے سارے طلبگار یا رسول اللہ		تمہارے کوچہ میں جنت کو صاف بہول گئے

دور سے باب السلام پر نظر پڑی دفعتاً ایک نور جس کا آنکھوں کو خیرہ ہو رہا ہوتی — عقل کو
دیوانگی حواس باختہ ہوئے — خود رفتہ بیاختہ ہوئے — اور دستور ہے کہ بدون
درود پڑھے کوئی بھیتر نہیں جاتے — خیر بعد از درود وسلام بصد احترام فرماتے
اندر جو قدم رکھا تو صلی علی عجب عظمت وشان کا مکان ہے تمامی جنت کا سامان
ہے ایک انبوہ کثیر روضہ شریف کی جالی سے لپٹا کہڑا ہے کوئی سلام پڑھتا ہے کوئی

سجدہ مین پڑے ہے۔

شعر

اس بزم مین خوشی سے جو آئین خوشا نصیب | آنکھونکے پردے در سے لگاوین خوشا نصیب

الصلوٰۃ والسلام علیک کا شور ہے زوّارون کا زور ہے ہر ایک کو سکتہ ہے ایک دوسرے کا مونہہ تکتا ہے۔ جی مین آتا ہے کہ آنکھونکو جالی کے روزنون لگا دیجیے۔ اور ہر وقت دیکھا کیجیے۔

شعر

در بزم وصال تو بہنگام تماشا | نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

بعد اوس کے چند اشعار حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قصیدہ کے زبان پر لایا۔

قصیدہ

صلّ یا ربّ علی رسولِ الناسِ | منہ للخلق امانٌ من زمانِ الیاسِ
صلّ یا ربّ علی من جاء بالکرمِ | خصّ من جاء الیہ بعمومِ الناسِ
صلّ یا ربّ علی روحِ رسولِ الرسلِ | نقشی یمشی علی ارجلہ یا الراسِ
صلّ یا ربّ علی من لا ولی مثلہٗ | طہّر القالبَ فی القلبِ من الاخناسِ

ابیات

یا رسول عربی شاہ سوار مدنی | بلبلِ مکہ و بطحا و سہیل یمنی
در حریم حرم خاص تو جبرئیل مدام | کمترین بندۂ درگاہ اویس قرنی

غرض سلام و زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے سرہانے کھڑے ہوکر ایسی عبارتون اور الفاظ سے معلم نے پڑھایا اور رقت قلبی بڑھایا کہ حیطہ

باہر ہے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا جب اس آیت کی نوبت آئی طبیعت اپنا مین نرہی ایک مضمون عین الیقین کا نظر آتا ہے عجیب حال ہوتا ہے۔

شعر

محمد سید ارض و سما ہین محمد باطن و ظاہر محمد	محمد سرور ہر دو سرا ہین محمد اول آخر محمد

مگر افسوس کہ محبت مجازی کی برابر ہی محبت حقیقی کا حال نہین ہوتا جسمین ننگ و ناموس مال و منال کا خیال نہین ہوتا۔

شعر

عاشق روے بتان یارب مباد ہیچکس	ورکسی عاشق شود بارین بتان ہمن مباد

خیر خدا اپنا فضل و کرم شامل کرے اپنے اور اپنے حبیب و محبوب کی محبت مین کامل کرے بعد اسکے شیخین رضی اللہ عنہما بعد اوس کے حضرت جبرئیل علیہم السلام بعد حضرت فاطمہ بنت خیر الانام۔ اور یہین مسجد شریف سے اہل بقیع اور شہدائے احد و حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت پڑھا دی جسوقت اذان بلند ہوئی کثرت زائرین دو چند ہوئی جب خطیب اجازت لیکے آگے بڑھا اور منبر شریف پر چڑھا خطبہ پڑھتے پڑھتے روضہ مبارک کیطرف دیکھکر جب یہ عبارت کہ ھٰذِهٖ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ ھُنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرِهِ الْحَيِّ بعدہ قبر شریف کیطرف متوجہ ہوکر یہ عبارت وَرَدَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ الْاَبَرِّ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ الْاَعْظَمِ زبان پر لاتا ہے سامعین کے بدن پر رعشہ آجاتا ہے۔ افسوس کہ یہ کلمہ اب سننے مین نہین آتا یقینا آپ کا حیات ہونا پایا جاتا ہے یکایک منہ پر آتا ہو

شعر

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم	یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم	رحمت کا ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم

شعر

ہاتھ اوٹھا روضہ کیجانب حضرت نبی	کہتے ہیں وقت دعا سنکر شرب جا باجی

بعد اوس کے اہل بقیع کی زیارت کے لئے اوسی روز یا دوسرے روز جاتے ہیں وہاں یہ لوگ آرام فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ جنکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ درمیان میرے روضہ و قبر حضرت عثمان کے دفن ہونگے جنتی ہونگے۔

اور حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص قمیص مبارک ہنگام دفن بجائے کفن پہنا دیا تہا۔ و بشارت مغفرت و قرب خدا دیا تھا۔

شعر

مژدہ وصل خدا گر بلب بشنوم	زندگی شود حیات و تن بہیستر از نفخ صور

اور حضرت ابو سعید خدری راوی احادیث مگر یہ دو قبر اہل بقیع سے باہر جانب شمال ہیں

و مزار حضرت حلیمہ سعدیہ دودہ پلانی حضرت رسالتمآب کے بہی بقیع میں واقع ہے

اور بارہ یا تیرہ اصحاب علی اختلاف الروایات شہدائے احد سے ایک جگہ جنت البقیع میں دفن ہیں۔

اور مزار حضرت امام مالک اور حضرت نافع و حضرت عقیل ابن ابی طالب برادر حضرت علی اسد اللہ الغالب۔

اور قبہ سات ازواج مطہرات اور بنات آنحضرت علیہ التحیات والتسلیمات

وقبہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور امام زین العابدین و امام باقر و امام جعفر صادق

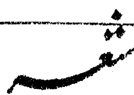
اور حضرت امام عباس علیہ السلام اور ایک روایت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے

عنہا سب ایک ہی قبہ مین علیحدہ علیحدہ مدفون ہین مگر دفن حضرت فاطمہ یہان پر

مظنون ہے اسی جگہہ پر انہین اصحاب بزرگوار کے زیر سایہ مین اپنی والدہ کی قبر کا بھی

نشان دے سکتا ہون اور اس کا شکر کرتا ہون - خدا مجھے بھی بچاوے اور

اوسی ذیل مین پہونچاوے -



جنت عاشق چہ باید مردن کوے یار		مرغ جانم را جز آن دیوار و رستگی مباد

بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد

وقبہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ اس قبہ مین حضرت عثمان ابن مظعون و عبد الرحمن

ابن عوف و سعد ابن وقاص بھی دفن ہین -

بعد اوس کے قبہ عمات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریب جنت البقیع کے ہے

تمامی قبون پر حروف طلائی سے نام لکھے ہوے ہین یہ بیرون چہاردیواری

ہے - مگر قبہ بہاری ہے -

وقبہ حضرت اسمعیل ابن امام جعفر صادق بقیع سے جانب مغرب ہی

بعد ان سب زیارتون سے نکلے آگیا دن یازدہم فاتحہ جناب غوث پاک کا جو ہر مہینہ میرا

معمول ہے - اور کیا مین اس محفل کو بمقابلہ روضہ شریف کے اصحاب صفہ کے

چبوترہ کے قریب جو ایک جلسے معقول ہے - اور نہین مین تحریر کر سکتا اوس لطف کو

جبکہ قصائد آپکے شان مین بطور خطاب حاضر کے پڑہے جاتے تھے اور اشعار ہے

آپ کی قبہ شریف کیجانب کئے جاتے تھے کہ آگے حسب موقع یہ اشعار حضرت غوث بالل
سکے یاد ـ

شعر

مہرو مہ را روشنی از پرتو رخسار تو	بے رخت ہرگز چراغ مہر و مہ روشن مباد
آرزو دارم کہ در عشقت تن بیمار من	خالی از افغان و زاری فارغ از شیون مباد

اور بہا جمال بواز سہ روشنی و بخور کا خاص آپ کے روضہ مبارک کے حضور کا ـ اور شریک تھے اس محفل میں بہت سے بزرگوار مدینہ منورہ کے از قسم عرب اور پڑھے جاتے تھے قصائد کثیر بلحن عجب ـ خدا اسی بہرہ ور ان ادوسے ـ اور ان کیفیتوں کو دکہاوے بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ـ

زیارات حوالے مدینہ منورہ

مسجد قبا اس میں ایک مقام ناقہ آنکشف اوس کا نام ہے کہ مہاجرین مدینہ منورہ نے بروز حج حسرت کی تھی آپ نے وہیں سے عرفات کے میدان میں داخل کرادیا ـ خطبہ حج میں شامل کرادیا ـ

دوسرا مقام نشست گاہ ناقہ مبارک کا جہاں پہلے آکر ناقہ حسب حکم الٰہی بیٹھا تھا

تیسرا مقام نزول آیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین ـ اور ایک ندی ہے جسے بیل ... اسی قبا کے جبال سے جاری ہے دوسرے میل ابو جیدہ مگر کچھ کہاری ہے ـ وہ کل جانے کا مقام باغ مرجلین ہے ـ گویا کہ یہیں مجمع البحرین ہے ـ

بعد اوسکے خاسکیہ و مرادیہ میں ہو کر محلہ سے بہتی ہے ـ پھر حوض برکہ مصری

نالے ہیل بہتی ہے
عین الزرقہ جسکا سعہ بہر جانب ہے آب شیرین و نہایت ہاضم ہے۔

شعر

جابجا نہرین روان پانی کی باصد آب و تاب	جوش سیلابون مین عجب انداز سے آب و تاب

مسجد جمعہ جس مین مکہ معظمہ سے آکر جمعہ آپ نے پڑہا تہا۔
و میدان۔ خاک شفا جہان شہید ہوئے تھے و زخم اچہا ہوگیا تہا اور میدان کی یہ خاک شفا بعلاج اسکے ہر مرض مین لگاتے ہین۔
و مسجد الشمس اسی مقام پر عصر کا وقت تنگ ہوگیا آپ نے دعا کیا آفتاب ٹہر گیا۔
و مسجد حضرت علی و مسجد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما یہ دونون قریب قریب واقع ہین۔
و مقام عمرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ بہی شہر کے باہر ہے۔
بیرخاتم جس کنوے مین انگوٹھی آپکی گر پڑی تہی و درختان کہجور جسکا آپنے پیوند کیا تہا کہ پہر سرسبزی حاصل کی۔

شعر

نخلستان مدینہ زتو سرسبز مدام	زان شدہ شہرۂ آفاق ز شیرین رطبی

و مسجد بنت النجار حالات سب کے اگر مفصل لکہے جاوین تو اس مقام پر مقصد اصلی رہ جاویگا لہذا اختصار کیا آخر نقشہ جو مدینہ منورہ کا اس کتاب میں شامل کیا جاوے گا اوس مین مفصل حال بقید سمت و فاصلہ کے آسانی [illegible] کیلیے قلمبند ہوگا علاوہ اسکے نقشہ ہائے عکسی حرمین استنبول کے کہنچے ہوئے [illegible]

و نیز یہی دوسرا لکھیو اگر ہدیہ ناظرین انشاء اللہ ہوگا ۔
و مزار سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ و مکان شہادت دندان مبارک قریب جبل احد
مین گنج شہیدان ہے ۔ ایک ہی لحد سے بروز حشر سبکے اوٹھنے کا سامان ہے ۔

شعر

پڑو وہ محشر بدرنہ عاشقان چون از لحد	سر برآرند یہ دل برآتش و چشم پر آب

و مسجد الفتح جہان آیہ یاایہا الذین آمنوا افسحوا فی المجالس نازل ہوئی
و مسجد قبلتین جہان آیہ قد نریٰ تقلب وجہک فی السماء
نازل ہوئی فلنولینک قبلۃ ترضٰہا تک آپنے توقف کیا جب اسی وقت
حکم آیا فول وجہک شطر المسجد الحرام عین نماز مین آپنے منہ جانب
کعبہ کرلیا ۔
و مسجد فتح و مسجد الاحزاب ۔ مسجد سلمان فارسی ۔ و
مسجد حضرت ابو بکر ۔ و مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ و مسجد بنی حرام
قریب قریب واقع ہین ۔
و مسجد بنی ظفر جسے سفرۃ النبی بہی کہتے ہین یہ دوسری طرف واقع ہے ۔
جو سات پیالہ کرکے مشہور ہے اوسمین تبرکا کچہہ کہانا لینے کا دستور ہے ۔
و مسجد الاجابہ اوسکے بعد ہے ۔ یہ مسجد بہی مقبول ہے اور منجملہ آثارات رسول مقبول
ہے ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
و ایک مقام زیارت بیت الحزن ہے جو جنت البقیع مین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے بعد رحلت جناب رسالت مآب واسطے گریہ و زاری کے قرار دیکر مخفی طور پہ
غم و الم فراق تھین ادر یہ غمزدہ ان پہ لاتی تہین ۔

ابیات جناب غوث پاک

کاسۂ سر شد سفال و دیدہ گریان ہمان	تن بکوبیت خاک گشتہ و نالہ و افغان ہمان
بہ بخت اہد گشت عالم زانکہ گر کریم بسے	بخت من باشد ہمان بے مہری و سان ہمان

کہ بعد جنید کے آپنے ہی انتقال فرمایا آپ ہی کیجانب ارتحال فرمایا۔
بعد فراغت جملہ زیارتون کے قصد کیا مینے ایکروز دار المحکمہ کا کہ دریافت کردن وہانکی عدالت کے حالات۔ اور دیکھون کیفیت وطرز مبنئی مقدمات۔ پس گیا مین محکمہ مین۔ بس بڑی مہمانداری و خاطر داری کی میری اہالیان دربار سنے۔ حالانکہ نہ تہا مین اسکا سزاوار۔ پس دیرتک دیکھا کیا اور سنا کیا تقریر فریقین کی جو زبان فصیح عرب مین کرتے تہے اور غور کیا مینے حاکم کیجانب تو بڑی نرمی و خوش کلامی فریقین سے کرتے تہے اور دیکھا مینے دفتر مین سبطرح کے قواعد اور کتاب نقل و ستاویزات اور بہت سے کاغذات چنانچہ رکھتا ہون مین اپنے پاس اسوقت کاغذ عرضیدعوے و ٹکٹ ڈاک و نیز دستاویزات کا منجملہ تبرکات۔ اب سنئے مسجد شریف کے حالات

شعر

گرچہ صد مرحلہ دور است زپیش نظرم	وجہہ فی نظری کل غداۃ و عشی

ابیات اردو

جو مدینہ کے مکانونکی کریگا تعریف	ہے یقین اوسکا مکان جنت ماوا ہوگا
ہمکو امید قوی ہے کہ صف محشر مین	تیرے مداحونکا ایک رتبہ اعلا ہوگا

اب بذوق خاطر سنئے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ مین بسواری ناقہ داخل ہوئے۔ مہاجرین و انصار کو کسقدر تہا کمال و ابتہاج حاصل ہوئے۔ ہر ایک عرض کرنے لگا کہ میرے گہر کو قدوم فیض لزوم سے منور فرمائ

ہلوگ مشتاقین کیطرف عنایت کی نظر فرماتے - اور ایک دوسرے سے کہتے -

شعر

ایکہ میگوئی ندادم دل بخوبان ہیچگہہ	سوے میدان آے وترک شہسوار من نگر
سینہ ام پر داغ وچہرہ گل گل از خوبان شکسل	یک زمان سوے من آ باغ وبہار من نگر

اور ہر شخص بزبان شوق عرض کرتا اور ناقہ مبارک کیطرف خطاب کرکے کہتا -

شعر اردو

ناقہ نازنین ذرا تو تھم	اسی امید پر پڑے ہین ہم
ماہ محمل نشین کی تجھکو قسم	یہان اوٹھے تھہر تھہر کے قدم

شعر فارسی

آہستہ خرام بلکہ مخرام	زیر قدمت ہزار جان ست

آپ فرماتے کہ ناقہ میرا خدا کیجانب سے مامور ہے مجھے بھی خدا کی اطاعت منظور ہے - جہان یہ بیٹھیگا میرا مقام ہے - اس مین کیا بحث کیا کلام ہے - خیر لوگ منتظر تھے کہ ناقہ بہ کدہ پہلو نشیند وکدا مین گل انبساط مے چیند کہ یکا یک اوس اونٹنی نے جاکر ایک یتیمون کی زمین قرار لیا آپنے وہین نزول اجلال فرماکر شکر پروردگار کیا - اور اوس زمین کو مول لے ہموار کیا بعد چندے درختان کھجور بے موقع کو قطع کرکے قطعہ مسجد نکالی - اور یہ جو ہی انکی بنیاد ڈالی - دیکھئے خدا اور اوسکا رسول کیا یتیمی پسند ہے - کسکو اور کس مین کو قبول کیا جسکا اب تمام عالم آرزومند ہے الحمد للہ یہ وہی یتیمون کی زمین ہے جو اب باین ساماں وتزئین خلد برین مسجد عالمین قبلہ اہل یقین کعبہ عارفین اور سہا فضل زمین روضہ مطہرہ رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین ہے -

شعر

مسجد عالی کا عالم عالم بالا یہ ہے	مسجد ختم رسالت رتبہ اعلا یہ ہے

اور اندازۂ ادراک و گمان سے باہر	اوسکے اوصاف مین تقریر و بیان باہم

جنوباً اور شمالاً چون ۵۴ گز طول اور عرض شرقاً اور غرباً ترسٹھہ ۶۳ گز زمانہ رسول مقبول تھا — بعد فتح خیبر آپکا از سر نو تعمیر مسجد کا ارادہ ہوا چنانچہ سنہ ۷ ہجری مین سو گز طول مسجد زیادہ ہوا بعد اوسکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی انصار کا گھر دس ہزار درہم کو مول لیکر آنحضرت کو دیا آنحضرت نے داخل مسجد شریف کر دیا اور اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی حسب الحکم اینٹین اوس مین رکھین اور مسجد قبا مین بھی یون ہی اتفاق ہوا — اور اوس مقام پر کشف کا بھی ایک طاق ہوا — لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے مین کلام ہے کہ اوسوقت تک وہ حبشہ سے تشریف نہ لائے تھے یہ شبہ کا مقام ہے اور امام احمد رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب اینٹین لاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکام مین شرکت فرماتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک بار دیکھا ہون کہ قبلہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شکم سے سینہ تک اینٹین اوٹھائی جاتی ہین - تن نازک پر اینٹ اوٹھائی جاتی ہین مین نے عرض کی مجھکو دیجئے مین لیجاؤن - ارشاد ہوا کہ اینٹین بہت ہین تم بھی لاؤ یہ مجھے لیجانے دو - آہ مین تو ان خشتونکو صرف سمائے ذوالجلال اور تماشائے جمال کے لئے اوٹھاتا ہون سکا حاصل ہونا یہان اور بھی جنت مین پاتا ہون —

شعر

بر کنند مستان حضرت قصرہا را خشت خشت	گر تماشائے جمال حق نباشد در بہشت

سے مشامِ جانِ مشتاقان معطر مے شود   گر نباشد بوے او در جنت عنبر سرشت

سولہ سترہ مہینہ تک پہلے بناسے قبلہ **بیت المقدس** کیطرف

جب کعبہ قبلہ ہوا **حضرت جبرئیل** علیہ السلام نے حسب الحکم ذوالجلال

والاکرام پہاڑون اور درختون کو اوٹہا دیا بناے مسجد نبوی کو سرآب رحمت سے

مقابل کردیا اور بنا محراب کی و نیز نقاشی و تکلفات بیحساب کے عمر ابن عبد العزیز

کے وقت سے ایجاد ہے اور بعد کو منبر کے بہی بنیاد ہے چنانچہ جو حال تعمیر منبر

و محراب ہے بتفصیل آگے درج کتاب ہے - آپکی نظر عالی مین تکلفات دنیاوی

فضول تہا - بس ایک لکڑی کہجور سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑہنے کا معمول تہا ایک صحابی

نے تین زینہ کا منبر لکڑی کا بنایا جب آپنے اوس منبر پر قدم رکہا وہ لکڑی شق ہوگئی

اور اوس مین آواز رونے کی مانند آواز ناقہ کی پیدا ہوئی اور مفارقت مین شیدا ہوکر

یون گویا ہوتے -

شعر

شاخ گل از نازکی بار یادم مے دہد	برگ گل زان گلرخ رخسار یادم میدہد
داستانِ تیشۂ فرہاد و کوہ بیستون	خار خار سینۂ افگار یادم مے دہد

یہانتک کہ جتنے صحابہ تہے اوس کی آواز سے سبکو رقت قلبی پیدا ہوئی آپ منبر سے

اوترے و دست شفقت اوسپر پہیرکے ارشاد کیا کہ اگر تو چاہے یہین رہنے دون

ورنہ حکم الہی سے بہشت کا درخت کر دون کہ ہر دن جنت کا پانی پایا کرے - اور

سب بہشتی تیرا پہل کہایا کرین بعد ایک لحظہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اوسے بہشت کا رہنا قبول

ہے - چنانچہ وہ دفن مسجد ہی میں مقتول ہے اور وہ منبر خلفاء راشدین کے زمانہ تک

اوسی طرح رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوشش کپڑے کی چڑہایا
بعضے کہتے ہین کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور چھہ زینہ بڑہایا - منبر نبوی
کو اوپر رکہا اور یہ قرینہ ہوئے کہ سب منبر کے ٹوٹ رہے ہوئے - عباسیئن نے
جدید منبر بنوایا اور منبر نبوی کی لکڑی باقیماندہ سے تبرکا کنگہیان بنوایا سنہ ۶۵۴ ہجری
مین وہ منبر بہی آتش رسیدہ ہوا - - بعد اوس کے ہر بادشاہ کے وقت مین اوس منبر کا
اہتمام بطرز جدید ہوا آخرکار نوسے اٹہانوسے ہجری مین سلطان **مراد خان**
بادشاہ روم کے حکم سے سنگ خام کا بنایا گیا اور اوس پر قبہ ہفت دہات کا ملا ہوا
چہایا گیا -

شعر

ابتو وہ منبر کا عالم تصویر ہے	اوس کے وہ صحل علے کیا مستقل تنویر ہے

حضرت **ابو بکر** رضی اللہ عنہ کو جہاد سے اس کام کی فرصت
نہ ملی اور حضرت **عمر** رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت ملی کہ سنہ ۱۷ مین مغرب و جنوب
و شمال کیطرف بڑہایا اور حضرت **عثمان** رضی اللہ عنہ نے سنہ ۲۹ مین
بڑہایا اور سب عمارت اور ستون پتہر کے بنایا پہر **عبد العزیز**
نے جو حاکم مدینہ منورہ کا تہا بموجب حکم ولید بن عبد الملک بن مروان مسجد نبوی
کو سر نو سے بنوایا اور جتنے گرد مسجد کے مکانات و حجرہ ازواج مطہرات کے تھے
سب مسجد مین داخل کیا اور خوب منقش کرکے یہ نعمت حاصل کیا پہر **مہدی**
نے سنہ ۱۶۱ ہجری مین کہ خلفاء عباسیہ سے تھے شمال کیطرف دس ستون بڑہایا
پہر سنہ ۲۰۲ ہجری مین **مامون رشید** نے کچہ بڑہایا اور جہان
روضہ شریف ہے اور **قبلہ کونین** صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام

وہی سابق مین آپ کی سکونت کا مکان ہے۔ مگر انہو لامکان سے بھی زیادہ اسکی شان ہے۔

شعر

ما کہ سرمست صبغت اللہ ایم	جاے ما باغ لامکان آمد
عاشقان در جہان نمے گنجند	این قفس چون ترا مکان آمد

اور دونون یار باوفا جان نثار باصدق وصفا وہین آرام فرماتے ہین۔ یہہ گھر پیشتر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تھا جب آپ اوس مین دفن ہوے اوسیطرح رہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ مسجد کو گھیرا نہ روضہ شریف کو گھیرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچہہ اینٹ سے بنایا۔ عمر بن عبد العزیز نے حسب الحکم ولید کے ہنگام تعمیر مسجد شریف حجرہ شریف کو بھی نقش دار پتھرون سے بنایا اور گرد اوس کے اور ایک دیوار بنایا۔ اور اس چار دیواری مین دروازہ نہین کیا۔ اور بعد بنا ولید کے روضہ شریف کے اندر جانا موقوف ہوا ہر شخص تعظیماً باہر سے سلام ودعا مین مصروف ہوا لیکن بعضون نے لکھا ہے کہ سنہ ۔۔۔ مین ایک آواز روضہ شریف کے اندر ایسی ہوی جیسے کوئی چیز گرے اور ایک شخص مشایخ صوفیہ کی قسمت بہری کہ اوس تابدان سے جو روضہ شریف مین ہے اندر داخل ہوے اور جاروب کشی سے اونکو سعادت دارین حاصل ہوی۔ اوسی زمانہ مین متوسے عمارت نے کسی خواجہ سرا کو ساتہہ لیا اور اوس زمین عنبر آگین کو صاف کیا۔ سنہ ۵۵۰ھ مین جمال الدین اصفہانی نے کٹہرا صندل کا بنایا جسکے گرد حجرہ شریف کے بنایا۔ اور اوسی دنون مین شریف ابو الہیجا نے کہ بادشاہ مصر کا وزیر تھا ایک چادر سفید دیبای مصری کہ تمام اوسکا جریر تھا اور ریشم سرخ سے

سورہ یس تحریر تہا بموجب حکم مستقی باللہ کے روضہ شریف پر چڑہا کر ایک طرز جدید نکالی پہر جو بادشاہ ہوا اوس نے ایک چادر ڈالی کہ اتبک وہی رسم جاری ہے ایک پردہ سبز زر بہاری ہے ۔

ابیات

مظہر نور تجلی پردہ دربار ہے ۔ غیرت خط شعاعی اوسکا اک اک تار ہے

ہیبت و شوکت ہے کیا پردیکے رخسی جاوگر ۔ گر نہ ہو رحمت کا پردہ کون دیکہے آنکہ بہر

جسنے پردے سے زیارت کی وہ حیران ہوگیا ۔ سر جہکا کر آسمان پر دل و جان رہگیا

پیک دانش کا یہان جلتا ہے پرواز ہے ۔ پردہ محبوب رب العالمین کا راز ہے

پہر ۶۷۸ھ مین قلاون صالحی کے عہد مین گنبد مسجد کی چہت سے اونچا جیسا کہ اب موجود ہے اور وہین حضرت کا وجود باجود ہے طیار ہوا ۔

شعر

وہ بنی کا سبز گنبد مطلع انوار ہے ۔ لپس مذہب اور مطلا اور مینا کار ہے

پہر ۸۸۸ھ مین ملک قایتبائی نے کہ بادشاہ مصر تہا مسجد شریف کو بنا کیا اور مشرف بحج و زیارت ہوا بعدہ سلیمان خان رومی نے دسوین سیکڑے مین روضہ شریف کے اندر سنگ رخام سے فرش کرا دیا کہ اتبک یہ سب بنائین پرانیان تہین ۔ کہنہ کہانیان نہین ۔ سلطان عبد المجید خان کے وقت مین جو شخص روبرو **قبلہ کونین** زیارت پڑہ رہے تہے کچہہ مٹی چہت سے گری ایک شہید دو سال زخم رسید ہوا مگر ایک حرف شکایت زبان پر نہ لایا بلکہ یہ شعر حسب حال معرض بیان مین لایا شعر

روز ابر است چنین داری چو سر در کاسہ ۔ گر بجائے قطر باران سنگ از ہوا آید خوش است

ما ضمیم از ہر چہ پیش آید بدرد عشق تو ۔ گر ہمہ بر جان من درد و بلا آید خوش است

خیر حکم تعمیر مسجد نبوی صادر ہوا ایک امر زیادہ تر یہ نادر ہوا کہ ایک درویش نے
جانب شمال مدینہ منورہ کے دامن جبل مین سنگ سرخ دکھادیا جب تک کام ختم
نہوا وہ پتھر ختم نہوا سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین کہ راقم کو عین عید رجبی مین اتفاق زیارت
ہوا کسیقدر پتھر لگا تیمناً شریک عمارت ہوا اوسوقت باب مجیدی مین کام بنتا تھا
مینے بہی وہان کام کرنے کو اپنا افتخار سمجھا پس جو ہیئت وصورت مسجد شریف کی
اب موجود وتمام عالم کے مسجود ہے عرض کرتا ہون سنیئے ۔ مسجد نبوی صلے اللہ
علیہ وسلم قبلہ کیطرف یعنی جانب جنوب بارہ درجہ کا دالان ہے ۔ بڑا اوس مین
سامان کیے ۔

ابیات

رحمت عالم کا وہ دربار عالیشان ہے	جلوۂ دیدار پر جس کے تصدق جان ہے
ہر در و دیوار پر ایک عالم تنویر ہے	سرنگون جسکے رقم سے خامۂ تحریر ہے

پہلے درجہ مین محراب مصلی حنفی عجیب خوشنما ولاثانی ہے جسکا نام محراب عثمانی ہے
اور اوس دالان مین سولہ در ہین اور باقی سب درجون مین اٹھارہ اٹھارہ در ۔
پہلے درجہ مین دو در کم ہونیکی یہہ وجہ ہے کہ مغرب ومشرق کے کونہ پر ایک
ایک حجرہ بنا ہے ۔ اوسمین زینہ منارہ پر چڑہنے کا بنا ہے اور مشرق کیطرف جو
حجرہ ہے اوس کے دروازہ پر سونے سے کہدا ہے کہ **یا حضرت**
بلال حبشی کسواسطے کہ موذنی حضرت بلال کا عہدہ تہا ۔ پہلے
موذن اسی منارہ پر چڑہکر اذان کہتا ہے شیخ المؤذنان اسی پر رہتا ہے ۔ تیسرے
دالان مین باب اسلام سے مشرق کیطرف ایک محراب چہوٹی سی **سلیمان خان**
پاشا سلطان روم کی بڑے اہتمام اور دہوم کی ہے ۔ منبر منبر حضرت

قبلہ دوعالم اوس کے بعد محراب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوسکے بعد روضہ مبارک تیسرے دالان سے بصد زیب واہتمام ہے ۔
چھٹے دالان مین تمام ہے ۔ ساتوین دالان مین روضہ شریف کی برابر بعد روضہ فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے چبوترہ سراسر ہے یہان رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز تہجد کا مقام ہے آٹھوین نوین دالان کے مقابل باب جبرئیل
علیہ السلام ہے ۔ اور دسوین سے بارہوین کے مقابل تک چبوترہ بنا ہوا ہے ۔
اوسمین صدہا کلام اللہ رکھا ہوا ہے لوگ تلاوت کے لیے خواجہ سراؤن سے لیتے ہین
بعد الفراغ پھر وہین رکھدیتے ہین ۔ یہ چبوترہ اصحاب صُفہ کا مشہور ہے جنسے
اجراء سلسلہ صوفیہ نزدیک ووں ہے ۔ اور منبر شریف کے سامنے دو مکبر ۔
ایک پانچوین دالان مین دوسرا اوس کے برابر بارہوین دالان مین اونپر مکبر کھڑا ہوکر
تکبیر کہتا ہے ۔ دلہاے مشتاقین کو تسخیر کرتا ہے ۔ جو منبر سے قریب بڑا ہے ۔ وہ
چھوٹی چھوٹے ستونون پر کھڑا ہے ۔ ان ستونون سنگ مرمر مین ایسی جالی کاٹی ہے
جیسے کوئی کاغذ مین کاٹتا ہے ایسی زیبا ہے کہ جی چاہتا ہے آنکھین کو دیکھا کیجیے
زیادہ کہانتک بیان کیجیے ۔ اور دوسرے مکبر کی چھت مسجد کے ستونون مین
جڑی ہے اونکے سہارے سے کھڑی ہے ۔ اور اسی جنوبی دیوار مین روضہ مبارک کی
برابر دو گز اونچی پر ایک کھڑکی بڑی ہے اور ہر دالان کے مقابل چھوٹی پڑی ہے ۔
اور روضہ مبارک کے اوپر ایک شبکہ نمودار ہے ۔ اوسی جانب سے نزول رحمت
پروردگار ہے ۔ اور اس مقام پر کوئی دریا باب نہین ۔ اور قبہ شریف
سے تا السماء یعنی بلکہ تا بہ خدا کسی قسم کا پردہ وحجاب نہین ۔
شعر

بے حجابانہ درآ از درِ کاشانۂ ما	کہ کسے نیست بجز دردِ تو اندر خانۂ ما
شکر للہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست	آفرین باد برین ہمت مردانۂ ما

اور روشنی کیلئے لوہے کی جالی عجیب ڈھنگ کی اوپر ستالی ہر رنگ کی چھوٹی بہت خوبصورت اون ہین جڑی ہین اور اوسکو بابر کہتی ہین ۔ اور مغرب کیطرف بڑا دالان ہے ۔ یہہ بھی بہت بڑا مکان ہے ۔ اور سہ دالان مین تیرہ در ہین اور اسی طرف **باب الرحمن باب السلام** جدہر سے زائرین کا گذر ہے باب الرحمن کے ایک کواڑ پر یا مفتح الابواب کا طغرا عکوس لاجواب ہی اور دوسرے کواڑ پر افتح لنا خیر الباب ہے اور درمیان طغرا کے سلطان عبد المجید خان کا نام ہے عجیب عمارت و عجیب کام ہے اور شمال کیطرف کو دوہرا دالان ہے ۔ لیکن مکان کی جانب سے اور سہ دالان مین سات در اوسی طرف باب مجیدی تعمیر کردہ سلطان **عبد المجید** ہے ۔ یہ دروازہ جدید ہے اوسکے دونون کواڑ پر طغرا جنات عدن مفتحۃ لھم الابواب بنا ہے اور دروازہ کے بائین طرف دو مکان بنے ہے ایک مین روشنی کا کارخانہ ہے دوسری مین خواجہ سراؤنکی رفع حاجات کا ٹھکانا ہے اور مشرق کیطرف بھی دوہرا دالان ہے ۔ اسکی بھی عجب شوکت و شان ہے اور سہ دالان مین تیرہ در ہے اور اسی طرف باب **جبرئیل** و مفتحۃ لھم الابواب کا طغرا سہ ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ در جنکی جبرئیل دربان ہین اب نصیب ہم امت عاصیان ہی ہے

شعر

اندر آن خلوت کہ در وی رہ نیابد جبرئیل	بے سر و پا بین چسان ہست آن گہ مے رویم

زهره مارا سیر از قهر یا با نیکوی	ما اگر نیکیم وگر بد هم باران در مے رویم

اور باب النسا بھی اسی طرف اور وہی طغرا باب الرحمن کا اکبر ہے اور اسی طرف
روضہ شریف کی برابر تین کھڑکیاں باہر ہین اور اوسمین سیخین لوہے کی ہوا بسر ہین
اور باب النسا کی برابر لوہے کا کٹھرا سبز عورتونکے نماز پڑھنے کا لگا ہے - اور چارکونون مے
پر چار منارہ تیار ہین - اور باب الرحمن کی برابر باطرسا طاق ہین پانچوان منارہ نمودار ہے
اور صحن مین ایک چھوٹا سا باغ ہے - جس سے باغ ارم کو داغ ہے اوسمین چھ درخت
کھجور کے آپ ہی کی حضور کی اور ایک بیری کا اور ایک مہندی کا اور ترکاری گوبھی وغیرہ
اوسمین پیدا ہوتی ہے آن درختونکی اصل حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے وقت کی تخم سے کی پیدا ہوتی ہے - جب درخت پرانا ہوکے گرپڑتا ہے اوسی
بیخ مین دوسرا لگا دیا جاتا ہے -

شعر

تحیہ و باغ اینهمه سرسبزی بہار	اشجار و برگ و سبزه سنبل محمدات

باغ کے مشرق کے کونے پر مکان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے
اوسکا کٹھرا چھوٹا سا شکل بنا ہے اوسی جگہ بیل ہے - راہ جنت کی دلیل ہے -

شعر

روضہ ہے وہ صاف کوثر کے یہاں جاری بیا	پانی آوے دیکھنے سو جسکے کوثر سلسبیل

لوگ اسکا پانی پیتے ہین - چاہ زمزم کا سا اس چشمے کا پانی ہے - لوگ کہتے ہین کہ
زمزم ثانی ہے - آگلے دن وہ پیتے تھے آب خون جگر پیتے ہین اور سرگردان ہے -

قطعہ

یاد باد آنکه سر کوی توام منزل بود	دیده را روشنی از خاک درت حاصل بود

در دلم بود که بی دوست نمانم هرگز	چه توان کرد که سعی من و دل باطل بود

خیر مقدم صفی موسی از بہر اوست۔ باز آمدم بمطلب طول مسجد کا جنوبًا شمالًا دو سو سات قدم اور عرض شرقًا غربًا ایک سو پچاس قدم جسکا مکسر تیس ہزار پچاس قدم ہوا ہی۔ اور تیاری اور آراستگی مسجد کے لکھنے کی شرح کی گنجائش نہین جو کچھ لکھہ سکے یا زبان سے کہہ سکے۔ خدا کی کبریائی ہے۔ اوسکی قدرت نے ایسی مسجد بنائی ہے ایک باب السلام دیکھہ تو ہفت اقلیم کی عمارت نظر سے گر جائے۔ مسجد اقصی کا عالم آنکھون مین پہر جائے۔ یہانکے سامان و لوازمہ دیکھکر شاہی عمارات و قصور ویرانے نظر آتے ہین۔ مشتاقین حضرت کبھی عمارات شاہی کو بھی دل مین کب لاتے ہین۔

شعر

تا شدم دیوانۂ چشم قصر شد ویرانہ است	آسمان شب ورزه از شاخ ایوان من است

در جو نور کا ظہور ہے اوسکا کیا مذکور ہے آنکھ ظاہری سے نظر پڑ کہ دروازے کا نقش [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ملا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زعفران کا کیست [illegible] ذرا دلکی اول خوش شیرین کے [illegible] آپ [illegible] مین بہتر از جوہی شیر یا کہ افضل [illegible] گلستان سے عجب یہ کہ پتھر کا چمنستان ہے [illegible] کا چھپا لیا ہے۔ [illegible] پتھر کی کیا شبہ ملا ہے۔ گو آثار و نقار مین بہار اگرچہ دیکھنے مین چہوٹا ہین۔ لیکن خوشنمائی اور صفائی مین ہزار و مین بیل کے ورق گتر کے پہول اوس مین جما سکتے ہین۔ ایسے برابر لگائے ہین کہ بیل اور لکڑی کا ایک چینا کا چمن دکھائی دیتا ہے۔ دوسرا باغ سوسن کی لہرین لیتا ہے ایک پر یہ لکھا ہے فادخلوها بسلام آمنین۔ اور دوسرے پر لکھا ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝

ابیات

مشہور ہے جو عرش جلوہ خانہ ہے تیرا	کہتے ہین لامکان جسے کاشانہ ہے تیرا
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

باہر دروازے کیطرف مدرسہ **محمود خان** دوم سلطان کا ہے
بڑے ساز و سامان کا ہے اور دوسری طرف حوض نہر کا [illegible] وضو کرنیوالی شہر کا
اور اسی دیوار مین جسکی برابر باب السلام ہے اور محراب امام ہے قد آدم سے کچھ بلند
بہت زیبا عالم پسند سورہ برات إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ سے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ تک لکھی ہے اوس سے صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ
الْكَرِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ کہودا ہے —
اور محراب کے بازو پر تمام کردیا ہے اور دوسرے بازو سے سورہ بقرے پہ رکوع
مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
سے شروع کیا ہے زمین سرخ رکھی ہے حرفون پر سونا چڑہا ہے واقعی ایک طلسم بنایا
ہے ۔ اور اس سے ایک بالشت نیچے پتھر پر إِنَّا فَتَحْنَا تراشی ہے ۔ واللہ زیادہ کہنا
توسع خراشی ہے — لیکن عجب حسن پایا ہے خدا کے کلام کو چمکایا ہے ۔ اس طغرا
محراب کے گرد گردش کہاں سے ۔ خدا کی قدرت دکھائی ہے عقل مین نہین آتا کہ
کس قلم سے یہ حروف نکالے ہین — یا کسی سانچہ مین ڈہالے ہین — جو دیکھنے
والے ہین کہتے ہین کہ یہ حرف عالم سے نرالے ہین — اس کاتب کا قلم محفوظ
سے چرا لایا ہے یہان لاکے جمایا ہے ۔ اگر یاقوت رقم نشان زندہ ہوتا تو [illegible]
کی کنی کہا کے مرجاتا یا آپ کو ان حرفون پر نثار کرتا ۔ محراب مین ایک طرف الله

دوسری طرف محمد صلی اللہ لکھا ہوا ہے۔

شعر اردو

ہو سکے کس سے بیان ہے یہان بانِ نطق لال		خاص محرابونکی نقاشی وگلکاری کا حال

اور کئی ایک اور بھی طغرے اوس مین لکھے ہوئے ہین۔ اور اوسکی چوٹی پر ایک قمر بنا ہے۔ بیدون طغرا کی جڑا ہے۔ ہر ایک محو دیدار اور لب پر یہ گفتار۔

ابیات

ملک کونین مسخر بودش لیل ونہار		ہر کہ در پیش تو بر خاک بمالد رخسار
من بسر بر سر کوے تو روم مجنون وار		دگران گر بقدم بر سر کوے تو روند

اور باب السلام کے پاس جو در ہے اوسکی طرز جدی ہے دونون طغرے کے اوپر یہ آیت کھدی ہے وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ اور منبت کا تو یہ رنگ ہے کہ چرخ مینائی دنگ ہے۔ ایسا مینا بنایا ہے کہ مینا بازار کو شرمایا ہے۔ ہر جگہ ایک نیا گلزار ہے۔ جسکو خزان کا خوف نہین دوازدہ ماہ بہار ہے اور سونا تو سونا ہی ہے۔ لیکن جہان سونے سے سروکار نہین اوس جگہ کی سادہ کاری قابل اظہار نہین۔ وہان ستونون کا یہ ڈہنگ ہے کہ کندن دنگ ہے صاف ایسی کہ سنگ مرمر یا سنگ کو نہ پہونچے وضع ایسی کہ کوئی اونکے ڈہنگ کو نہ پہونچے۔ بہار ایسی کہ سجا ہے خوشبیتن ہین آنکہ لیا گوناگون ہین۔ فرعون نے اپنے مکان مین سنگ مرمر کی ستون لگائی تھی۔ اور شداد نے عدن مین چاندی سونے کے بنوائے تھے۔ اگر ان ستونون کو دیکھتے تو چھاتی پر پتھر رکھ لیتے اور اون ستونون کو انپر سے صدقہ کر دیتے بھلا انکی اونکی کون مناسبت خاک کو

پاک سے کیا نسبت آخر یہ ہیبت ان کوہ وقار و تمکی اونکے دلمین سمائی کہ سوائے اسکے کچھہ نہ بن آئی کہ عدن والون نے نیچے عرش کے پناہ لی ۔ اور فرعون والون نے کعبہ کی پناہ لی ۔

شعر

شنے لقائے تو ہوادار تو کو خرم شود	در ہوائے غرفہائے قصر جنات النعیم
آب حوض کوثر اندر سایۂ طوبے عطش	کے نشانے گر نبودے از سر کویت نسیم

اور وہ جو ستون مسجد نبوی قدیم کے منبر مبارک سے روضہ شریف تک ہین اونکی اوپرہی بناوٹ سے جو اسطوانات ہے ۔ قد آدم تک گولڑا پتھر کا سنگال کے رنگ سپید بیچ بیچ دیکھے تحریر سبزوی ہے اور ہر یک کا نام بھی جدا ہے اور اوسپر لکھا ہے ۔ ھٰذِہٖ اسطوانۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا ۔ ھٰذِہٖ اسطوانۃ ابی لبابہ ویعرف بالمقیا ۔ ھٰذہ اسطوانۃ السریر ۔ ھٰذہ اسطوانۃ المحریر ۔ ھٰذہ اسطوانۃ الوفود ۔ ھٰذہ اسطوانۃ التحراس اور درلیے اندر و باہر سے سڈول گول بنے ہین کہ نظارہ ششدر ہی ۔ دیدہ باریک بین متحیر ہے ۔ محراب عبادت ہین یا طاق سعادت ابروی آزادان یا گوشۂ خاطر نیک نہادان ہلال غرہ شوال المعظم ہین یا نون سورہ نون والقلم ہین ۔ الحاصل نون ہین یا ہلال یا کمان ہین ایک کمان سے دین و ایمان ہین ۔ یہ کہ وہ ہین کہ اوس در سے جو کوئی پھرے ۔ پہر عالم بھر مین در بدر ایدھر اودھر پھرے اور جہان سجدہ کرے ممکن کیا کہ سربلندی پاوے ۔ ایک ذرا بھی سعادتمندی پاوے

ابیات فارسی

زہی بزمی عجب بزمی خوش آن بختے عجب شوخی	ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

تو اے بیمار درد دل مسیحا را چہ می جوئے	طبیب مہربان اینجا دوا اینجا شفا اینجا
تو ؤ طاق حریم کعبہ و دستار اے زاہد	من و محراب و طاق ابروے بدر الدجی اینجا

اشعار عربی

لضبت نواء یف الہ	حسنت جمیع خصالہ
شرف الثرے بظلالہ	سماک السماء بنعالہ
بلغ العلے بکمالہ	کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلو علیہ و آلہ

شیشہ آلات وہ جنکے آگے بلور رو ہو بلکہ الماس کو حسد ہو ایسے ایسے جہاڑ الماس تراش لعل و یاقوت کو جنکی تلاش۔ ایک ڈال دو ڈالی پر تو جب نظر ڈالے کہ پہلے اپنی سنگینی اور کوہ وقاری کو مٹالے تان ہانڈی جہانی جہاڑ لعلٰفینہ بے شمار ہین کہ حساب سے باہر معلوم نہین کہ لاکھ ہین یا ہزار ہین۔

ابیات

اور محرابون مین آویزان ہین قندیلین تمام	اور وہ جہاڑون مین شب بہر روشنی کا اہتمام
دیکھنے سے تعلق قابل انشا ہے	مثل جسکے عالم امکان مین پیدا نہین

چاندی نے بھی واہ جہاڑکے اس حلیہ سے آپ کو روشن کیا ہے صفائی مین شیشہ کو پشیمان کر دیا ہے۔ دونون برابر رکھے جاتے ہین تو البتہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شیشہ ہے یہ چاندی ہے۔ غرض اس سرکار عالیجاہ کا وہ غلام ہے تو یہ ہانڈی ہے۔ مضمون نے آپ کو فرش کر دیا ہے خاکساری پسند ہین۔ اور

اور بعضون نے پابندی کا رتبہ لیا ہے - وہ اپنے حال مین خورسند ہین - ہانڈیان اس وضع سے لٹکتی ہین - کہ ستارہ سی چمکتی ہین - اللہ رے داغ اور واہ رے اطمینان و فراغ - لوہے کو منہ نہ لگایا - ایسا جوش آیا چاندی کی زنجیرین گلی مین پڑی ہین - روبروے شہنشاہ کونین چپ کھڑی ہین - سامنہ کی یہان تاک نہین لگتی ہے - سچ سچ بات مونہہ سے نکلتی ہے - ہر ہانڈی صفائی مین دانہ ہے - سراپا نور کا کارخانہ ہے -

ابیات

پھیلی ہے وہ جہان مین نعمت کی روشنی	قندیل در پہ شمع ہے اپنے رسول کی
اس سے سوا ہے کونسی دولت جہان مین	یارب نصیب ہو [illegible] رسول کی

روشن ضمیری اسپر تمام ہے - دیکھیے تو کدھر لگی ہے وہ کیسا عالیمقام ہے - شمع کو یہ گداز کی اشتیاق سے حاصل ہوئی کہ بے پردہ محفل مین داخل ہوئی - منبر شریف اور روضہ مبارک کے درمیان مین رہنا گوارا کیا - فانوس سے کنارہ کیا - پیتل کی جھاڑ بہت بھاری اوس مین جڑا ہے - اور بہت سے سونے کا حلقہ گردن مین پڑا ہے - بعد حضوری خوشی سے پھولی نہ سماتے - ہر ایک شمع پھول کے ہاتھ ہاتھ بھر کے دور مین بن آئے - دیکھنے والے حیران ہوتے ہین عقل و خرد کھوتے ہین کہ یا اللہ اس کو کسنے گھڑا ہے - کس سانچے سے نکالا ہے - اس محبت سے جلتے ہین کہ پتھر کا دل موم ہوتا ہے - دیکھنے والا بے ساختہ روتا ہے - نقد جان کھوتا ہے - جلانے کا قرینہ ہے - کہ مجرا اونکے ایدھر اودھر ہر بجی زینہ ہے - اوسپر چڑھکر جلاتے ہین - کیا کہون کیا چمک دکھاتے ہین - اور تمام رات اپنے آقا کے فراق مین [illegible] ہین

لیکن آنسوؤن سے اپنا ہی مونھہ دہوتے ہین - ممکن نہین کہ ادب سے اشک
زمین پر گرے - فرش مبارک کو تر کرے -

ابیات

نہ بنے پیدا نشست با من شمع در سوز و گداز	گر دل بریان و چشم اشکبار داشتے
ہر دو عالم را دیک پر تو سراسر سوختے	آفتاب از آتش من گاہ بے شرار داشتے

روم سے ہر سال ایسی چار شمعین آتی ہین - باقی خراج مصر سے یہان کا سامان ہے - یہ بھی تبرک املاک شہر اسلامان ہے - چار دو دو ان محرابونکے ادہر اودہر ایک پاؤن سے استادہ ہین تا آٹھون پہر خدمت کو آمادہ ہین - بہت کم پگھلتی ہین - سال بھر مین آدہی جلتی ہین - یہان تک صبح تو واقعی نور کا تڑکا ہے - سبکو تاریکی کا ڈر ہے نہ دہوپ سے ہوا ہے تعجب تو یہ ہے کہ شام کو نمائش سحر ہوتی ہے ایسی روشنی جابجا گر ہوتی ہے - فرش وہ کہ آسمان کو ہوس کہ مین فرش ہو جاؤن - یہ دولت نصیب ہو تو فرش سے عرش ہو جاؤن - زمین سنگ مرمر کی کہ کوئی جواہرات جسکے پاسنگ کو نہ پہونچے - رنگ سنگ وہ کہ سنگ کو نہ پہونچے اور وسیع بھی ہے - جواہر اگر قیمتی ہوا تو کس کام کا جو خداوند عالم کے صرف مین نہ آیا تو پہر کس کام کا - واقعی سنگ نے مرمر کے حضوری سے فخر پایا اوس کے اوپر بوریا دہرا کہ ریشم شرماے - اوسکے اوپر قالین کہ مخمل رشک سے داغ کہاے - تمام دالانو مین سنگ مرمر کے اوپر بوریا بطور مستعمل بچھا ہی اوس پر قالین ہے - عجب جاہ و تمکین ہے - **صل علی طٰہٰ و یٰس ہے** - ہر دالان مین قالینونکی رنگینی سے [illegible] پہولا رہتا ہے - دیکہنے والا کہتا ہون اوس کی قدرت مین پہولا رہتا ہے - مسجد ہے یا چمن زار ہے -

رضوان بھی جس پر نثار ہے - کیا بہار ہے - قدرت پروردگار ہے - جسمین
محبوب رب العالمین کا مزار ہے -

شعر

او بسوئے تخت می خواباندت در گور تنگ	می رواند مر ترا از روضہ رضوان نسیم
در بہشت خلد زرین خشت داوت و رہا	پس خریدارے نچیزے قالب باہم نفس بہم

ستونوں کی اوٹ میں جا بجا چھوٹی چھوٹی حوضیں سبیل کی صراحیاں دھری ہیں
خوشبودار پانی سے بھری ہیں - اونھیں حوض سے پانی گرتا ہے - اونمین
بہتا ہے - یہ بھی ایک عجیب بہار ہے - گویا باغ میں آبشار ہے - اور
جہاں ستون تمام ہوا ہے - کڑی بندہنے کا اہتمام ہوا ہے - گرداگرد تانبہ
پتھر کے گنبد میں منبت ہے - کیا ہنا ہنر انکی صنعت ہے - اور جہاں پر جگہہ
چھوڑی ہے **قصیدہ بردہ** بخط جلی لکھا ہے - زمین
سیاہ لاجوردی حرف سپید ہے ہر حرف دفتر اشتیاق اور ہر دائرہ مرکز
امید ہے - غرض ہر مقام پر ایک صنعت ہے - بس خدا کی قدرت ہے
روضہ شریف کے گرد جالی ہے جو جالی ہے - وہ سب لطف اور کیفیت سے
خالی ہے - جسنے یہ بنیاد ڈالی ہے - کیا خوب ترکیب نکالی ہے - کچھ آب زر
میں بہانیوالی ہے - کچھ دستور نکالی ہے - اگر ایسا نہوتا تو خاک مزار
شریف طعمہ خلق ہوجاتی - ذرہ بھی ہاتھ نہ آتی - اب بھی مشتاقان کنکھر
ملا کرتے ہیں - رازدل کو یہ ملا کرتے اور کہتے ہیں -

ابیات

ز حجرہ پائے درصحن حرم نہ	بفرق خاک رہ ایشان قدم نہ

برون آور سر از برد یمانی	که روی تست صبح زندگانی
بتن در پوش عنبر بوی جامه	بسر بربند کافوری عمامه
ز خاک اے لالہ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

ان شعروں کا لطف روضہ مبارک کی جالی کے سامنے معلوم ہوتا ہے۔ یقیناً آپکا زندہ ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ ہر روزن روزن ارم ہے۔ ہر شبکہ پر دیدہ مشتاقان کا دم قدم ہے۔ دیدہ بازی سے کسی دم فرصت نہیں۔ جہانک تاک سے مہلت نہیں۔ آنکھیں لگی رہتی ہیں۔ نگاہیں بندھی رہتی ہیں۔

ابیات

ایہا العشاق اگر معشوق بردارد نقاب	دیدہ ما در خور او نیست تا چون کنم
گرنه در فردوس باشد دیدن یار دوست	زاویہ دیدہ گریم و دیدہ خون کنم

اشعار

فطوبی لمن یطوف لدیہ	فیا ایہا الناس صلوا علیہ
ھو الروح فی جسد کل الانام	علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام
شہ مرسلین سرور خیر کل	مہ اوج دین سرو باغ سبل
شفیع الامم سرور کائنات	جناب محمد علیہ الصلوۃ

جی چاہتا ہے کہ نظارہ کے ساتھ اندر چلے جائیے۔ پھر باہر کبھی نہ آئیے۔ روے مبارک کیطرف باہر بہتی ہے۔ رونق وہ سراپے سے بیچی ہے۔ اور اندر باریک تاریکی آہنی۔ دست بردِ زمانہ سے غنی لطف نے اوپر

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین - اور محمد رسول اللہ صادق الوعد الامین ﷺ بنالا ہے - اور اوپر مثلث بنا کے **یا اللہ** اور **محمد** جالی مین نکالا ہے - جسکا حسن دوبالا ہے - اس کے بعد جو بالا تہہ دو نا تہا وہ ہے - وہانتک البتہ بذریعہ کرنے روشنی کے پہونچنے کا طور ہے - اوس کے بعد پردہ صندل کے کٹہرے پر چڑہایا ہے - عجب صنعت سے بنایا ہے -

ابیات جناب غوث پاک

در برون پردہ باشد این ہمہ خوف و رجا	در درون پردہ ردکا بجا امید است و نہ بیم
ہر چہ میخواہی توازوے مید ہد بنک ترا	دست خالی کے رود سائل زدرگاہ کریم

اوس کے اندر گرد چار دیواری ہے - وہ دروازہ سے عاری ہے - اوس کے اندر حجرہ شریف حضرت **عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا کا اوسکے اندر وہ **عنصر لطیف** ہے اللھم صل علی ھذا النبی - وہان کسی کا گذر نہین سب حضرت **صدیق** و حضرت **عمر** نہین رضی اللہ عنہما - واہ کیا خوش تقدیر تھے - کیسے صاحب توقیر تھے - جسکی خدا بھی فدا ہے - مرنے پر بھی نہ جدا ہے - روضہ کے اندر کا سامان - جسپر مسلمانونکی جان قربان - سونے چاندی کی لعل شیشہین لگی ہین - فرشتونکے جانین انکی ہین - پردیکی شان پنہان نہین عیان ہے - یہان نہین محرف خطوط کہینچکے طغرا لکہا ہے - وہ خطونکے بیچ مین لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - بعد اوس کے دو خطون مین اللہ وما سواہ محمد - اسیطرح اوپر تک تمام پردے مین لکہا ہے -

شعر

اے دل بچشم سر تو نگاہ کن۔	ہر جا محمد است و بہر سو محمد است
مسجود و سجدہ و ساجد و خود مسجد و نماز	خود قبلہ کعبہ جہت و سو محمد است
در تن محمد است و بجانم محمد است	در دل محمد است و بہ پہلو محمد است

حیرت کا تماشا ہے کہ نور تو دو عالم میں پھیلا ہے۔ حجاب سے فائدہ کیا ہے زمرد اور الماس اور زبرجد بیشمار روپیہ سلک مروارید عیدیہ نہ شنید۔ دردانہ ہفت اقالیم جسکا بیعانہ۔ پردے سے لپٹے ہوئے۔ اپنے مالک کے دامن سے چمٹے ہوئے ہیں۔ ہر ایک دانہ بے بہا ہے۔ قدرت خدا ہے۔ سبحان اللہ اگر نہ ایسی درگاہ میں چڑھتے۔ تو کاہے کو قدر میں بڑھتے۔ منبر کیطرف در روضہ رسول مختار ہے۔ خواجہ سر کلید بردار ہے۔ مگر یہ دروازہ کبھی کھلتا نہیں۔ کسی دست باز سے کھلتا نہیں۔ دوسرا دروازہ مشرق کیطرف حضرت **فاطمہ** رضی اللہ عنہا کے روضہ کے برابر ہے۔ باب جنت کا نمونہ سراسر ہے۔ وقت شام بنا بر روشنی یہ در امید باز ہوتا ہے۔ پاسنا اللہ اس خدمت سے سرفراز ہوتا ہے۔ تیسرا دروازہ چبوترۂ اصحاب صفہ کیطرف ہے جنکو یہ شرف ہے کہ بالکل خانمان محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ترک کر دیا اور آپکے دل عاشق تھے۔ اور اپنی محبت و اس کلام مین صادق تھے۔

شعر

از خانمان آوارہ ام از دست عشق اندر دست عشق	سرگشتہ و بیچارہ ام از دست عشق از دست عشق

جب بہشت وشوق زیین روضہ مبارک کا ارادہ ہوتا ہے - یہ دروازہ کشادہ ہوتا ہے - سر مبارک مغرب کیطرف اور پائے مبارک مشرق کیطرف ہین کچھ اشعار - خط طلا مین آشکار -

شعر

ومن یقوم مقام الحمد منفردا	هو لحد فرد لم یلد ولم یولد

اور کونے پر منبر شریف کے طرف ایک مرقع لگا ہے - اوسمین یہ کہدا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ - مسجد کی منارہ پر صحن کیطرف ایک پتھر کا مرقع تین گز شرعی کا تخمیناً لانبا - اور ایک گز کا چوڑا اور اوسکے روبرو ایک مرقع چھوٹا اوپر اوسکے سورج مکھی سونیکی مثل برگ خرما بنایا ہے - عجیب زینت پایا ہے - چھوٹا مرقع مین کہدا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بڑے مرقع مین کہدا ہے الصلوۃ فی مسجدی هذا افضل من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام - خدا کی قدرت نظر آتی ہے - کہ پتھرون مین کیا کیا حرف کہودے ہین - حرف کیا ہین نور کے تودے ہین - اور چارون طرف کی روکارین بیالیس مرقع مدور لگائے ہین - زمین اونکی لاجوردی اور حرف سونے کے بنائے ہین بڑے مرقع کے نیچے جو مرقع ہے اوس ہین ماشاء اللہ اوسکی بائین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے بعد عمر اوس کے بعد علی اوس کے بعد حسین رضی اللہ عنہم - اور ماشاء اللہ کے داہنی طرف اللہ پھر ابوبکر پھر عثمان حسن رضی اللہ عنہم یعنے چار و یاران غمگسار کا نام آپ کے ساتھ بعد ترتیب لکہا ہے

جس لحسرح -

شعر حضرت غوث پاک

عشق و بدنامی و درد و غم بباشد یار غار	تا محمدؐ دار باشد عاشقان را چار یار

اور بعد اوس کے ایک جگہ اودھر تک چاروں طرف ائمہ اربعہ اور عشرہ مبشرہ اور
ائمہ اثنا عشر کے نام لکھے ہین - ہزاروں طرح کے مرقع رومی چینی - شامی
بہت نامی دیکھے - لیکن اس شان و شوکت کے ایسی طرح کے خواب مین بھی نہ دیکھے -
و روضہ شریف کے اوپر گرداگرد جنگلا آہنی لگا ہے - خوشنما سبز رنگا ہے - اوسکے اوپر چھوٹی چھوٹی
گنبدیان سونیکی چڑھی ہین - عجب زیب و زینت دیرہے ہین - سچ تو یہ ہے کہ ایسا کچھ نور
ہے - ایسے نور کا ظہور ہے کہ ناطقہ کا ناطقہ بند ہے - عقل حیرت مند ہے - قلم کو طاقت
نہین جو تحریر کر سکے - زبان مین طاقت نہین جو تقریر کر سکے - اب ناظرین علی الخصوص
شائقین کی انبساط طبیعت کے لیے تذکیر و تہلیل یوم جمعہ کا طریقہ بھی سمجھکر اسے کلک
جواہر سلک درج کتاب کر دینا چاہیے کہ لوگون کو سب کیفیت معلوم ہو - اور یہان بھی آکر
سن لین جو معلوم ہو - اور تسلیم تو آپ نے اکثر سنا ہوگا تذکیر و تہلیل اب سنیے جب وقت
زوال قریب ہوا اہتمام عجیب ہوا یعنی شیخ المؤذن روضہ مبارک کے سامنے باادب
کھڑا ہوا اور یہ پڑھا - اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَادِمْ وَاَنْعِمْ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ - یہہ طریقہ ہے اجازت لینے کا یعنی بسبب بلند ہونے
منارہ کے بیدون استجازت اوسپر جانا موذنین خلاف ادب تصور کرتے ہین - بیدون
درود و سلام قدم نہین دھرتے ہین - اور دیکھا ہے مین نے تمام وہان کے ساکنین
کو کہ علی الدوام ادب کا پاس رہتا ہے - شور سے بولنے مین بھی ہراس رہتا ہے -

مصرعہ - بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست ✠

بازار سے چلتے پھرتے بھی اگر قبہ روضہ مبارک نظر آجاتا ہے تو لیں ٹھہر کر تسلیم وسلام پڑھ دیا جاتا ہے۔

شعر

سبز گنبد کا وہ جلوہ مایہ نور وضیا	جس نے دیکھا دور سے تسلیم کرکے جھک گیا
وہ نبی کا سبز گنبد مطلع الانوار ہے	چرخ اخضر ایک جس کا سائبان بردار ہے

بعد نماز **عشا** کے لعائینین سرخ حرم شریف مین جلائی جاتی ہین اور اس علامت کے لئے رکھدی جاتی ہے کہ اب تم لوگون کو سرخروی زیارت سے حاصل ہوئی سعادت کامل ہوئی۔ اپنی خوابگاہون مین جاکر آرام کرو۔ صبح کو پھر حضور مین آکر سلام کرو۔ حنیر بعد اجازت حماہ منارون پر شروع کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔ یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور وکان بالمؤمنین رحیما۔ تحیتہم یوم یلقونہ سلام واعد لہم اجرا کریما۔ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ وبشر المؤمنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا۔ ولا تطع الکافرین والمنافقین ودع اذاہم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا۔ یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا

لِلصَّلوٰةِ مِن یَّومِ الجُمُعَةِ فَاسعَوا اِلٰی ذِکرِ اللّٰہِ وَذَرُوا البَیعَ ذٰلِکُم خَیرٌ
لَّکُم اِن کُنتُم تَعلَمُونَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلوٰۃُ فَانتَشِرُوا فِی الاَرضِ
وَابتَغُوا مِن فَضلِ اللّٰہِ وَاذکُرُوا اللّٰہَ کَثِیرًا لَّعَلَّکُم تُفلِحُونَ ۔ وَاِذَا رَاَوا
تِجَارَۃً اَو لَھوَ نِ انفَضُّوا اِلَیھَا وَتَرَکُوکَ قَائِمًا قُل مَا عِندَ اللّٰہِ خَیرٌ
مِّنَ اللَّھوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیرُ الرّٰزِقِینَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّم وَزِد اٰدَم وَالنِّعَمُ اِلَی الاستقبالۃ المعلومۃ وَاِلٰی طاعتِ رسول
وَاِلَی الصَّلوٰۃِ کَانَ لِی اَمَانٌ وَّاَمنٌ مِن عَذَابِ اللّٰہِ وَتَرَی المَلٰئِکَۃَ
حَافِّینَ مِن حَولِ العَرشِ یُسَبِّحُونَ بِحَمدِ رَبِّھِم وَقُضِیَ بَینَھُم
بِالحَقِّ وَقِیلَ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ۔ بعد اس تذکیر کے موذن
اذان شرعی کہتے ہیں اور جسوقت تذکیر شروع ہوتی ہے تو ایک شخص باب السلام
سے یہ کہتا ہوا روانہ ہوتا ہے کہ الصَّلوٰۃ یا مومنین الصَّلوٰۃ بَادِرُوا اِلَی
الصَّلوٰۃ یرحمنا و یرحمکم اللہ یا عباد اللہ وحدوا اللہ ۔ اور رات کو یہ
کلمہ بھی کہتا ہے ۔ یا نائم وقت الغنائم اذکروا اللہ ۔ اور انتہائے شہر
تک چلا جاتا ہے ادھر تذکیر ادھر اوسکا کہنا کہ شہری اور بازاری کا دل پھڑکا
گھر اور دکانیں چھوڑ کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے ۔ سرور رحمت ہادی باطن
ظاہر ہوئے ۔

شعر

سر نفسی از علا همی رسدم این صلا	وارهم و زین بلا بهر در دل بروم

اتنے عرصہ میں اذان سے فراغت ہوپائی ۔ پھر اوس شخص کی جسنے سارے شہر میں

ہنادی کی بھی نوبت آئی باب السلام پر کھڑے ہوکے اعادہ اونہین
کلمات کے کئے ایدھر تکبیر تکبیر ہو گئے۔ جمعہ کی نماز مین چار تکبیر ہوتے ہین۔
تین عربی ایک حبشی اور امام بعد اجازت لینے کے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ وہی درود پڑھا ہے منبر شریف پر تشریف لے گئے
امام کا بھی اجازت کے واسطے روضہ شریف کے پاس جانا اور پچھلے پاون سر جھکائے
ہوے آہستہ آہستہ منبر شریف تک آنا واللہ عجب کیفیت دکھاتا ہے۔ کہنے مین
نہین آتا ہے۔ یہ کیفیت کچھ دیکھنے ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت کا ل ہوتی ہے
دل کا حال کوئی کیا لکھے اور کس سے کہے۔ پہلے ایک مکبر باادب کھڑا ہوا۔ اور روضہ
مبارک کیطرف دیکھکر پکارا۔ اللھم صل وسلم وزد وادم والنعم وبارک
علی محمد رضی اللہ عن کل الصحابۃ اجمعین یہ طریقہ ہے اجازت لینے
کا بعد اوس کے چارون مکبرون نے تکبیر ہمزبان کہی اور امام نے خطبہ شروع
کیا پڑھتے پڑھتے بعد حمد و صلوٰۃ کے جسوقت ان کلمات پر پہونچا اما بعد فیا ایہا
الناس اتقوا اللہ تعالی وتقربوا الیہ مادام کل منکم مساعد والوقت
مساعد وحلوا عقد الاصطرار بانامل الاستغفار وجانبوا کلما یقصیکم
عن قربۃ وساعد ولحرمۃ ھذا الجوار والتزموا الادب فی ھذہ الدیار
فبشریکم ایھا الوافدون بالوصول الی ھذہ الحضرت النبی اعلی قدرھا
علی الافلاک والملائکتہ حولھا ما بین نازل وصاعد تزورون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فی کل ساعۃ وھو ناظر الیکم ومشاھد فتلک
واللہ منۃ جسیمۃ وفضل من اللہ وانعام فاشکروا اللہ تعالی علی ھذہ
النعمۃ العظمی بما یلیق من الثناء والمحامد وسلوہ الشفاعۃ وتیقنوا الحصول

المنٰی والمقاصد وکفیٰ بالزائر شرفاً انہ اذا سلّم علیہ اجابہ بلا واسطہ کما اخبر بذالک علیہ الصلوٰۃ والسلام وردفی الخبر عن النبی الصادق لا برضا ہذا اقبل لا عطر صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من احد یسلم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام۔

یہ کلمات سن کے جماعت کثیر پر ایسی حالت طاری کہ سب مشغول بہ گریہ وزاری ومکبرون کی ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ خوش الحانی سے صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے نام پہ رضی اللہ عنہ کہنا اور بہی رقت قلبی پیدا کرتا تہا۔ اور پرا [illegible] تہلے عبادت کا خیال تہا۔ اور یہ شعر حضرت غوث [illegible] تہا۔

ابیات حضرت غوث پاکؒ

زبانے خلوتے خواہم کہ گویم حال خود با تو	کہ نتوان شرح حال خویشتن در انجمن گفتن
غم تو از دل محی سخن اہد شد تا سا نے	کہ نتوان با مقیدے بے جہت ترک وطن گفتن

اگر موقع نہ ملا غنچہ امید نہ کہلا۔ خیر جب خدا کو منظور ہو۔ دیکہیے کب یہ دوری دور ہو۔ الغرض اس کیفیت سے نماز ہوئی کہ خدا ہمارا جمعہ ہر مسلمان کو نصیب کرے۔ اور مدینہ منورہ سے قریب کرے اوسوقت معلوم ہوا کہ ایمان ایسا ہوتا ہے اور نماز وغیرہ کا واقعہ ایسا ہوتا ہے۔ خدا وہ دن پہر لاوے اور اون کلمات کو سناوے۔ دیکہیے کب وہ وقت آوے۔

ابیات حضرت غوث پاکؒ

بگو اے این دل شاکین کشتہ جور و جفا تا کے	کجا اے لذت شادی غم درد و بلا تا کے

شدم بیگانہ از خویش و گشت آشنا از من	کند بیگانگی چند بمن آن آشنا تاکے

اشعار اردو

مجھکو یارب جسطرح دکھلایا دربار حبیب	ہو میری اولاد کو اور دوستونکو بھی نصیب
حاجتین ہون مین دنیا کی میری یا رب روا	حرمت ہذا النبی یعنے محمد مصطفے

یا معین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ پس ختم ہوئے حالات حرمین شریفین کے ایسی عنوان و بیان سے کہ نہ تھا مجھکو اوس کا خیال و گمان اور امانت کی میری معین نے اس عدیم الفرصتی اور کثرت کام مین اس کتاب کے تالیف اور اتمام مین صرف ایک مدت قلیل یکماہ کے ایام مین ـ پس شکر گذار ہون تیرا اے میرے حامی و مددگار ـ اور نہین چاہتا مین اس کے اجر مین بحالت قبول کے تجھسے اور تیرے رسول سے سوا اس دعا کے حصول کے کہ عطا کر مدینہ منورہ کا قیام بہ خلوص و شوق تمام پس بمقابلہ اس کے ہم ہیچ تصور کرتے ہین ثواب آخرت از قسم خلد و جنت جیسا کہ فرمایا ہے حضرت قبلہ کونین جناب غوث الثقلین نے ـ

شعر

ہرگز مباد آنکہ بہشت آرزو کنم	خود را ہیچ بہر چہ بے آبرو کنم

اور کون انتظار کرے اوس جنت کی اتنی طول مدت یعنی دن قیامت تک ـ پس باز آئے ہم اوس سے بلحاظ اس جنت کے جسکو ہم اپنی آنکھون سے اسوقت دیکھتے ہین اور وہ انکی عتبہ بوسائی کو ایک جنت عظمے تصور کرتے ہین ـ

شعر

آرزو ہے حسرت الماوئی بیرون کرد از دل	چشم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

پس قبول کرلے داتا سے نہان و آشکار ہے۔ اور پہونچا بذریعہ اوس کے پھر مجھکو
اور ناظرین کو اپنے اور حبیب و محبوب کے دیار کو سوائے اس کے نہین ہے اس
کتاب کی تالیف سے میرا کچھ دوسرا مقصد یا کار۔ پس آپ لوگ ناظرین بھی اس
کتاب پر نظر فرماوین صرف بنظر دریافت حالات حرم شریف کے۔ نہ بخیال نکتہ چینی
و عیب بینی حسن و قبح طبع یا سہو کاتب یا محاورہ و تحریر تحنیف کے کیا انصاف سے
یہی مراد ہے۔ اور محنت شاقہ کی یہی داد ہے کہ اگر کسی محاورہ مین اختلاف بلاد
کی جہت سے یا کسی لفظ و حرف مین فرق ہے تو ساری کتاب پر حرف ہے۔ اور کل
محنت غرق ہے اور نظر اعتراض کے سامنے تو کوئی کلام کسی کا خالی رہ نہین سکتا
اور ایسے مواقع مین کوئی کچھ کہہ نہین سکتا۔ صرف بنظر ثواب و فائدہ عام کہتا ہون
اور اسی خیال سے اس مختصر کو لکھتا ہون۔ آپ لوگ بھی اس امر خیر پر نظر
فرماوین اور حالات حرم کے [illegible] فرماوین۔
خیر بعد الفراغ زیارت قافلہ [illegible] ہوا [illegible] عالم آشکار ہوا جسکا تذکرہ پہلے
مین علی سبیل الاختصار [illegible] اون مین منازل سے حیثیت ذکر
مین مختصر کیا ہے۔ یا بعض مین کسی وجہ سے کچھ اختلاف ہو کر کوئی قافلہ پیچھے کوئی
آگے بارہ تیرہ روز مین حساب منزلون کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ پہونچ جاتے ہین
اس قافلہ کی [illegible] مکہ معظمہ کے [illegible] بجا لاتے ہوئے۔ خیر چند روز اور مکہ معظمہ میں
آکر قیام رہا پھر وطن چلنے کا اہتمام رہا۔ حب وطن نے جوش کیا۔ رخصت کر تمام

بیہوش کیا حواس الوداع کی پہلے ہی رخصت ہوئے ہم مورد مصیبت ہوئے
ناچار بدل بیزار مطوف کے ساتھ طواف کو گئے جس وقت یہ الفاظ الوداع یا کعبۃ اللہ
الفراق یا بیت اللہ الامان یا حرم اللہ شروع کیا رونے نے آواز بند کر دیا
حسرت و حیرت کو دیا۔ اور پھر طواف کے سات پھیرے تھے۔ امید پھر دل کو یہ سات تون
سخ و غم و درد و الم حسرت حرمان بجا گئیں تھی۔ خیر طواف الوداع کے بعد
زمزم وغیرہ پی باب الوداع سے نکلنا اسلئے پاؤں سخ کعبہ کیطرف اور پشت
وطن کیطرف ہوتے چلے



افسوس ہے کعبہ تجھ سے چھوٹا — سر پھرے کوہ غم کا ٹوٹا
ہے مرگ سے بڑھ فراق کعبہ — کم ہوگا نہ اشتیاق کعبہ
یاد آوے گا جب حطیم مجھکو — کر دے گا الم سقیم مجھکو
یاد آوے گا جب کہ رکن شامی — حاصل مجھے ہوگی تلخ کامی
مشہور جو رکن ہے یمانی — ہے راست نہیں ہے لنترانی
یاد اوس کو میں ہر گھڑی کرونگا — کعبہ ایسا راست جیب پھرونگا
جو رکن عراق کیطرف ہے — پھر اوسکے میں جان و دل تلف ہے
یاد آوے گا جب مقام مجھکو — راحت ہوگی حرام مجھکو
(یعنی مقام ابراہیم)
زمزم تو مجھے رولائے گا خوں — چاہ اوس کی میں ہوں گا میں دگرگوں
یاد آوے گا جب حرم کا سامان — ہو جاوے گا گھر مجھے بیابان
یاد آوے گی جب اذان کی تکبیر — ہو جاؤنگا سخ مثل تصویر +

یاد آوے گی کثرت حرم کی	تنہائی کرے گی جا ابتر
یاد آوے گا جب بنا کا جانا	ہوجاوے گا موہانا
حجر اسود جو یاد آیا	تجھ کسنے وطن ... لگا یا
گھبرا گھبرا کے جان دونگا	پھر راہ اسی طرف کی لونگا

انشاء اللہ تعالے

خیر صاحب کس افسوس حرمان سے اب پھر ہندوستان کا آنا ہوا آب ودانہ کا بہانا ہوا لکھتے وقت جگر قلم شق ہوتا ہے۔ رنگ فق ہوتا ہے خیر چار و ناچار با دل فگار حرمین کے اشتیاق میں زار زار لب پر یہ اشعار ہے

ہاے ہم ایسا چھوڑ کر گلزار	دشت پر خار ہند مین ہون خوار
اے خدا لے چل اب مدینہ کو	تف ہے ہندوستان کے جینے کو
کاش مجھکو خدا وہان لیجاے	مجھکو وہان کی ہوا اڑا لیجاے
عیش عشرت سے وہان مدام رہون	روز و شب آپ پر سلام پڑھون

خیر اوس مقامات سے براہ بمبئی جہاز پر جسکا حال ہیشتر تحریر کر چکا ہون اور مکرر لکھنا فضول ہے اوسکے اعادہ سے کیا حصول ہے وطن آئے سب خلجان سامنے آئے وہی لوگ ہی وہی افلاس مگر جی مین وہین کی آس۔ ہر وقت زبان کی یہ صدا بس یکبار دیدیم دیگر بار ہوس اور اوسی عالم مین یہ التجا بحضور سرور عالم

ابیات

ہین دور ہون مجبور رہن اے سید عالم	دیدار دیکھاتے نہین آواز سنا دو

... رہتا ہے جو رخ سے مجھ کم	پادشاہ مدینہ مین مجھے رہنے کی جا دو
کہلاتے ہین سگ تیری گلی کے	اون لوگون سے نکے دفتر مین میرا نام لکھا دو
... اور دین کی بہی تیرے کرم سے	بگڑی ہوئی باتون کو میری آج بنا دو

آمین بحرمۃ رحمۃ للعالمین

قصیدہ حضرت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ

صبا بکوی مدینہ روکن ازین دعاگو سلام برخوان
بگرد شاہ رسل بگرد و بصد تضرع پیام برخوان

بنہ بجبین ادب طرازی سر ارادت بخاک آن کو
صلوۃ وافر بروح پاکے جناب خیر الانام برخوان

بشو ز من صورت مثالی نثار بگذار اندر آنجا
بلحن خوش صورت محمد تمام علیہ پیام برخوان

ز باب رحمت گہے گذر کن بہ باب جبرئیل گہ جبین سا
سلام ربی علی نبی گہے بہ باب السلام برخوان

بلحن داودی ہم نوا شو بہ نغمہ درد آشنا شو
بہ بزم پیغمبری غزل را ز عبد عاصی نظام برخوان

قصیدہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ

اے غبار خاک کویت سرمۂ چشم فلک
اے ز خوبی تاج خلق ... نعت ... یک بیک
یا رسول اللہ توئی کان ملاحت پر کمال
گر تو باید برد خوبان دو عالم را نمک
هر که او امروز مالد روئے بر خاک درت
آن مبارک روئے فردا کے در آید در فلک
شام سبحان الذی اسریٰ لعبدہٖ شد سوار
بر براق راهوارے برق آنچه تیز و تک
در مقام قاب قوسین خدا کرده سلام
تو رسانید سلام حق بابت یک بیک
از خدایت رحمت و از تو شفاعت روز حشر
در نجات عاصیان امت تو نیست شک
تا ملک بشنوده است صلوٰة تو از انشتہ
عذر خواهی از گناه است توشه ملک
گر نمودے روئے تو مے بود در چشم عدم
هم ولی و هم نبی و هم سموات و سمک
مرغ جانها را بود پرواز صلوٰة لطف تو
بے شفیع تو این چنین ... ملک
تا مهائے عاصیان امت خود را ببین
پس بفرما تا گناهان را کند از ما حک
محیی صلوٰة آن شفیع آن نبی بسیار گو
زانکه واری تو بدے بسیار نیکے ملک